۳۷۳۶
تحفۃ الہند
۳۷۳۷
کاشف اسرار ہنود

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ

الحمد للہ کہ از تصنیفات حقائق آگاہ معرفت دستگاہ مولوی شیخ محمد عبید اللہ ادام اللہ فیضہ کتاب بے نظیر دینی ما اسند المسمی

تحفۃ السنہ

بفرمائش و تصحیح و مقابلہ و تحشی مصنف ممدوح برائے افادہ انام و جہت افاضہ خاص و عام

در مطبع مصطفائی محمد حسین خان طبع شد ۱۲۷۲

شکر اوس پاک ذات کا کس زبان سی ادا ہو سکی جسنی رنگا رنگ خلقت کو پیدا کر کی آدمی کو سب سے اشرف بنایا اور اوسکو
روشن چراغ عقل کا ایسا عنایت فرمایا کہ جسکی وسیلہ سی حق کو ناحق سی جدا کر کی اپنی مالک کے معرفت حاصل
کری اور اگر اس نورانی چراغ کو گرد او غبار خواہش نفسانی سی بچا کر اسکی روشنی مین طرح طرح کی دینون اور
مذہبون پر نظر کری اور غور اور فکر اور انصاف سی دیکھی تو بیشک جہوٹی دینون اور کہوٹی مذہبون سی بیزار
اور سچا دین حاصل کر کی مرضی پروردگار کا مطیع ہو جاوی اور جو کہ بسبب ہونی بنیاد انسان کی غفلت پر
جدا ہونا اس سچی موتی یعنی عقل کا تاریکی نفسانیت سی بہت مشکل ہے اسواسطی بموجب حکمت کاملہ اپنی کی حضرات
انبیا علیہم السلام کو سب کا مرشد اور راہ نما بنا کر بہیجا تا کہ دین پاک کو سب گندی دینونسی جدا کر کی عام و خاص کو
رہنمائی کرین اور ہر ایک کو شرک اور کفر سی نکال کر مومن اور دیندار بنادین خصوصا ہماری پیشوا سید المرسلین
رحمۃ للعالمین حضرت احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری جہان کی ہدایت کی لئی بہیجا کہ ہم سب کو
باپ دادا کی رسمون کی اندہیری سی نکال کر سیدہی راہ پر ہدایت کی اور مان باپ سے زیادہ مہربانی
فرما کر اونا او نا نفع او نقصان دین اور دنیا کا بتا دیا قربان ہون اوس مربی مہربان کی نہ کوئی ایسا
ہوا ہی نہو گا اللہم صل وسلم علیہ وعلی آلہ وازواجہ واصحابہ اجمعین اسکی بعد کہتا ہی بندہ **محمد عبید اللہ**
بیٹا منشی کوٹ مل متوطن قصبہ پایل کا کہ یہہ فقیر لڑکپن مین اپنی باپ کی جیتی جی گرفتار دین بت پرستی
کا تہا اتنی مین رحمت الہی نی ہاتہہ پکڑ کر کہینچا یعنی دین اسلام کی خوبیان اور ہندؤن کی دین کی قباحتین
میری دل پر کہل گئین اور دل وجان سی دین اسلام کو اختیار کیا اور اپنی آپ کو رسول مقبول صلی اللہ

علیہ وسلم کی فرمان برداروں مین گن لیا اور پہر دوبارہ عقل خداداد نی مشورہ دیا کہ دین اور مذہب کے تحقیق
مین کہ ہمیشہ کا آرام یا ہمیشہ کا عذاب اسی پر موقوف ہی غفلت کرنا اور بی تحقیق صرف باپ دادا کی رسم سے
گمراہی کی جال مین پہنسی رہنا کمال نادانی ہی پس یہہ خیال کر کی مشہور اور رواجی دینون کا حال دریافت کرنی
لگا اور بدون رعایت کسی دینکی ہر مذہب مین فکر اور خوض کیا ہندؤن کی دین کو بخوبی تحقیق کیا اور اونکی
بڑی بڑی پنڈتون سی گفتگو کی اور دین نصاریٰ کی اعتقاد کو بخوبی معلوم کیا اور دین اسلام کی کتابین بہی
دیکہین اور عالمون سی بات چیت رہی آور سب دینون کو نظر انصاف بغیر لگاؤ کسی دینکی سوچا اور خوب جہانا
سب کو غلطی اور گمراہی پر پایا سوائے دین اسلام کی کہ خوبی اسکی اچہی طرح ظاہر ہو گئی پیشوا اس دین کے جناب حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی خوبیون اور اخلاق کی ساتہہ موصوف ہین کہ زبان اونکی بیان سی عاجز ہے
اور اعتقادیات اور عبادات اور معاملات اور اخلاق جو اس دین کی اندر ہین جو کوئی معلوم کرتا ہی خود ہی
جان لیتا ہی سبحان اللہ کیا ہی دین ہے کہ کوئی بات اسکی ایسی نہین ہی کہ جسمین معبود حقیقی کی طرف توجہ
نہو الحاصل اللہ کی عنایت سی حق اور ناحق مانند دن اور رات اور اوجالی اور اندہیری کی جدا جدا ہو گیا
ہر چند کہ بہت مدت سی دل ساتہہ نور اسلام کی منور اور موہہ ساتہہ کلمہ شہادت کی معطر تہا لیکن نفس اور
شیطان نی عیش و آرام دنیا ی بی بنیاد کی زنجیر ونمین جکڑ رکہا تہا اور مدت تک حال ظاہری رسوم کفر سی
خراب رہا آخر جذبہ توفیق الہی کا بزبان حال فرمانی لگا کہ اس گوہر بی بہا کو کب تلک پردہ کی صدف
مین اور اس عطر راحت افزا کو کہان تک حجاب کے صندوقچہ مین رکہیگا اس موتی کو گلی کا ہار بنانا ہی چاہیے
اور اس عطر کی خوشبو سی فایدہ اوٹہانا ہی چاہیے اور علمائے باعمل نی بہی فتوا دیا کہ دین اسلام کو چہپانا
اور لباس اور وضع کفار کا رکہنا جہنم کو پہنچاتا ہی سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو چوسٹہ ۱۲۶۴ ہجری مین دن مبارک
عید الفطر کی آفتاب اسلام اس فقیر کا ابر حجاب سی نکل کر جلوہ گر ہوا اور بہائی مسلمانون کی ساتہہ عید کی
نماز ادا کی فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ اور مدت سی یہہ خیال تہا کہ واسطی فایدہ عام کے
بیان حقیقت دین اسلام اور ملت ہنود مین کچہہ لکہا جاوی کہ جو کوئی صاحب عقل انصاف کی نظر سی دیکہی
حق اور باطل اوسپر کہل جاوے سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو اٹہہتر ۱۲۷۸ ہجری مین یہہ رسالہ مختصر مسمے بہ
تحفۃ الہند تمام ہوا اور لودہیانہ کی چہاپہ خانہ مین چہاپا گیا لیکن چونکہ اسمین بعضی الفاظ اور عبارات
مشکل تہی اور ہر کسی کے سمجہہ مین نہ آتی تہی اور حالات عجیبہ بعضی بزرگونکی جیسی برادر مکرم شیخ عبد القادر
صاحب وغیرہ کہ بعد طبع اس رسالہ کی دولت اظہار اسلام کو پہنچی تہے اسمین درج کرنی منظور تہی سو باشارہ
بعضے یاران صمیمی مثل مولانا و اولانا جناب مولوی شیخ محمد حسین صاحب متوطن قصبہ بنت اور شفیق رفیق جناب

میر احمد صاحب متوطن پور قاضی اور جناب فیض مآب حافظ محمد اسمٰعیل صاحب متوطن قصبہ جھنجانہ وغیرہم کی اس کتاب
کی بعضی مشکلات کو آسان کر کی اور بعضی عبارات بدون فوت ہونی مطلب کے کم زیادہ کر کی اور بعضی مضمون
اور قصّے عجایب کہ خوبی اونکی دیکھنی سی علاقہ رکھتی ہی اسمین شامل کر کی بطبع مصطفائے دہلی مین کہ حضرت مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نام مبارک کی برکت سی خوبی اور صفائے اور درستی حروف و صحت الفاظ مین بی نظیر ہے
باہتمام مصدر اخلاق مجمع اشفاق فرید عصر وحید زمان **محمد حسین خان** صاحب سلمہ الرحمن کہ علوم دین کی ترویج
مین بہت مصروف رہتی ہین سنہ بارہ سو بہتر ۱۲۷۲ ہجری مین بار دیگر بہزار صحت مطبوع ہوا اور یہہ رسالہ مرتب ہی
چار باب اور ایک خاتمہ پر **پہلا باب** اعتقاد کی بیانمین **دوسرا باب** عبادات مین **تیسرا باب**
معاملات مین **چوتہا باب** ہندؤن کی اعتراضونکی جواب مین **خاتمہ** بیچ بیان خوبیؤن دین اسلام
کی اب دانایان صاحب شعور سی امیدوار ہون کہ تعصب او طرفداری کو ایکطرف کر کی بدون رعایت کسیکی
اس کتاب مین غور اور فکر سی نظر کرین جب حقیقت حال کہل جاوی تو حق کی قبول کرنی اور ناحق کی چہوڑنی مین دیر
نفرماوین اور صرف باپ اور دادا کی پیروی سی گمراہی کی جنگل مین آوارہ نہین خیال کرنا چاہئی کہ حق تعالے
نی گوہر شب چراغ عقل کا آدمی کو صرف اپنی پہچان کی لئی بخشا ہی تو اس صورت مین لازم ہی کہ دین کی اختیار
کرنی مین کسیکی تقلید کا گرفتار نہی بلکہ جسطرح دنیا کی کامونمین کہ جلد فنا ہونیوالی ہی کمال فکر اور دور اندیشے
کی ساتہہ کاروبار کرتا ہی اور جس صورت مین تہوڑا سا نقصان اپنا جانتا ہی تو اوس صورت مین کسی اپنے بیگانی
اور بیگانی کی نہین سنتا ویسی ہے بلکہ زیادہ اوس سی دین کی کامونمین ہے کہ فایدہ اوسکا ہمیشہ رہنے والا ہے
نہایت تحقیق اور خوض بجالاوی اور اندہون اور باولون کیطرح دین کی راہ مین نہ چلا جاوے مبادا کہ
اس غفلت اور نادانی سی ہمیشہ کی عذاب مین گرفتار ہووے ؎ غم دین خور کہ غم غم دین است ✤ ہمہ غمہا
فروتر ازانیست ✤ غم دنیا مخور کہ بیہودہ است ✤ ہیچکس در جہان نیاسودہ است ✤ اکثر ہندؤن کو کہتی سنتا ہے کہ اپنا
دہرم اگرچہ رائی سمان یعنی رائی کی دانہ برابر اور دوسریکا دہرم پربت سمان یعنی پہاڑ کی برابر ہو جب ہے اپنا
دہرم نہ چہوڑی لیکن تعجب یہہ ہے کہ یہہ قاعدہ صرف دین اور دہرم کی مقدمہ مین جاری کرتی ہین اور دنیا
کی اکثر کامونمین بزرگون کی پیروی کا خیال نہین ہوتا یعنی اگر کسیکا باپ اور دادا مفلس اور خوار اور محتاج
اور گمنام ہووے تو اولاد کو ہرگز یہہ لحاظ نہین ہوتا کہ باپ اور دادا کی متابعت کر کی دولت مندی اور نام
آوری کو چہوڑ دین بلکہ جسطرح بن پڑی مال و دولت کے حاصل کرنی مین نہایت محنت اور کوشش کرتی ہین
اور دین کی امر مین ہرچند کہ اپنی مذہب کا ناحق ہونا اور دین اسلام کا حق ہونا سورج کیطرح روشن ہو جاوے
اوسوقت جہوٹا عذر بزرگون کی پیروی کا پیش لاتی ہین سبحان اللہ اس عقل و شعور کو کیا کہا جاہیے سوا

اسکی کہ ان لوگون نی دنیا کو بڑی دولت اور عاقبت کو ناچیز سمجھہ رکھا ہی حالانکہ بموجب مذہب ہندوون کی بہی
بلکہ تمام دین والون کی نزدیک دنیا کا عیش و آرام عاقبت کی نعمتون کی آگی کچھہ حقیقت ہی نہین رکھتا ع
دنیا ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ * ای ہیچ ز بہر ہیچ در ہیچ مپیچ * اللہ تعالے فرماتا ہی وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔ یعنی یہہ دنیا کا
جینا تو یہی سی جی بہلانا اور کہیلنا اور پچہلا گہر جو ہی سو یہی ہی جینا اگر یہہ سمجھہ رکہتی ہون اور مطلب کے شروع کرنے
پہلی کتنی التماس ہیچ خدمت دیکہنی والون اس رسالہ کی کرتا ہون **پہلا التماس** ہندوون کی بزرگون کی
روایات اور حکایات کہ اس کتاب مین لکہی گئی ہین ایسی اور بہت قصی انکی پوتہیو نمین موجود ہین یہان تہوڑسی بطور
نمونہ کی لکہی گئی لیکن وقت گفتگو اور مناظرہ کی بعضی ہندو بعضی اون حکایات سی صاف انکار کر جاتی ہین
اور اکثر اہل اسلام کہ انکی کتابون سی واقف نہین ہین اوسکی جواب مین چپ ہو جاتی ہین اسواسطی مناسب یہہ ہی کہ
وقت گفتگو کی اول سری سی بدون اظہار قصد بحث اور مناظرہ کی اون حکایات کو ہندوون سی پوچہا جاوی
تو صاف صاف سچ کہدینگی جب وی اقرار کرلین پہر جو گفتگو منظور ہی سو کرین اور اکثر ہندو کہ اپنی مذہب سی بہی واقف
نہین ہین اسواسطی بہی اون باتون سی انکار کر دیتی ہین **دوسرا التماس** جس جگہہ کہ اس کتاب مین کوئی
برا کام ہندوون کی بزرگون کی نام منسوب ہی اوس پر یقین ہی نہ کر بیٹہین کیونکہ احتمال ہی کہ شاید انکی بزرگون
مین بعضی اشخاص مقبول بارگاہ الٰہی ہوی ہون اور یہہ باتین کہ اونکی نسبت انکی پوتہیون مین لکہی ہین صرف
جہوٹ ہون اور ہو سکتا ہی کہ اس ملک مین حق تعالی کیطرف سی بعضی انبیا بہی مبعوث (بہیجی گئی) ہوئی ہون لیکن بہر حال
جسدن سی حضرت خاتم النبیین سید المرسلین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئی ہین پہلی دین سب
منسوخ ہو گئی **تیسرا التماس** جب کسی ہندو سی دینکی بابت مباحثہ کرنا منظور ہو تو اوسمین یہہ بات منظور نظر رہی
رکہین کہ سچی دین کی حقیقت اور خوبی ظاہر ہو جاوی اور بہولا ہوا ہدایت پاوی اور مباحثہ سی کوئی غرض نفسانی
یا التلفقہ زبانی منظور نہو او گفتگو مین نرم کلامی کو اختیار کرین او غصہ ظاہر نکرین بلکہ اگر دوسرا سخت کلام کری
اب صبر کرین اور اونکی بزرگونکو حقارت اور گالی گلوج سی یاد نکرین کہ اسمین کچھہ فایدہ نہین بلکہ کئی طرح کا ضرر متصور
ہی **چوتہا التماس** اس کتاب مین بعضے فصلون کا مطلب موقوف ہی بعضی فصلون دوسری پر سو چاہی کہ
اول سی آخر تک ترتیبوار اس کتاب کو حتی المقدور ملاحظہ فرماوین **پانچوان التماس** اکثر حکایات اور قصص کو
مینی مختصر کر کی لکہا ہی تا کہ کتاب دراز نہو جاوی لیکن اصلی مطلب کو ترک ہونی نہین دیا اسبات کو مضر مقصد
نہ جانین **چہٹا التماس** غرض اس رسالہ کی تصنیف سی فقط بیان مذہب ہنود ہی کا نہین ہی بلکہ واسطی فایدہ
مسلمان بہائیونکی اکثر مسایل ضروری دین اسلام کی بہی اسمین بیان ہوئی ہین سو چاہئی کہ جو شخص اہل علم

اسکی مضمون سی واقف ہوں دوسرے مسلمانونکو کہ ان پڑہی ہین اسکی مضمون سے واقف کرین انشاء اللہ تعالے
ثواب عظیم پاوینگی اور اس کتاب مین ایسی ایسے عمدہ مسایل ضروری بیان ہوتی ہین کہ خوبی اونکی دیکھنی سے
تعلق رکھتی ہی **ساتوان التماس** اس کتاب مین بعضی جگہہ پر واسطے ضیافت طبع ناظرین کی گفتگوی
ظرافت آمیز بہی لکہی گئی ہی اس گستاخی کو معاف فرماوین اور جہان کہین حکایات ہون مین بیان فسق و فجور وغیرہ
کا ہی ایسی مضمون کو عورتون کی بہری مجلس مین نہ سناوین **آٹھوان التماس** درود شریف پڑہ
کر اس مسکین کے حق مین اور میرے اوستادون اور دوستون اور سارے مسلمان مرد اور عورتونکی حق مین دعا فرماوین
کہ حق تعالی بطفیل حبیب اپنی کی دنیا اور آخرت کی عذاب سے محفوظ رکھی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب کوئی
شخص اپنی بہائی مسلمان کیواسطی دعا کرتا ہی تو فرشتہ کہتا ہی کہ تیری واسطی بہی ایسا ہی ہو **مثنوی**
بماند سالہا این نظم و ترتیب * زما ہر ذرہ خاک افتد بجایی * غرض نقشیست کز ما یاد ماند * کہ ہستی را نمی بینم
بقایی * مگر صاحبدلی روزی برحمت * کند در کار این مسکین دعایی * **نوان التماس** اس کتاب مین
اگر کہین خطا معلوم ہو اصلاح فرماوین **دسوان التماس** پر ظاہر ہی کہ دنیا مین اگر ہزارہا برس عمر پاوے
آخر ایکدن ضرور دنیا کو چہوڑنا ہی پڑیگا سو سب بہائی مسلمانونکو چاہئی کہ موت کو یاد رکہین اور آسایش
جہان گذران کو چہوڑین اور عاقبت کی سفر کا توشہ درست کرین اور اوقات اپنی بیچ ادای نماز روزہ وغیرہ
عبادات مالی و بدنی اور بجا آوری تمام احکام شرع شریف کی خرچ کرین اور تلاوت قران شریف با معنی اور مطالعہ
کتب اور استماع وعظ اور کثرت تسبیح اور استغفار اور درود مین مشغول رہین اور خدا کی مخلوق کو امر معروف اور
نہی منکر کرتی رہین اور واسطی تہذیب اخلاق کی مضمون کتاب احیای العلوم اور کیمیای سعادت و منہاج العابدین
وغیرہ پڑہتی سنتی رہین اور اتباع سنت نبوی کو ہر چیز پر مقدم رکہین کہ اس برابر کوئی دولت نہین خصوص
اس زمانہ مین کہ اکثر لوگون نی سنت کو بدعت اور بدعت کو سنت سمجہہ رکہا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ یعنی جو کوئی میری سنت کو مضبوط
پکڑی جسوقت مین کہ میری امت بگڑ جاوی تو اوس شخص کی لئی سو شہید کا ثواب ہے سو چاہئی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی وعدہ کو سچا سمجہہ کر سب سنتون کی زندہ کرنی مین خصوص رانڈون کی نکاح مین بہت سعی
کیا کرین اور بیاہ وغیرہ رسوم بد شادی وغیرہ سی دور کرین اور موت کو یاد رکہین اور جو علما کہ نفسانی اور
طالب دنیا ہون اونکی بات پر اعتماد رکہین اور اپنی دنیا کی سب کام مین مثلاً بیاہ شادی مرنی وغیرہ مین
اتباع سنت نبوی کو ہاتہہ سی نہ چہوڑین اور جو رسم باپ اور دادا کی سنت نبوی سی ثابت نہو اوسکو ترک
کرین اور حضرت کی اہل بیت اور اصحاب اور جمیع اولیاء اللہ اور تمام صلحا سی محبت رکہین و السلام علی

من اتبع الہدی ہی **باب پہلا اعتقاد کی بیان مین** اسمین اٹھہ فصلین ہین **فصل پہلی**
خدا تعالی کی پہچان مین ہم سب مسلمان اس بات پر یقین رکھتی ہین کہ پیدا کرنیوالا اور مالک سارے
جہان کا ایک ہے اللہ اوسکا نام پاک ہی کوئی اوسکا شریک نہین کیونکہ اگر کئی حاکم دنیا کی ہون تو
جہان کا بندوبست بگڑ جاوی اور سب برائیان اور کمال اوسیکو ہین اور وہ سب عیبون سی پاک ہی کیونکہ
عیب والا لایق خدا ہونی کی نہین ہوتا اور وہ کسی کام مین کسیکا محتاج نہین نہ کسی جن اور آدمی کا نہ کسی فرشتے
کا کیونکر جو خود دوسریکا محتاج ہو تو ساری جہان کا پیدا کرنا اور سب کے حال کی خبر رکھنی اور سب کی فریاد
سُننی اور سب کو رزق پہنچانا اور سب کے حاجت روا کرنی اوس سی کیونکر ہو سکتی اور سب اللہ کی محتاج ہین کوئی
چیز کسی وقت مین اوس سی بی پروا نہین ہر کسیکو ہر وقت مین اوسکیطرف حاجت ہی اور خدا تعالی ہر وقت
مین ہر چیز کو جانتا ہی خواہ وہ چیز اندہیری مین ہو خواہ اوجالی مین خواہ زمین پر خواہ آسمان مین خواہ پہاڑ کے چوٹی
پر خواہ سمندر کی تہ مین اور ازل سی ابد تک ہر چیز کا احوال جسطرح جسوقت جس مکان مین جو کچہہ گذرا اور گذریگا خدائے
تعالی کو سب معلوم ہی یہان تک کہ ہر کسی کی دلکی بہید بہی جانتا ہی کسواسطی کہ اگر کسی چیز کو نہ جانتا تو لایق خدائی
کی نہوتا اور اوسکا جاننا آدمیون اور جنون اور فرشتون کی جاننی کی مانند نہین ہے کیونکہ ان سب کو جو کچھہ
معلوم ہوتا ہی سو اللہ تعالی انکی بتلانی سی معلوم ہوتا ہی اور عقل او رحواس کی وسیلہ سی معلوم ہوتا ہی
اور کسیوقت مین کوئی چیز معلوم ہوتی ہی کسیوقت مین نہین معلوم ہوتی ہر وقت مین ہر چیز نہین معلوم ہوتی
اور حق تعالی کو سب کچہہ آپ ہی سے بغیر بتلانی کسی کے اور بغیر وسیلہ عقل او رحواس کی معلوم ہی اور ہر چیز کو
ہر وقت جانتا ہی اور ہر چیز کو ہر وقت بدون آنکہون کی دیکہتا ہی کوئی چیز کسیوقت مین اوسکی نظر سی باہر
نہین یہان تک کہ اندہیری رات مین چیونٹی کی پانون کو بہی دیکہتا ہی اور سب کچہہ بغیر کانونکی سنتا ہی
یہان تک کہ چیونٹی کی پانونکی آواز بہی سنتا ہی اور ہر کام پر قدرت رکہتا ہی جو چاہی سو کری فقط اوسکے
ارادہ سی اور ایک حکم کُن سے سارا جہان پیدا ہوا ہی اور چاہی ایک حکم سی سب کو فنا کر دی اور جو کسی کام کو نکر
سکتا تو خدائی کی لایق نہوتا اور اوسکی قدرت ایسی نہین جیسی آدمیون اور جنون اور فرشتونکی قدرت ہی کسواسطی
کہ یہہ سب اللہ کی محتاج ہین آپسی کچہہ نہین کر سکتی اور انکی قدرت ضعیف کسیوقت مین چلتی ہی کسیوقت مین
نہین چلتی اور اللہ تعالی کی قدرت قوی ہر وقت چلتی ہی اور خدا تعالی نہ کسی کو جنا ہی اور نہ کسی نے اوسکو
جنا اور نہ کسی کا بہائی ہی اور نہ کسی سے ناتا رکہتا ہے غرض کہ خدا تعالی کی مانند اور کوئی چیز نہین ہے
خدا تعالی بیچون اور بیچگون اور بی شبہ اور بی نمون ہے اور جو کوئی کہی کہ خدا تعالی کا آنکہونسی دیکہنا تو
اس جہان مین ثابت نہین ہوا پہر تمنی خدا تعالی کو کسطرح سی پہچانا ہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہم نی

اللہ تعالی کو اوسکی مخلوقات کو دیکھہ کر پہچانتا ہی مثلاً رنگی ہوئی کپڑی کو دیکھہ کر رنگریز کو جان لیتی ہین
کہ ایک شخص اسکا رنگنی والا ہے اور خط کو دیکھہ کر اوسکی لکھنی والیکو پہچان لیتی ہین کہ ایک شخص اسکا لکھنی
والا ہی کیونکہ بنا لکھنی والیکی لکھا نہین ہوسکتا اور تخت کو دیکھہ کر بڑہئی کو پہچان لیتی ہین کہ کوئی شخص
کاریگر اسکا بنانی والا ہی پہر آدمی اس سب مخلوقات مثلاً زمین آسمان چاند سورج ستارے خاک پانی ہوا آگ
درخت دریا پتہر لکڑی حیوان انسان بادل مینہہ پہول پہل گرمی سردی خشکی تری بیماری تندرستی
وغیرہ کو دیکھہ کر انکی پیدا کرنیوالی کو کیونکر نہین پہچانیگا دوسرے ہم کسی کام کا ارادہ کرتی ہین اور وہ کام
اکثر اوقات ہماری خواہش کی موافق نہین ہوتا پہر ہمارے اوس مراد کو کون پلٹ دیتا ہی سو وہ پلٹ دینے
والا خدا تعالے ہی اور آدمی یہہ خیال کری کہ تہوڑی سی مدت کی آگی اسکا نام اور نشان دنیا مین نتہا پہر
پہلی منی کا قطرہ ہوا اوس سی آدمی بنا یہہ کسنی بنا دیا اگر جانتا ہی کہ اپنا بنانی والا آپ ہے تو یہہ خیال
کری کہ اسوقت مین کہ موجود ہی اپنی بدن پر یہہ ایک بال نہین پیدا کرسکتا پہلی کہ اسکا نام اور نشان نہتا
اپنی آپ کو کیونکر پیدا کر لیا ہوگا سو معلوم ہوا کہ اسکا پیدا کرنیوالا یہہ آپ نہین کوئی اور ہی سوائے اسکی پس
وہی خدا ہے جسنی سب کچہہ پیدا کیا اور اگر آدمی اللہ تعالے کی مخلوقات کو بدیدہ غور و فہم دیکہا کری تو اللہ تعالے کی وجود
کی شناخت خوب حاصل ہو اور بموجب دین ہندؤن کی خدا تعالی کی شناخت مین اختلاف بہت ہے چنانچہ کچہہ بیان
اسکا اسی باب کی ساتوین فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالے اور کچہہ بیان یہان بہی ہوتا ہی جاننا چاہئی کہ ازروئی
دین ہندؤن کی خدا دو طور پر ہی ایک نرگن یعنی جسکی کچہہ صفت نہین دوسرا سرگن یعنی صفتون والا
اور کہتی ہین کہ نرگن اوسوقت ہوتا ہی جب تمام مخلوقات فنا ہوتی ہی اور اوسکی اسحالت کا بیان کچہہ نہین
ہوسکتا اور سرگن اوسوقت ہوتا ہی جب اسکا پیدا کرنیکا ارادہ ہوتا ہی اور مایا کی جنبش ہوتی ہی تو تین
گن یعنی رج اور ست اور تم اوسمین ظاہر ہوتی ہین رج کی جہت سی برہما کی صورت مین
ظاہر ہوکر خلقت کو پیدا کرتا ہی اور ست کی جہت سے بشن کی صورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو پالتا ہی
اور تم کی روسی مہادیو کی صورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو فنا کرتا ہی اور مفصل یہہ بیان اس باب کی ساتوین
فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالے تو گویا برہما اور بشن اور مہادیو یہہ تینون دیوتی بقول ہندؤن کی
مظہر اور نایب خدا بلکہ ایک خدا کی تین خدا اور بالکل حاکم اور مختار سارے جہان کی ہین اسمقام مین ایک
بات کو سمجہنا چاہئی کہ اول تو سوائے اللہ کی اور کوئی جہان کا مختار ہی نہین اور نہ خدا کا تقسیم ہونا
جائز ہی اور اگر فرض کیا جاوے کہ یہہ تینون نائب خدا اور مختار کل سارے جہان کی ہین تو عقل سلیم کے
نزدیک نہایت ضرور ہی کہ یہہ تینون عادل اور منصف اور اچہی صفتون سی موصوف اور بری صفتون

سی پاک ہون لیکن ہندؤنکی دین سی ان تینون کی اوصاف ایسی ظاہر ہوتی ہین کہ جو شخص کہ بہت ہی کم عقل ہو
وہ بہی انکی بعقلے پر ہنسی چنانچہ اوسمین سی بہت ہی کم بطور نمونہ کی لکہی جاتی ہین **مہابہارت**
مین لکہا ہے کہ اَتری مُنی کی جورو بہت نیک تہی یہہ تینون یعنی برہما بشن مہادیو اوسکی عصمت
مین رخنہ ڈالنی کو اوسکی دروازہ پر بہیکہ مانگنی گئی وہ بیچاری بہیکہ دینیکو باہر آئی یہہ صاحب کہنی لگی کہ ہم کیا
بہوکہی ہین کہ ایسی بہیکہ لینگی ہان اگر ہمکو اپنی گہر مین لیجاکر اور ننگی ہوکر ہمکو کہانا کہلاوی تو ہم تیہری رہین
وہ بیچاری اپنی خصم سی اجازت لیکر ان تینون کو اپنی گہر مین لیگئی جب کہانا کہانی لگی اوس عورت نی انکی
بدن پر پانی چہڑکا یہہ تینون چہوٹی لڑکی بن گئی انتہی آپس سی معلوم ہوا کہ یہہ تینون بدمعاش اور دغاباز
اور شہوت پرست اور عاجز ایسی تہی کہ ایک عورت کی جادو سی لڑکی بن گئی بہلا ایسی شخص کہین خدا اور نایب خدا
اور دنیا کا مالک ہوسکتا ہی اور **کارتک مہاتم** اور **پدم پوران** مین لکہا ہی کہ ایک دفعہ اندر دیوتا
مہادیو کی درشن کو کیلاس پربت پر گیا وہان جاکر دیکہتا ہی کہ ایک شخص بدصورت سرخ چشم بڑی
بڑی دانتون والا بیٹہا ہی اندر نی اوس سی پوچہا کہ شِو یعنی مہادیو کہان ہی اوسنی اندر کی بات کا
کچہہ جواب نہ دیا بلکہ سخت گوئی سی پیش آیا اندر نی خفا ہوکر اوسکی گردن پر گرز مارا وہ گرز اوسیوقت راکہہ ہوگیا
اندر حیران رہگیا اور حقیقت مین وہ شخص بدصورت آپ ہی مہادیو تہا مہادیو نی چاہا کہ اندر کو جلاکر راکہہ
کرڈالی اتنی مین برہسپت کہ ساری دیوتاونکا پیر و مرشد ہی وہان حاضر ہوا اور اندر کی سفارش کرنی لگا
اور بہت عاجزی سی اندر اور برہسپت نی مہادیو کو بہت سراہا تب مہادیو نی اندر کا گناہ معاف کیا اور کہا
کہ جو تمہاری مراد ہی مجہسی مانگو ان دونون نی کہا کہ ہم یہہ چاہتی ہین کہ یہہ غصہ کی آگ کہ تمہاری آنکہون مین بہڑک
رہی ہی اسکو دبا لیجئی مہادیو نی کہا کہ یہہ آگ دب نہین سکتی لیکن مین اسکو کہین اور جگہہ پہینک دیتا ہون
پہر مہادیو نی اوس غصہ کی آگ کو سمندر مین جہان گنگا ندی ملتی ہی وہان پہینک دیا وہ آگ وہان پڑتی
ہی ایک لڑکی کی صورت بن گئی اور اوس لڑکی نی رونا شروع کیا اوسکی آواز کی ہیبت سی زمین اور آسمان
مین بہونچال پڑگیا برہما وہان آیا سمندر نی برہما کی تعظیم بجالاکر اوس لڑکی کو برہما کی گود مین رکہہ دیا اور
کہا کہ اسکا نام آپ ہی رکہہ دیجئی اوس سعادتمند لڑکی نی برہما کی ڈاڑہی ایسی زور سی پکڑی کہ برہما
کی آنکہون سی جل یعنی پانی نکل پڑا چونکہ اوسوقت برہما کی آنکہون سی جل نکلا تہا اوس لڑکی کا نام جلندہر کہا
اور شُکر دیوتا کو کہ ساری دیوتون کا گورو ہی بلاکر کہا کہ جلندہر کو سب دیوتون کا راجا بنادی اور برندا نام
عورت سی کہ کال نیمی دیوتون کی سردار کی بیٹی ہی اوسکا بیاہ کردی شکر نی بموجب حکم برہما کی اسیطور کیا اور
جلندہر اوسیوقت جوان قوی ہیکل بن گیا اور زمین کی ساری راجاون اور بہادرون سی زیادہ تہا کہ کوئی

دیت اور دیوتا اوسکی مقابلہ کا نہ تہا تب اوسکو بہت سا تکبر اور غرور پیدا ہوا اور اندر کو سرگ سی نکال دیا اسبات
سی سارے دیوتا اون نی غمناک ہوکر یہہ حال برہما سے عرض کیا برہما نی اونکو بشن کی پاس بہیجا بشن کو جلندہر
کا ہلاک کرنا منظور ہوا نارد دیوتا کے بشن کا دل ہی اونسی بشن کا یہہ ارادہ دریافت کر کی یہہ سوچا کہ جلندہر بغیر
مہادیو کی اور کسیکے ہاتہہ سی مارا نہین جاویگا پہر نارد نی حیلہ کیا کہ جلندہر سی جا کر کہا کہ سب اسباب بادشاہت
کا تیری گہر مین موجود ہے لیکن پاربتی مہادیو کی جورو کہ نہایت خوبصورت ہی جبتک وہ تیرے ہاتہہ مین نہ آوے
تو کچہہ لطف نہین ہی جلندہر نی مہادیو سی پاربتی مانگی لیکن نہ ملی تب لڑائی کا قصد کیا چنانچہ مہادیو اور اوسکے
صاحبزادے جلندہر مین سخت لڑائی ہوئی برہما اور بشن اور تمام دیوتا مہادیو کی مدد کو پہنچی پر جلندہر کی آگی
سب عاجز ہوے پہر بشن نی اپنی دل مین سوچا کہ برندا جلندہر کی جورو بہت نیک اور عفیفہ ہی جبتک اوسکی
عصمت مین خلل نہ آویگا جلندہر نہین مریگا پہر بشن نے اپنی آپ کو جلندہر کی صورت بنا کر اوسکی جورو سی فعل بد
کیا اس حیلہ سی اوسکا جت توڑ دیا تب جلندہر مہادیو کی ہاتہہ سی مارا گیا جب برندا جلندہر کی جورو کو بشن
کا یہہ فریب معلوم ہوا اوسنی بشن کو سراپ یعنی بددعا دیکر کہا کہ تو پتہر بن جا بشن اوسکی سراپ سے
پتہر بن گیا جسکو سالگرام کہتی ہین اور گنڈک ندی مین جا پڑا چنانچہ اب اوس ندی مین سی پتہرون کو لاکر
پوجتی ہین القصہ برندا جلندہر کی جورو اس غم سی آگ مین جلکر راکہہ ہوگئی اور اوسکی راکہہ سی تلسی کا
درخت جم آیا چونکہ بشن نے برندا کی وصل سی بہت مزا لوٹا تہا اور برندا پر عاشق ہوگیا تہا اوسکی جل مرنی
سی بہت اوداس ہوا اور بیتاب ہوکر اوسکی بہسم یعنی راکہہ پر آ بیٹہا اور بیقرار ہونی لگا دوسرے دیوتاون
نی یہہ حال دیکہہ کر تلسی کے پتی اوسکی سر پر رکہی چونکہ تلسی بشن کی معشوقہ کی راکہہ سی ظاہر ہوئی ہے
اوس سی بشن کی دلکو تسلی ہوی چنانچہ اب تلک جو لوگ بشن کو پوجا کرتی ہین سالگرام پتہر کو بشن کا
روپ سمجہہ کر پوجتی ہین اور تلسی کی پتی اوسپر چڑہاتی ہین یہہ قصہ مختصراً تمام ہوا اس داستان سے
معلوم ہوا کہ جناب مہادیو صاحب بڑی خوش اخلاق تہی کہ باوجودیکہ مہمان کے خاطرداری میزبان پر لازم ہوتی
ہی اندر اونکی زیارت کو گیا اوسکو جہڑکے بیعزت کر دیا کیا خوب کہا ہی کسی شاعر نی **فرد** یک ترش روئی
برای دفع صد مہمان بس است ✦ چین ابرو چوب دربان ہست صاحب خانہ را ✦ اور عاجز اور مغلوب الغضب ایسی
تہی کہ اپنی غصہ کی آگ کو روک نہ سکی اور برہما ایسا عاجز تہا کہ ایک لڑکی سی اوسنی داڑہی چہوڑا نہ سکا بلکہ
چشم پر آب ہوا اور بشن نی دغا اور زنا کیا اور ایک عورت کی عشق مین عاجز اور بیقرار ہوا اور اوسکی بددعا سے
پتہر بن گیا چنانچہ اب تلک تلسی کی پتی سالگرام پر رکہہ کر اوسکی پوجا کرتی ہین یہہ اوسکی زنا کی نشانی ہے
کہ ہندون کی عبادت مین داخل ہی اور نارد نی کہ بشن کا دل ہی جلندہر کو بہکا کر مہادیو کی عورت کا

سوال کردایا بیچاری مہادیو کی عزت کو بٹا لگایا اور برہما اور بشن اور مہادیو یہہ تینون کہ بقول انکی سارے
جہان کی مالک و مختار ہین ایک جلندہر کی قتل کرنی سی عاجز ہوگئی پہر ایسی فریبی النفس اور عاجز شخصون
کو نائب خدا بلکہ خدا اور مختار کل سمجہنا محض جہالت اور بیوقوفی ہی اور سوائی بدبختی ازلی کی کیا تصور کیا جاوے
اور سنو کہ انکی بعضی اہل تواریخ کہتی ہین کہ ایکبار پاربتی مہادیو کی بیوی اُٹہنا ملکر نہانی لگی اور اپنی بدن
کی میل سی ایک اپنا بیٹا بنایا جسکا نام گنیش ہے اور اوسکو گہر کی دروازہ پر بٹہایا تا کسی کو اندر نہ جانے
دی اتنی مین مہادیو باہر سی آئی گنیش نی اونکو اندر جانی سی منع کیا مہادیو نی خفا ہوکر اوسکا سر کاٹ
کر دو پہینک دیا پاربتی اوسکی غم سی بہت روئی اور کہنی لگی کہ اوسکو زندہ کرو مہادیو نی ہرچند گنیش کے سر کو
تلاش کیا کہین نہ ملا ناچار ایک ہاتہی کا سر کاٹ کر گنیش کی جسم سی ملاکر زندہ کر دیا اور اوسکو یہہ بر یعنی
انعام دیا کہ جو کوئی شخص کچہہ کام کیا کری پہلی تیرا نام لیوی اور جو کوئی کسی دیوتا کی پوجا کری پہلی تیری پوجا
کرلی تب اوسکی وہ پوجا قبول ہو اس سی بہی مہادیو کا ظالم اور ناقص العلم ہونا ثابت ہوا پہر ایسا شخص
خدا اور مختار کل کیونکر ہوسکی اور شو پوران مین لکہا ہے کہ سب سے پہلی بشن کی ناف سی کنول کا پہول
نکلا اوسمین سی برہما پیدا ہوا برہما اور بشن آپسمین جہگڑنے لگی برہما نی کہا تجکو مینی پیدا کیا ہی بشن نے
کہا مینی تجکو پیدا کیا ہی اتنی مین آسمان سی ایک دہوان ظاہر ہوا اوس دہوئین مین سی برہما کو خطاب ہوا
کہ تو برہما اور یہہ بشن ہی جسکی ناف سی کنول نکلا اور اوس سی تو ظاہر ہوا اب تو خلقت کو پیدا کر جب برہما
نی اوس دہوئین کیطرف غور سی نگاہ کی تو اوسمین سے ایک لنگ یعنی آلت نظر آئی برہما ہنس کی شکل بنکر
اوس لنگ کے پیمایش کی لئی اوپر کو اوڑا اور بشن سوٗر بنکر پاتال کو گیا دس ہزار برس تک دونون
دوڑتی گئی پر اوس لنگ کا انتہا نہ پایا پس برہما نی جان لیا کہ میرا مالک اور پیدا کرنیوالا یہی ہی اور خوف
سی اوس لنگ کے پوجا شروع کی کہ آج تلک ہوتی ہی اس سے معلوم ہوا کہ برہما اور بشن ایسی جاہل تہی کہ آپسمین
جہگڑنی لگی اور ہر کوئی اپنی آپ کو دوسرے کا پیدا کرنیوالا جاننی لگا اور پہر برہما نی اپنی خالق کو پہچانا تو
اسطرح پہچانا کہ ایک بڑے آلت کو بسبب درازی اوسکی کی اپنا خالق سمجہہ لیا اور دونو ملکر اوس آلت کی مقدار
دریافت کرنی سی عاجز ہوگئی اور آلت کا مقدار دریافت کرنا اور اوسکی ناپنی مین اہتمام کرنا عقلمندونکا کام
نہین بلکہ مسخرون اور بڑی بیحیاؤن کا کام ہی غرض ایسی شخصونکو مظہر خدا بلکہ خدا کہنا محض گمراہی ہی اور طرفہ
یہہ ہی کہ بعضی شاسترون مین ان تینونکی ہجو لکہی ہے چنانچہ پدم پوران مین لکہا ہے کہ برہما اہنکار
یعنی متکبر اور مہادیو کا تامس یعنی شہوتی ہی ایک بشن پوتر یعنی پاک صاف ہی اور اوسی کتاب مین لکہا ہے
کہ بشن نی جلندہر کی جورو سی زنا کیا سبحان اللہ پوتر ایسے ہی چاہئی اور اسکندہ پوران مین

لکھا ہی **اشلوک** شِوُدرِشَن ماتْرِیْنَیْ شِوُدرُوہ پرجایتی * شِوُدرُوہا
ندآنندیے ہمُو نرکن یانت داؤرُنَن * یعنی اشنان کی درشن سی شِو یعنی مہادیو خفا ہوتا ہے
اور مہادیو کی خفگی سی بلاشک بڑے دوزخ مین جاتا ہی اور **بیدانت** شاستر کہ بقول انکی سب شاسترون
سی افضل ہی اوسمین یون لکھا ہے کہ ابدیا یعنی نادانی کا سنبندہ یعنی پیوند خدا سی ہوا تب سب
مخلوقات بن گئی یعنی معاذ اللہ خدا نی آپ کو جیو یعنی حیوان سمجھہ لیا اور بقول **سانکہیہ** شاستر کی
جہان کا پیدا ہونا خدا سی نہین بلکہ پرکرتی سی ہی چنانچہ اسکا بیان ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالے
اور بقول **میمانسا** شاستر کی بہی خدا خالق نہین بلکہ پیدا ہونا جہانکا کرم یعنی اعمال سی جانتی ہین
اور بعضونکی نزدیک کال یعنی زمانہ سی پیدا ہونا جہانکا ہی اور بعضونکی نزدیک سبھاؤ یعنی خاصیت سے
ہی غرض خلاصہ انکی اکثر شاسترون کا یہہ ہی کہ خدا تعالے خالق کسی چیز کا نہین ہی سبحان اللہ
عجائبات ہی کہ اللہ صاحب کو جو سب کا مالک ہے محض معطل اور بیکار جانتی ہین اتنا نہین بوجھتی کہ اگر اللہ تعالے
معطل ہو تو ساری جہان کی خبر کون رکہی اور بقول انکی خدا تعالے کا ہونا اور نہونا برابر ہوا اور جو خدا
کسیکو کچہہ نفع نپہنچای نہ نقصان پہر اوسکی خدا ہونی سی کیا فایدہ اور لوگونکو بری کامونسی بچانا
اچہی کامونکا کرانا کچہہ ضرور نہوا کیونکہ جو ساری جہانکا مالک ہے وہ تو بقول انکی کچہہ کرتا ہی نہین نہ
نیکون کو جزا دیوی نہ بدونکو سزا پہر کسیکو اوسکا خوف کیا رہا اور کسیکو اوس سی امید کیا رہی اور
دوسرے جانا چاہئی کہ خدا تعالی کا پہچاننا بدون پہچاننی اوسکی مخلوق کی نہین ہوسکتا کیونکہ جو کاریگر
آنکہونسی نہ دیکہا ہو تو اوسکی کام کو دیکہہ کر اوسکا پہچاننا ہوتا ہی اسیطرح خدا تعالی کا دیکہنا آنکہون
سی اس جہان مین ثابت نہین ہوا آخر اوسکی مخلوقات کو دیکہہ کر پہچانا گیا ہی پہر جسکہ کوئی چیز اوسکی
پیدا کی ہوئی نہو تو اوسکو پہچانتی کسطرح اور عجب تر یہہ ہی کہ جو ساری جہانکا مالک دانا بینا شنوا
خالق مدبر حی قیوم ہی اوسکو معطل جانتی ہین اور جہانکا پیدا ہونا سمجہتی ہین پرکرتی
سے جو بقول انکی اندہی اور بیعقل ہی چنانچہ اسی باب کے ساتوین فصل مین اسکا مذکور ہوگا
انشاء اللہ تعالے یا سمجہتی ہین کرم سی جو فاعل اوسکی مخلوقات ہین اور وہ انکا فعل ہی یا سمجہتی ہین
کال یعنی وقت سی جو وہ بہی بی شعور اور بیجان ہی اور خدا پاک سی نادانی کی نسبت کرنی اور اسیکو
جہانکی پیدایش کا سبب سمجہنا بلکہ حیوان کو خدا کہنا کیسی نادانی ہی معاذ اللہ اگر خدا نادان ہو تو جہانکا
کام کسطرح چلی کوئی نادان خدا کو نادان نکہیگا یہان منصفون سی امید انصاف ہی کہ بغور تمام قیاس کیجئے
فرماوین کہ بموجب ہمارے دین کی اللہ صاحب کی صفتین کسطور پر بیان ہوئی ہین اور بموجب دین ہندون.

کیا کچھہ بیان واہی تباہی ہی ہمارے نزدیک اللہ تعالے ایسا علیم ہی کہ ہر وقت ہر چیز کو جانتا ہی اور ہندوون
نی اوسکی ساتھہ نادانی کا پیوند جایز رکھا ہمارے نزدیک سب کا خالق اور نفع نقصان بخشنی والا سوا خدا کے
اور کو جاننا شرک ہی اور ہندؤن نی خدا کو معطل ہی ٹھیرایا استغفر اللہ استغفر اللہ الٰہی ہمارے ہزار ہزار توبہ
اور بنا دتیری اسبات سی کہ ہم کچھہ عالم الغیب والشہادۃ سی نادانے کی نسبت کرین یا تجکو معطل سمجھین اور
سوا تیری کسی اور کو جہانکا پیدا کرنیوالا اور نفع نقصان بخشنی والا سمجھین اور سوا تیری اور سی خوف اور
امید رکہین اے پروردگار توہی ہی سب کا مالک اور خالق اور زندہ کرنیوالا اور مارنی والا اور عزت دینی والا
اور ذلت دینی والا اور جزا دینی والا اور سزا دینی والا تو جو چاہی سو کری کوئی تیرا شریک نہین سب تیرے
بندی اور تیری آگی عاجز ہین اگر ہندو اس مقام مین اس اعتراض کا یہہ جواب دین کہ بعضی عبارت بید اور
شاستر کی سی معلوم ہوتا ہی کہ خدا تعالی سب کچھہ جانتا اور بغیر کانون کی سنتا اور بغیر آنکھونکی دیکھتا
اور خلقت کو پیدا کرتا ہی اور مہابہارت کی ادہ پرب یعنی پہلی باب مین حق تعالے کی صفت مین یون لکھا ہے
کہ برہما اور مہادیو اور بشن اور اندر سب کو اوسنی پیدا کیا ہی اور وہ ہمیشہ ہی اور ہوگا اور فنا نہین ہوتا
اور سب جگہہ محیط ہی اور کریم بخشندہ اور ضعیفونکو قوی کرنیوالا ہی سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ بھی تو تمہارے
ہی بید اور شاستر سی ثابت ہوا ہے کہ خدا کچھہ نہین کرتا چنانچہ ابہی اسکا بیان گذرا ہی اور مفصل بیان
اسبات کا اسباب کے ساتوین فصل مین دیکھہ لو تو یہہ اختلاف تمہارے ہی دین مین ہوا ہر چند شاستر و نکی
خدا کا معطل ہونا ثابت ہی اگر تم اونکو مردود سمجھو تو البتہ یہہ بات تمہاری قابل سماعت ہو اور تم سب
شاسترون کو ست یعنی حق کہتی ہو اسواسطی یہہ الزام تمپر باقی رہا اور تمہارے اکثر شاسترون کا
خلاصہ تو یہی ہے کہ خدا خالق نہین ہی اگر کوئی ایک آدہ قول اسکی برخلاف ہوا تو کیا ہوا اور دوسرے انکی
دین مین لکھا ہی کہ جب کوئی شخص باغی اور متکبر سرکشی شروع کرکی دیوتا وغیرہ کو تکلیف دیتا ہی تو خدا تعالے
ایک شکل اختیار کرتا ہی یعنی ایک جسم مین اوترتا ہی اسواسطی اوسکو اوتار کہتی ہین سو بعضی کہتی ہین
کہ چوبیس مرتبہ خدانی جسم اختیار کیا از انجملہ دس اوتارونکو بہت اشرف جانتی ہین اور کہتی ہین کہ ان مین
سی چار اوتار ست جگ کی زمانہ مین ہوے ہین **پہلا مچھہ اوتار** کہتی ہین کہ سنکہاسر دیت برہما کی چارون
بیدون کو چرا کر نکل گیا اور سمندر مین غایب ہوا برہما نی لاچار ہوکی بہگوان سی عرض کیا بہگوان نی
مچھلی کی صورت اختیار کرکر سمندر کی تہ مین جا کر سنکہاسر دیت کو مار کر بیدون کو اوسکی پیٹ سی نکالکر
برہما کی حوالہ کیا **دوسرا کچھہ اوتار** کہتی ہین کہ دیوتاؤن نی چودہ رتن نکالنی کی لئی چاہا کہ سمندر کو دہی
کی طرح بلوؤین مندراچل نام پہاڑ کی رئی اور باسک ناگ کی اوسمین رسی ڈالکر سمندر کو بلونی لگی مندراچل

پہاڑ جو بہت گران تہا پاتال کو جانی لگا دیوتا اوسکو سنبہال نہ سکی لاچار ہو کر بہگوان سی عرض کیا بہگوان
نی آپ کچہوہ کے صورت پر ہو کر اوس پہاڑ کی نیچی اپنی پیٹہہ رکہی تب دیوتاون نی حسب دلخواہ چودہ رتن
سمندر سی نکالی اور وہ چودہ رتن یہہ ہین انبرت یعنی آب حیات ہلاہل یعنی زہر مدہرا یعنی شراب
لچہمی یعنی بشن کی جورو کام دہین گائی سپت مکہی یعنی سات مونہہ والا کہوڑا سورج کی سواری کا چندرما
یعنی چاند رنبہا پاتر یعنی عورت ناچنی والی جو اندر کی آگی مجرا کرتی ہی کلپ برچہ یعنی درخت جو سرگ مین
ہی کوستت منی یعنی جواہر دہنتر بید نام طبیب کا ہی ایراپت نام فیل دہنک یعنی کمان
جو بشن کی ہاتہہ مین ہی سنکہہ جسکو ہندو لوگ پوجا مین بجاتی ہین **تیسرا باراہ اوتار** کہتی ہین
کہ ایک دیت ساری زمین کو معہ ساکنان زمین کی بوریہ کیطرح پر لپیٹ کر پاتال کو لیگیا بہگوان خوک
کی صورت اختیار کر کی پاتال مین جا کی اوس دیت کو مار کی زمین کو اوسکی ہاتہہ سی چہوڑا لایا **چوتہا**
نرسنگہ اوتار کہتی ہین کہ ہرن کسب دیت نی لوگون سی کہا کہ تم میری عبادت کرو پرہلاد اوسکا
بیٹا خدا پرست تہا ہرن کسب نی لوہی کا ستون آگ مین سرخ کر کی ارادہ کیا کہ پرہلاد کو اوس سی باندہی
بہگوان نی اوسیوقت ایسی جانور کی شکل پر کہ آدہا اگلا بدن اوسکا شیر کا اور آدہا پچہلا بدن اوسکا انسان کا
تہا ظاہر ہو کر ہرن کسب کو ہلاک کیا اور کہتی ہین کہ تین اوتار تریتا جگ مین ہوئی ہین **پہلا باون**
اوتار کہتی ہین کہ بہگوان نی بموجب التماس دیوتاؤن کی بقدر باون انگلی کے جسم اختیار کر کے
راجا بل کو کہ بہت عادل اور خوش خصال تہا چہل یعنی مکر کی ساتہہ سلطنت سی خارج کیا چنانچہ اس حکایت
مکر کو بہگوان کی مناقب مین داخل کرتی ہین **دوسرا پرسرام اوتار** کہتی ہین کہ راجا سہسر باہو
چہتری نی جمدگن برہمن پرسرام کی باپ کو کہ اوسکا ہم نفس تہا قتل کر دیا بہگوان نی کہ اوسکا بدلا
لینی کو جمدگن کے گہر پیدا ہوا تہا ایک تبر ہاتہہ مین لیکر ایک خون کی بدلی سارے جہان کی چہتریونکو
قتل کر ڈالا اور چہتریون کا تخم جہان نہین چہوڑا اور اون مقتولون کی عورتون سی برہمنون نی جماع کیا او
جو اولاد باقی رہی وہی اب کہتری اور چہتری کہلاتی ہین **تیسرا رامچندر اوتار** کہ واسطی قتل راون
دیت کی راجا دسرت کی گہر تولد ہوا اور سیتا رامچندر کی بیوی کو راون دیت پکڑ کر لیگیا رامچندر نی
ہنومان کی مدد سی اوسکو ہلاک کیا اور اپنی بیوی کو چہوڑا لایا اور بالمیک کے رامائن مین لکہا ہی کہ شورپ
نکہا راون کی بہن نی رامچندر سی اپنا بیاہ کرنا چاہا رامچندر نی کہا کہ میرا بیاہ ہو لیا ہی میرے بہائی لچہمن کا
نہین ہوا تو اوسکی پاس جا حالانکہ لچہمن کا بیاہ بہی ہو چکا تہا اور مخفی لچہمن سے کہلا بہیجا کہ اس
عورت کی ناک اور کان کاٹ لی لچہمن نے ویسا ہی کیا کہتی ہین کہ اسی سبب سے راون اور رامچندر

مین فساد برپا ہوا تہا اور لکہا ہی کہ رامچندر نی کہ عوام الناس اور برہمنون کو قتل کیا اور اپنی بیوی کو
راون سی چہوڑا کر پہر اپنی گہر مین داخل کیا وہ اس سبب سے ایسا ناپاک ٹہرا کہ اجودہیا کی لوگ اوس سی
پرہیز کرنی لگی اور دوا وتار دواپر جگ مین ہوی ہین **ایک کرشن اوتار** کہتی ہین کہ بہگوان نی
واسطی قتل کنس نام متہرا کی راجا کے باسدیو کی گہر دیوکی کے پیٹ سی کہ کنس کی چچیری
بہن تہی تولد ہو کر کنس کو قتل کیا اور حکومت متہرا کی راجا اگر سین کو دی کہتی ہین کہ اس اوتار
نی عورتون سی بہت ہنسی اور کہیل کیا ہی **دوسرا بودہا اوتار** اور وہ آدمی کی صورت صندل
سی تراشی ہوی ابتک جگن ناتہہ مین موجود ہی جب پرانی ہو جاتی ہی پہر نئی بنا دیتی ہین کہتی ہین کہ جو
کوئی سارے عمر مین اوس مورت کا درشن کر لی اوسکی تمام عمر کی گناہ عبادت بن جاتے ہین اور اس مقام
مین ہندو ایک دوسرے کی چہوئی سی پرہیز نہین کرتی اور کہتی ہین کہ ایک اوتار آخر زمانہ کلجگ مین
سنبہل شہر مین وشن وت برہمن کی گہر پیدا ہوگا جسکو کلکی اوتار کہتی ہین اور جانتی ہین کہ اوسکی
ہوتی سے تمام خلقت کہ کل جگ کے تاثیر سی بگڑ گئی ہوگی پہر درست ہو جاوی گی اور ست جگ کا زمانہ شروع
ہوگا فقط خلاصہ مذہب ہنود کا بیچ بیان شناخت حق تعالی کی پورا ہوا اب ذرا انصاف کرنا چاہی
کہ اول تو خدا تعالی کا ظاہر ہونا کسی حیوان کی جسم مین درست ہی نہین کیونکہ جسم حیوانی اول نطفہ اور
مضغہ ہو کر ماکی پیٹ مین رہتا ہی اور خون حیض کہاتا ہی اور پہر وہان سی براہ بہگ پیدا ہوتا ہی اور پہر
بہوکہ پیاس بند اور قضا حاجت وغیرہ حادثات کا پابند اور عاجز ہوتا ہی اور ایسی باتون سی حق تعالی
کی قدوسیت مین فرق آتا ہی اور پہر ایسی جسمون مین اوترنا کہ صورت نہایت کریہ ہی جیسی خوک وغیرہ
اور پہر جسم انسانی مین اگر ظلم اور فسق اور فجور اور دغابازی اور عجز اور جہالت اور شہوت پرستی اور نفسانیت
کی کلام کرنی جیسی اوپر بیان ہوی ہین اور لکڑی کی جسم مین اوترنا یہہ باتین تو اللہ کی شان سے
نہایت ہی بعید ہین بہلا یہہ سب باتین کہ ہندوون کی دین مین ہین عقل اور قیاس کے نزدیک مستحسن
ہین یا وہ باتین مستحسن ہین کہ بموجب دین ہمارے حق تعالے کی شناخت مین مذکور ہوئی ہین جو لوگ کہ
تہوڑی بہی عقل رکہتی ہین اس بیان کو سنکر وہ بہی سمجہہ جاوینگی کہ دونون دینون مین کونسا
سچا ہی **دوسری فصل** فرشتون کی بیان مین ہمارے مسلمانون کی نزدیک فرشتی
اللہ کی بندی ہین نور سی پیدا ہوی نہ مرد ہین نہ عورت نہ کچہہ کہاتی ہین نہ پیتی اللہ کا ذکر اونکی
زندگی ہے اور پاک ہین گناہ نہین کرتی جس جس کام پر اللہ نی قایم کر دئی اوسپر قایم ہین کبہی
اللہ کی نافرمانی اور فساد نہین کرتی اور گنتی اونکی سوائے اللہ کی کوئی نہین جانتا اور خدا تعالی نی

اونکو بہت قوت اور زور دیا ہی اور ہندوؤن کی دین سی فرشتون کا حال کچھہ نہین کہلتا ہی مگر کہتی ہین کہ
ایک قسم مخلوقات کی دیوتی ہین اور وی مرد بہی ہین اور عورت بہی جنکو دیوتی اور دیویان کہتی ہین اور
جانتی ہین کہ دنیا کی کام اونکی تابع ہین **اندر دیوتا** سُرک کا راجا مینہہ برسانی والا **جم راج** یعنے
دہرم راے نرک کے دارو غہ خلقت کا انصاف بعد مرنے کی کرنیوالا **نارد دیوتا** بشن کا دل جیرنے
گپت منصدی دفتر نویس لوگونکی اعمال لکہنی والا **برشپت دیوتا** سب دیوتاؤن کا گورو اور سوا
انکی اور بہت دیوتی ہین اور بانکہہ شاستر مین لکہا ہے کہ دیوتی آٹھہ قسم پر ہین **پراجاپتی**
اندر **پتر** **گاندہرب** **جچھہ** **راچھس** **براہمی**
پیشاچ اور تین دیوتاؤن کو سب سی افضل جانتی ہین ایک برہما دوسرا بشن تیسرا مہادیو
اور ان تینون کو نایب خدا بلکہ ایک خدا کی ہین خدا جانتی ہین اور پدم پوران مین لکہا ہے کہ تین دیویان
سب دیوتون سی افضل ہین اور ان تینون دیوتاؤن کی مددگار ہین ایک مہاکالی کہ مہادیو کی مددگار
وطن اوسکا ہنگلاج مغرب کیطرف نزدیک کراچی بندر کی اور ظہور اوسکا نگرہ اور جوالامکہی وغیرہ
اٹہتالیس کوس مین کلیترہ سی جالندہر اٹک **دوسرے** مہالچھمی کہ بشن کی مددگار ہی وطن
اوسکا بندہیاچل متصل مرزاپور کی اور ظہور اوسکا جالندہر اور سونی وغیرہ مال و دولت مین **تیسرے**
سارستی کہ برہما کے مددگار ہی وطن اوسکا کشمیر اور ظہور ہوبہہ کی نزدیک نہر کی صورت مین اور کہتی ہین
کہ ان تین دیویون سی نو کروڑ دیویان موجود ہوی ہین اور کہتی ہین کہ دیوی دیوتی کہانی پینی بہی
چنڈی پاٹ سی معلوم ہوتا ہی کہ چنڈی دیوی نے شراب پی ہی اور دیوتاؤن کا پاک ہونا گناہ اور فساد
اور خدا کی نافرمانی سی شرط نہین جانتی کیونکہ بقول انکی دیوتاؤن سی ایسی برے کام صادر ہوی ہین کہ
اونسی ہر عاقل کو عار آتی ہی چنانچہ کچھہ بیان اسکا انشاءاللہ تعالے اسباب کی چوتہی فصل مین برہما کے
تعریف مین آویگا اور مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہی کہ راجا اپرچر شکار کی لئی گیا اور جنگل مین
اپنی بیوی کو یاد کیا تو اوسکے منی نکل پڑے راجا نی اوس نطفہ کو ایک پتی مین رکہکر باز کی ہاتہہ
اپنی بیوی کی پاس بہیجدیا راہ مین ایک اور باز اس پتی کو طعمہ سمجھکر اس باز سی آلپٹا پتی مین سوراخ
ہوگیا راجا کا نطفہ وہان سی نکلکر پانی مین ایک مچھلی کی مونہہ مین جا پڑا اور یہہ مچھلی ایک اپشرہ یعنی
بہشت کی عورت تہی کہ برہما کی دعاسے مچھلی بن گئی تہی الغرض بعد دس مہینی کی ایک مچھوی نی اس
مچھلی کو پکڑکر شکم چاک کیا ایک لڑکا اور ایک لڑکی اوسکی پیٹ سی نکلی مچھوا اونکو راجا اپرچر کی
پاس لیگیا راجانی اوس لڑکی کو اپنا بیٹا بناکر رکہا اور لڑکی مچھوی کو دیدی اوسنی اوس

لڑکی کا نام ستونتی رکہا جب جوان ہوئی نہایت صاحب جمال اور راست گو تہی اور اوسکی بدن سے
مچہلے کی بو آتی تہی اسواسطی اوسکو مچہہ گندہا بہی کہتی تہی اوسکی باپ نے ایک چہوٹی کشتی اوسکے
حوالہ کی اور وہ مسافرون کو بدون لینی مزدوری کی دریا سی پار کیا کرتی تہی ایک بار پراشر رکہہ وہان
آپہنچا اور اوس لڑکی پر عاشق ہوا جماع کا قصد کیا لڑکی نی کہا کہ برہمن وغیرہ جب ہمکو اس فعل بد مین
دیکہینگی کیا کہینگی پراشر نی ایسا منتر پڑہا کہ ابر ظاہر ہوا اور اندہیرا ہوگیا اوسنی لڑکی کا ہاتہہ پکڑا لڑکی
نی کہا مین کنواری ہون میرے بکارت زایل ہو جاویگی تو فضیحت ہوگے پراشر نی کہا تیری بکارت پہر بدستور
ہو جاویگی اور تو مجہسی کچہہ اور بہی مانگ لڑکی نی کہا میرے بدن کی بدبو دور ہو جاوے پراشر نی دعا کی اوسکے
بدن سی ایسی خوشبو آنی لگی کہ ایک جوجن یعنے چار کوس تک پہنچتی تہے پہر اوسکا نام جوجن گندہا مشہور
تہا القصہ اوس مستجاب الدعوات شہوت پرستانی اوس ستونتی سی جماع کیا اور اوسکی نطفہ سی اوسوقت
ایک لڑکا پیدا ہوا اور جلد جوان ہوا اور جنگل کو عبادت کے لئی چلا گیا اور اپنی مان سی کہہ گیا کہ وقت مشکل
کی مجکو یاد کرنا اور اوس لڑکی کا نام بید بیاس ہے یعنی بید کو جدا جدا کرنیوالا کہتی ہین کہ بید کو چار حصے
اوسینی کیا ہی جب اوس لڑکی سی اوس مچہوہ وغیرہ نی پوچہا کہ تیری بدن سی خوشبو کیسی آتی ہی اوسنے
کہا مینی ایک عابد مستجاب الدعوات کو دریا سی پار کیا تہا اوسنی میری حق مین دعا کی یہہ اوسکی برکت ہی چنانچہ
پہر اس لڑکی کا نام جوجن گندہا رکہا گیا اتفاقاً ایک راجا اس لڑکی پر عاشق ہوا اور اوسکی باپ سے اوسکو
چاہا اوسنی کہا ایک شرط سی تجکو دیتا ہون کہ اسکی اولاد تیری ولیعہد ہو راجائی یہہ منظور نکیا اور وزیر سے
کہا کہ مناسب نہین ہی کہ میری ایک بیٹا گنگا کی پیٹ سی موجود ہو اوسکی ہوتی ملاح کی اولاد کو حکومت
اور ریاست سپرد کرون لیکن راجا کی دل مین عشق کی اگ بدستور بہڑک رہی تہی راجا کی بیٹی نی جو گنگا کی
پیٹ سی پیدا ہوا تہا اور نام اوسکا بہیکہم تہا اس حال سی واقف ہو کر ستونتی کی باپ کی پاس اکر اس عہد کی
کہ ستونتی سے اولاد صاحب ریاست ہو ستونتی کو ملاح سی لیکر اپنی گردن پر اوٹہا کر لایا باپ کے حوالہ اوس
دو بیٹی پیدا ہوئے راجا کی مرنیکی بعد ستونتی کا بڑا بیٹا حاکم ہوا اوسکی بعد چہوٹا بیٹا مسند پر بیٹہا بہیکہم نے
بنارس کی راجا کی دو بیٹیون کو زبردستی سی پکڑ لاکر اوس سی بیاہ دین لیکن اوسکی اولاد نہوئی جب
مر گیا ستونتی نی بہیکہم سے کہا کہ تیری بہائی کی دو جوروین موجود ہین تو اونسی صحبت کر تا کہ نسل باقی
رہی بہیکہم نی منظور نکیا آخرش یہہ بات ٹہری کہ ستونتی نی بید بیاس کو جنگل سے بلا کر فرمایا کہ تو اپنی
بہائی کی بیویون سی جماع کر تا کہ اولاد باقی رہی بیاس نی منظور کیا پہلی ایک عورت کے پاس گیا اوسنی
بیاس کی صورت دیکہی بال سرخ اور سیاہ اوبہی ہوئی آنکہین مشتعل داڑہی اور موچہین مسنخ وہ عورت

دہشت مین آگئی اور آنکھین بند کرلین بیاس نی اوس سی جماع کیا اور اپنی مانسی کہا کہ اس عورت سی لڑکا پیدا
ہوگا صاحب نصیب زور اور عقلمند بادشاہ لیکن اس عورت نی مجھکو دیکھکر آنکھین بند کرلین وہ لڑکا اندھا ہوگا
چنانچہ اوس سی راجا دہرتراشٹ پیدا ہوا کہ اندھا تھا پھر بیاس بموجب حکم ستونتی کی دوسری عورت
کی پاس گیا اس کی صورت سی اوس عورت کو ایسی دہشت ہوئی کہ رنگ زرد ہوگیا بیاس نی اوس سی جماع
کیا اور کہا کہ اس عورت کا رنگ بسبب دہشت سی زرد ہوگیا اسکا بیٹا پانڈ یعنی سفید رنگ زردی آمیز ہوگا اس
عورت سی راجا پانڈ پیدا ہوا پھر ستونتی نی اسی عورت کو بیاس سی جماع کروانا چاہا اس عورت نی بیاس کی
ڈرانی صورت کی خوف سی اپنی باندی کو اپنی پوشاک پہراکر بیاس کے خدمت مین حاضر کیا اوس باندی نی
بیاس کی بہت تعظیم کی بیاس نی اوس سی جماع کیا اوس سی راجا بدر پیدا ہوا ایک روز راجا پانڈ شکار کی لئی
باہر گیا جنگل مین ایک برہمن اور اوسکی بیوی ہرن کی صورت اختیار کر کی جماع کر رہی تہی راجا پانڈ نی اوسکی
تیر مارا اوسنی راجا کی حق مین بددعا کی کہ تو جب جماع کری ہلاک ہوجاوے راجا پانڈ نی گہر مین آکر اپنی عورتون
سی یہہ قصہ کہا اور کہا کہ مین اب جماع نہین کرسکتا اور مینی سنا ہے کہ لاولد بہشت مین نہین جاتا پھر اپنی جورو
کنتی سے کہا کہ جسطرح ہوسکی میرے لئی اولاد حاصل کریں کنتی نی کہین کہین سی تین بیٹی حاصل کئی
ایک مجدہشتر دہرم دیوتا سی سبحان اللہ جو دہرم یعنی خیر و صلاح بیگانی جورو سی مشغول ہوتا دہرم
یعنے شر و فساد کیا کچھ کریگا دوسرا بہیم سین پون دیوتا سی تیسرا ارجن اندر دیوتا سی راجا پانڈ
اسبات سی خوش ہوا اور کہا جیسی تونے اولاد حاصل کری ہی اسطرح مادری کی لئی بہی اولاد حاصل کرا اور
مادری اسکی دوسری جورو تہی چنانچہ اوسنی اشنی کمار دیوتا سی دو بیٹی مادری کی پیدا ہوئے ایک نکل دوسرا
سہدیو اور یہہ پانچ بہائی پانڈو کہلاتے ہین کہ اس دیوث بیغیرت کی اولاد ہین سبحان اللہ
بہشت کی داخل ہونیکا یہی سبب ہے کہ اولاد ولد الزنا حاصل کری گویا انکی دین مین بہشت کی کنجی زنا ہے
اور ان پانچون کی ایک جورو تہی دروپدی نام سات سات دن ہر ایک بہائی اپنی اپنی نوبت پر اوس سے
کامرانی کرتا تہا اور اوسی کتاب کی آدپرب مین لکھا ہے کہ بہیکہم اپنی ماپند یعنی سوتیلی مان ستونتی سے
کہنی لگا کہ ایک عابد تہا اوسکی جورو کا نام تہا ممتا ایک روز اوس عابد کا بہائی برہسپت دیوتا اوسکی
جورو سی جماع کرنیکو آیا اوسنی کہا مجکو تیری بہائی سی حمل ٹہیر رہا ہے اور اوسکا لڑکا جو میری پیٹ مین
ہی بید پڑہتا ہی اور ساتہی تیرا نطفہ ٹہیر جاویگا برہسپت شہوۃ کی غلبہ کو ضبط نکر سکا اور اوس سی
صحبت کرنی لگا جب نطفہ گرنی لگا وہ لڑکا پیٹ مین سی بولا کہ میری جگہہ کو تنگ مت کر برہسپت نی کچھ
نمانا اور تخم ریزی کی اوس بچہ نی اپنا قدم آگی بڑہا کر بچہ دان کا موہنہ بند کیا اور برہسپت کا نطفہ ضایع

کر دیا برشسپت نی خفا ہوکر کہا کہ تو نی میرا عیش بمزہ کر دیا مین بہگوان سی چاہتا ہون کہ تو مادرزاد اندہا
ہو چنانچہ اوسکی دعا قبول ہوئی لڑکا اندہا ہی پیدا ہوا سبحان اللہ ایسی زناکار شہوت پرست کی
دعا بین زنا کی وقت مین کیون نہ قبول ہوں القصہ وہ لڑکا عالم بید خوان ہوا ایک عورت صاحب جمال اوسکو
جورو ملی گوتم نام ایک بیٹا اور سوا اسکی اور کئی بیٹی اوسکی پیدا ہوئی پر اوسکی عورت اوس سے راضی نہی
ایک روز خاوند نی عورت سی سبب دلگیری کا پوچہا اوسنی تنگی گذران کی بیان کی خاوند نی کہا تو مجھکو چہتر یون
کی پاس لے چل کہ کچہہ اونسی مانگ کر تجکو دون عورت خفا ہوکر بولی کہ مین مانگا ہوا مال نہین چاہتی اور
آج سی مین تیری گہر کا انتظام نہین کرنی کی تو جو چاہے سو کر خاوند نی کہا آج سی مین ایسا قاعدہ ٹہیراونگا
کہ کوئی عورت سوائے ایک خاوند کی دوسرا خاوند نکری اور جو کری تو دنیا مین رسوا ہے اور عاقبت مین عذاب
ہمیشہ کا پاوے عورت یہہ سنکر خفا ہوئی اور لڑکونکو کہا کہ اسکو دریا مین ڈالدو لڑکون نی اپنی باپ کو تختہ
سی باندہ کر گنگا ندی مین بہادیا اور وہ وہان پہنچا جہان راجا بل نہا رہا تہا راجا اوسکو اپنی گہر لیگیا اور
ارادہ ہے کہ اوسکی جوروئین اس نابینا سی اولاد حاصل کرین اور اپنی ایک جورو کو اسکی پاس جانیکا حکم دیا
اوس عورت نی اندہی کی نزدیکی سی کنارہ کیا اور اپنی جگہہ داہی کو بہیج دیا اوس داہے کو اوس اندہی
سی گیارہ بیٹی حاصل ہوئے اندہی نی اونکو بید پڑہایا پہر راجا نی اپنی دوسری عورت اوس پاس بہیجی اندہی
نی اوسکی بدن پر ہاتہہ رکہا اور کہا تیری ایک بیٹا زور آور پیدا ہوگا وہ عورت اوسیوقت حاملہ ہوئی اور
ایک لڑکا پیدا ہوا کیون نہو ایسی نیک بخت پرہیزکار کی بچن بہلا جاتی ہین بہیکہم نی کہا اسطور اچہی
نیک چہتری برہمنون سی پیدا ہوتی رہی ہین اور اوسے کتاب کے آدپرب مین لکہا ہی کہ بشوامترتے
جب بہت عبادت کی اندر دیوتا ہولناک ہوا کہ مبادا یہہ شخص کثرت عبادت سی میرے سترل یعنی بہشت کا
راج لی لی ایک عورت اپشرہ کو بہشت سی بہیجا تا اوس عورت نے اپنی ناز و کرشمہ اور رقص و نغمہ سی بسوامتر
کو اپنی صحبت مین مایل کیا اور عبادت سی باز رکہا جاننا چاہئی کہ عبادت سی ہٹانا شیطان کا کام ہی اور
اوسی کتاب کے ادپرب مین لکہا ہے بیشنم پاین نی راجا جنمیجہ سے کہا کہ راجا اپرچر تارک دنیا
ہوکر عبادت کرنی لگا اندر دیوتا نی اوسکو طرح طرح کی باتون سی فریب دیکر عبادت سی ہٹہادیا اور اوسی
کتاب مین لکہا ہے کہ ایکدفعہ اندر دیوتا اور چندرمان دیوتا دونو اہلیا نام گوتم رکہہ کی بیوی پر عاشق
ہوئی ان دونومین سی ایک نے مرغ کی صورت پر بنکر آدہی رات کو آواز بلند کی گوتم رکہہ نی جانا کہ مرغ
بولتا ہی صبح ہوگئی جلدی سی اوٹہہ کر نہانی کے لئی گنگا پر گیا گنگا نی کہا کہ ابہی بڑی رات ہی نہانے
کا وقت نہین ہوا گوتم رکہہ گہر مین آیا کیا دیکہی کہ چندرمان دیوتا دروازی پر کہڑا ہوا نگہبانی کر رہا ہی

اور اندر دیوتا اوسکی جورو کی ساتھہ جماع کرتا ہی گوتم نی خفا ہوکر مرگ چہالا یعنی ہرن کی کہال چندرمان کی مارے
اور سراپا یعنی بددعا کی کہ اسکا داغ تمام عمر تیری بدن پر رہیگا اوسیوقت سیاہی کا داغ چندرمان کی بدن پر پڑگیا
اور یہہ سیاہی کہ چاند مین نظر آتی ہی اوسیکا نشان ہی اور اندر خوف سی بہاگ گیا گوتم رکہہ نی اندر کو سراپ
دیا کہ تو نی اک فرج کی واسطے یہہ محنت اوٹہائی تیری بدن پر ہزار فرجین ظاہر ہو جاوینگی چنانچہ اوسیوقت اندر
کی بدن پر ہزار فرج ظاہر ہوگئین اندر اوسکی شرم سی پہکر تالاب (نام تالاب ۱۲) کی درمیان کنول کی جڑ مین جا چہپا قصہ
کوتاہ بعد مدت دراز کی بشن کی مہربانی سی وہ فرجین (گل نیلوفر ۱۲) کہ اندر کی بدن پر تہین آنکہہ کی صورت پر بدل ہوگئین تب
اندر وہان سی باہر نکلا اور سرگ کو گیا مقام غور کا ہی کہ چاند ہندون کا معبود اور اندر بقول انکی بہشت کا
راجا ان دونو کی بدن پر بقول انکی (مراد از بہشت ۱۲) اب تک زنا کا نشان موجود ہی یعنی چاند مین سیاہی اور اندر کی
ہزار آنکہہ اور بیحیا ایسی تہی کہ دونو ملکر ایک عورت سی زنا کرنی گئی معاذ اللہ جس بہشت کا بادشاہ ایسا ہو
کہ اوسکی بدن پر زنا کی شامت سی ہزار فرج کا نشان موجود ہو تو اوس بہشت کی رہنی والونکی عیش ہیزہ
ہو جاوینگی اور دیوان نام ایک برہمن کہنی لگا کہ دہرم راج سی کہ بقول انکی ساری جہانکا عدالتی ہی اور
بعد مرنیکی ہر کسی کی اعمال کا حساب لیتا ہی کنتی ہی راجا پانڈ کی جورونی بیٹا حاصل کیا جسکا نام جدہشٹر ہی اور
اسیواسطی اوسکو دہرم پوت کہتی ہین دیکہو انصاف کرنا چاہئی کہ جب صاحب عدالت عاقبت غیر کی جورو سی زنا کری
اور اوسکی زنا کی خبر ہر خاص و عام کو معلوم ہو تو رعیت کی لوگ زنا کو کیا برا جانینگی اور وہ صاحب عدالت زنا کارون
پر کیونکر مواخذہ کریگا ذرا سوچو تو سہی کہ بقول ہندونکی اندر بہشت کا حاکم اوسنی گوتم کی جورو سی زنا کیا دہرم
راج دوزخ کا حاکم اوسنی راجہ پانڈ کی جورو سی زنا کیا جس دین مین عالم عقبی اور دار الجزا کا کارخانہ ایسا بگڑا
ہوا ہو پہر اوس دین سی فلاح کی امید کہنی بیعقلی ہے اور جو ہندو یہہ کہین کہ ہاروت اور ماروت فرشتی ایک
عورت پر عاشق ہوئی تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اول انکی عاشق ہونیکی روایت بعضی علما کی تردید کی بموجب معتبر نہین ہی دوسری
جب اونہون نی گناہ کیا تہا اوسوقت مین محض فرشتہ نرہی تہی بلکہ بعضی صفات بشریت کی اونکو لاحق ہوگئی
تہی اور گناہ کی بعد بہت نادم ہوئی اور الله نی گناہ کی سزا اونکو دی اب تک بابل کی کنوئین مین قید اور
سخت عذاب مین مبتلا ہین قیامت تک عذاب ہی مین رہینگی برخلاف تمہاری بڑی دیوتاون کی کہ بقول تمہاری
رنگا رنگ گناہ اونسی ہوئی اور بیگانی بہو بیٹیون سی بہوگ یعنی مزی کرتی رہی اور کبہی پشیمان نہوئی
دیوتا کیا اگر اونکو سانڈ کہو تو بجا ہی **فصل تیسری** بیچ بیان کتابون آسمانی کی ہم یقین
رکہتی ہین اسبات پر کہ بعضی پیغمبرون پر حق تعالی کی طرف سی لوگون کی ہدایت کی لئی کتابین نازل
ہوئین کہ وہ خاص اللہ کی کلام ہین اون مین سی چار کتابین مشہور ہین توریت حضرت موسی علیہ السلام

پر نازل ہوئی زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر انجیل حضرت عیسی علیہ السلام پر قرآن شریف حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر مگر جب سی قرآن شریف اوترا پہلی کتابون پر چلنی کی حاجت نرہی اب یہہ خدا یتعالی کا حکم ہی کہ ہر کوئی اپنی چال و چلن بموجب حکم قرآن شریف کی رکھی اور ہندوونکی نزدیک کتاب آسمانی چارون بید ہین مہابہارت مین لکہا ہی کہ بید کو چار حصہ بیاس نی کردیا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ چارون بید برہما کی چارون مُنہہ سی نکلی ہین اور برہما کی چار مُنہہ ہونیکا سبب اس باب کی چوتہی فصل مین لکہا ہی **اب** سُنا چاہئی کہ قرآن شریف مین اتنی کچہہ خوبیان اور مطالب ہین کہ بیان مین نہین آسکتی پر بطور مختصر کی یہان بیان کرتا ہون **پہلی خوبی** یہہ کہ مقتضای عقل کا یہی ہے کہ جو کتاب آسمانی بندون پر اوترے ایسی زبانمین ہو کہ وہ زبان دنیا مین بولی جاتی ہو اور جو نبی اوس کتاب کو لادی اوسکی اور اوسکی قوم کی بولی خاص وہ ہے زبان ہو کہ جسمین وہ کتاب اُترے تاکہ لوگون پر خدا یتعالی کا الزام پورا ہو سو یہہ صفت قرآن مجید مین موجود ہی نہ یہہ کہ ایسی زبانمین ہو کہ اب وہ ساری عالم مین کسیکی بولی نہین ہی جیسی ہندوونکی بید کہ اونکو کتاب آسمانی کہتی ہین اور ایسی بولی مین ہین کہ وہ کسی بشر کی کلام نہین ہی بلکہ بڑی بڑی پنڈتون سی کوئی ہزار مین ایک ہوگا کہ بید کی معنی سمجہتا ہوگا **دوسری خوبی** عقلاً یہہ بات ثابت ہی کہ جو شخص کتاب آسمانی بندون پر لیکے آوی چاہئی کہ اچہی صفتون سی موصوف اور بُری کامون سی بچنی والا ہو سو حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم جنکی ہاتہہ سی ہمکو قرآن شریف پہنچا ہی ایسی ہی تہے چنانچہ اسکا بیان انشاء اللہ تعالی اس باب کی چوتہی فصل مین ہوگا نہ یہہ کہ وہ شخص فاسق اور نفسانی ہو چنانچہ برہما کہ ہندو اوسکو حامل کتاب آسمانی جانتی ہین اور اوسکا فاسق اور نفسانی ہونا انہین کی دین سی ثابت ہی چنانچہ اسکا بیان بہی اسی باب کی چوتہی فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالی **تیسری خوبی** لازم ہی کہ جو خبرین غیب کی اور اصول دینکی کتاب آسمانی سی ثابت ہون اونمین اختلاف نہو ورنہ کلام الٰہی پر کذب لازم آویگا سو قرآن شریف کی کسی خبر مین اور اصول دین مین باہم اختلاف نہین ہے نہ یہہ کہ اوسکی اخبار اور اصول مین بڑا اختلاف ہو جیسی ہندوون کی چہہ شاستر کہ بقول انکی بید سی نکلی ہین اور انکی اخبار اور اصول دین مین اختلاف عظیم ہی کہ بیان اوسکا اسباب کی پانچوین اور ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور کچہہ حال اس اختلاف کا اس باب کی پہلی فصل سی معلوم ہو چکا ہی **چوتہی خوبی** مناسب ہے کہ کتاب آسمانی بر سبیل عموم ساری جہان مین پہیل جاوی سو قرآن شریف اس کثرت سی جہانمین پہیلا ہوا ہے کہ کوئی بستی اہل اسلام کی ایسی نہوگی کہ جسمین دو چار قرآن شریف نہ نکلینگی نہ یہہ کہ ہزار تلاش اور تردد سی کسی پرگنہ مین ملی ملی نملی جیسی ہندوونکی بید کہ شاید ہزار آدمی مین موجود ہونگی اور کہین پتا نہین لگتا **پانچوین خوبی** جب تک خدا پاک کو اوس کتاب آسمانی کا حکم عام

مین جاری رکہنا ہو چاہی کہ اوتنی مدت تک امداد حق سی وہ کتاب تحریف سی محفوظ رہی اور عالم ہی گم ہوجاوی
سو قرآن مجید کا حکم خدا پاک کو قیامت تلک باقی رکہنا منظور ہی قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہی کہ حضرت کی وقت سے
ابتلک صدہا اور ہزارہا او رلکہہا حافظ قرآن مجید کی عالم مین موجود ہین اور اس مقام مین ایک اور بات ہی کہ قرآن مجید
کی صداقت اور حضرت کی پیغمبری کی حق ہونی پر دلیل روشن ہی اور وہ یہہ ہی کہ حق تعالے نی فرمایا ہی کہ اِنَّا لَہٗ
لَحَافِظُوْنَ یعنی ہم اس قران کی حفاظت آپ کرنی والی ہین سو یہہ پیشین گوئی ظاہر ہوئی کہ قران مجید ایسا محفوظ
رہا ہی کہ مشرق سی مغرب تک جتنی نسخہ قران مجید کی موجود ہین سب مین وہی الفاظ موجود ہین کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سی اصحابونکو پہنچی تہے کسی مین زیر وزبر کا بہی اختلاف نہین ہی اور جب کہین سے
کچہہ غلطی ظاہر ہوتی ہی تو فی الفور حافظ اور عالم اوسکو نکال دیتی ہین نہ یہہ کہ حامل کتاب سی اوسکی پہنچنی
مین شک ہو جیسی ہندون کی بید کہ معلوم نہین کسکی کلام ہی اور کسکی ہاتہہ سی پہنچی اور سارے جہان مین ایک
بہی حافظ اونکا ایسا نہین ہے جسکی زبان پر یاد ہون اور اسمقام مین اگر ہندو یہہ کہین کہ بید خدا کی کلام قدیم
ہین اور برہما سی ہمکو پہنچی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ تم لوگ تو تاریخ کی بہت کچی ہو تمہارے روایت کی حفاظت
بالکل نہین ہی اور ہمارے روایت کی حفاظت کی لئی ایک علم جدا مقرر ہی چنانچہ اسکا بیان چوتہی باب مین آویگا
انشاء اللہ تعالے اس سی یہہ بہی شک ہوتا ہی کہ خدا جانی برہما اصل مین کچہہ وجود رکہتا ہی یا یون ہی تمہارے
بڑونکی وہم اور خیال بندی ہی اور اس بید کی بابت خود تمہارے بعضی شاستر اس قول کی برخلاف کہتی
ہین چنانچہ منو شاستر مین ہی کہ برہمانی بیدونکو آگ اور ہوا اور سورج سی حاصل کیا اب ذرا انصاف کرو
کہ بموجب اس قول کی بید خدا کا کلام اور قدیم کہان رہا **چہٹی خوبی** باوجود رنگینی عبارت اور اسلوبی قواعد
علم صرف اور نحو اور بیان کی جہوٹہہ سی خالی ہی اور طرح طرح کی مضمون اوسمین ہین چنانچہ جتنی علم دینکی ہین
فقہ اور اصول اور تصوف اور اخلاق اور علم کلام وغیرہم سب قرآن ہی سی نکلی ہین بلکہ سوائے انکی جتنی علم دنیا کی ہین
ہین سب کا اصل قرآن مین پایا جاتا ہی لیکن سمجہنی کو عقل سلیم اور فہم مستقیم چاہیی اور کچہہ بیان اسبات کا
انشاء اللہ تعالے اسی باب کی چوتہی فصل مین ہوگا **ساتوین خوبی** لایق ہی کہ اوس کلام مین بہت اللہ
کی تعریف اور توحید کا بیان ہو چنانچہ قرآن شریف مین جابجا توحید کی خوبی اور شرک کی برائی کا بیان ہے
نہ یہہ کہ اوس کلام کی مضمون سی اللہ کی تعطیل اور غیرون کی تعریف بہت نکلی چنانچہ ہندون کی بید کہ اللہ کی
توحید کا بیان اوسمین کم ہی بلکہ بعضی شاستر کہ بید سی نکلی ہین اونسی اللہ کا خالق ہونا ثابت نہین بلکہ
معطل ہونا ثابت ہی چنانچہ اسی باب کے ساتوین فصل سی معلوم ہوگا اور سوائے اللہ کی دوسرونکی تعریف
بہت سے موجود ہی اور گایتری کہ انکی نزدیک ساری بیدونکا خلاصہ اور سب منترون سی افضل ہی اوسکا ترجمہ

اوسکو سوئے ل نمبر کہتی ہین سو اوسمین اللہ کا ذکر ہی نہین ہی بلکہ سورج ہی کا ذکر ہی اور اوسکا مضمون بہی
خراب اور مخالف توحید کی ہی چنانچہ گایتری کی تعریف اور اوسکی معنی کا بیان انشاء اللہ تعالےٰ دوسری باب کے
پہلی فصل مین ہوگا واللہ اعلم بالصواب **فصل چوتہی** بیچ بیان اون شخصونکی جو اللہ تعالےٰ کی عبادت کے
راہ بتلاتے ہین اور اونکی وسیلہ سی ہر کوئی اپنی بہتری کو پہنچتا ہی اور اونکی متابعت بدون کسیکو نجات نہین
حاصل ہوتی **جاننا** چاہئی کہ جو چیزین کہ زمین پر ہین سب اللہ تعالےٰ نی واسطی فایدہ انسانکی بنائی ہین اور انسانکو
اسواسطی بنایا ہی کہ اپنی سعادت حاصل کری اور سعادت اسکی کیا ہی ہمیشہ کی آرام مین رہنا اور ہمیشہ کے
دکہہ سی بچنا اور یہہ بات اوسوقت حاصل ہو کہ اپنی مالک اور پیدا کرنیوالی کو پہچان کر اوسکی رضامندی اور
نارضامندی کی کام جانکر اوسکی حکم کا تابع رہی اوسکی رضامندی کی کام کری اور نارضامندی کی کامونسے
بچی سو ہر کسیکو چاہئی کہ ایسی شخص کو جس سے اللہ کی رضامندی اور نارضامندی کی باتین معلوم ہون تلاش
کرکی اپنا اوستاد و مرشد بناوی اور جو زمانہ حال مین ایسا شخص نہ ملی تو اس زمانہ سی پہلی جو کوئی ایسا شخص
گذرا ہو اوسکا کلام معتبر کتابون اور معتبر آدمیون کی زبانونسی دریافت کرکی اوسکی متابعت کری پر ایسی شخص
کی تلاش اور شناخت مین خوب فکر اور غور کرنا چاہئی کیونکہ **فرد** ای بسا ابلیس آدم روی ہست ۞ پس
بہر دستی نباید داد دست ۞ سو ایسی شخص کے شناخت بموجب اعتقاد ہم مسلمانونکی یون ہی کہ اللہ صاحب نی اپنی
بندونکی بہتری کی واسطی اور اپنی رضامندی اور نارضامندی کی باتین بتلانی کیواسطی انہین آدمیونمین
سی ایسی شخص مقرر کئی ہین کہ وہ لوگ اللہ کی بہت مقبول ہین اور اونکا مرتبہ اللہ کی نزدیک ساری مخلوقات
سی زیادہ ہی اور اللہ تعالےٰ نی اپنی پیغام اونکی زبانی بندون پر بہیجی ہین اسواسطی اونکو پیغامبر اور نبی اور
رسول کہتی ہین اور وہ لوگ ایسی نیک اور خوش اخلاق ہوتی ہین کہ اونسی کبہی تمام عمر مین برا کام نہین صادر
ہوتا اور طمع اور حرص سی بالکل پاک ہوتی ہین نہ کبہی جہوٹہہ بولین نہ کسی سے مکر اور فریب کرین نہ کسی پر ظلم
کرین ایک لقمہ کی چوری بہی اونسی ہونی درست نہین غرض اونسی قصداً کوئی گناہ نہین ہوتا کیونکہ اگر
پیغمبر بری کام کرنی لگین تو اورونکو بری کامونسی کسطرح ہٹاوین اور لوگ اونکی بات کا اعتبار کسطرح کرین
بدکار اور مکار کی باتکا اعتبار ہرگز نہین ہوتا پہر وہ اللہ کی رسول لوگون سی فرماتی ہین کہ ہمکو اللہ تعالیٰ
نی تمہاری طرف بہیجا ہی ہم تمکو سعادت کی راہ بتلانی والی ہین تم ہماری متابعت کرو اور نہین تو ہمیشہ
دوزخ کی آگ مین جلوگی پہر جب لوگ اونکی پیغمبر ہونی پر کوئی نشان مانگتی ہین تو اللہ تعالیٰ اونکی سچی کرنیکو
اونکی ہاتہہ سی بعضی ایسی کام ظاہر کردیتا ہی جو اللہ کی عادت کی برخلاف ہوتی ہین جیسی کہ پتہر لکڑی
کا گویا کردینا اور دو تین سیر اناج سی سیکڑون آدمیون کا پیٹ بہر دینا اور بعضی خبرین غیب کے بتلادینی

اور اونگلیونسی پانی کا نالا چلا دینا علی ہذا القیاس اور باتین ظاہر ہوجاتی ہین اور ایسا کام جو پیغمبر کی ہاتھہ پر ظاہر
ہوتا ہی تو اوسکو معجزہ کہتی ہین سو پیغمبر جہا نمین بی شمار ہوئی ہین گنتی اونکی اللہ خوب جانتا ہی سب سے پہلی
حضرت آدم علیہ السلام کہ سب آدمی اونہین کی اولاد مین اور سب سے پیچھی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لیکن
روح پاک آپکی سب سے پہلی پیدا ہوئی مکہ معظمہ مین حضرت پیدا ہوئی جب اونکی عمر چالیس برسکی ہوئی اللہ تعالیٰ نے
حضرت جبرائیل فرشتہ اونپر بھیجا اوس روز سے پیغمبری ہوئی قرآن شریف اوترنا شروع ہوا پہر تیرہ برس مکہ مین
رہی وہان ہی معراج ہوئی حضرت جبرائیل براق واسطی سواری حضرت کے لیکر آئی حضرت کو سوار کرکی مسجد اقصےٰ تک
مین لیگئی اور وہان سی ساتون آسمانون پر تشریف لیگئی عرش کرسی سب کچہہ دیکھا بہشت دوزخ کی بہی
سیر کی اوس رات مین بڑی بڑی نعمتین خدا سے پائین پہر جب حضرت ترپن برسکی ہوئی خدا کی حکم سی مدینہ شریف
کو تشریف لیگئی دس برس وہان رہے وہان ہی انتقال ہوا قبر شریف وہان ہی ہی چار کرسی تک یہہ ہین حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبد اللہ کا عبد اللہ بیٹا عبد المطلب کا عبد المطلب بیٹا ہاشم کا ہاشم بیٹا عبد مناف کا
تریسٹھ برسکی آپکی عمر ہوئی اللہ تعالیٰ نے پیغمبری آپ پر ختم کری اب قیامت تلک حضرت ہی کا دین اللہ تعالیٰ کی جناب مین
مقبول ہے پہلی دین سب منسوخ ہوگئی ایکدفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ اب آسمان پر ہین دنیا مین تشریف لاوینگی
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دین پر ہونگے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھہ سی بہت معجزے
ظاہر ہوئے چند معجزات کا ذکر یہان کیا جاتا ہی کتاب استفسار مین لکھا ہی کہ حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ محدث نی
اپنی کتاب دلایل النبوۃ مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سی نقل کیا ہی کہ ایکبار رات کو مکہ کی بت پرست
سردار جیسی ابو جہل ابن ہشام اور عاص ابن وایل اور اسود ابن مطلب وغیرہ جمع ہوکر حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی پاس آئی اور کہا کہ اگر تو سچا پیغمبر ہی تو چاند کو دو ٹکڑی کرکی ہمین دکہا دی پیغمبر خدا نی
دعا مانگی چاند کی دو ٹکڑی ہوگئی اور پہر مل گئی اور حضرت امام احمد حنبل اپنی کتاب مین عبد اللہ بن مسعود رضی
اللہ عنہ سی روایت کرتی ہین کہ پیغمبر صاحب کے سامنی چاند کی دو ٹکڑی ہوتی مکہ کی بت پرستون نی دیکہا
اور کہنی لگی کہ اگر اس شخص نی جادو کیا ہی تو ہماری ہی اوپر کیا ہوگا نہ کہ ساری جہان پر پس باہر کی
جو مسافر لوگ آوین اونسی پوچہنا چاہئی پہر جب مسافر لوگ آئی انہون نی اس واقعہ کی دیکہنی کی گواہی دی
اور اس معجزی کی روایت اور بہی بہت سے محدثون نی مثل حضرت امام بخاری و مسلم وغیرہ نی بہت سے اصحابون
سی بیان کی ہی اور اس معجزی کی خبر خدا تعالیٰ نی قرآن مجید مین بہی دی ہی اون بی دینون کی واسطے
جنکی نزدیک قیامت کا قایم ہونا اور آسمانکا پہٹ جانا محال تہا جیسی فرمایا اللہ تعالیٰ نی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ
وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ یعنی قیامت نزدیک

پہنچی اور اگر تمکو شک ہو کہ آسمان کیونکر پھٹ جاویگا دیکھو چاند پھٹ گیا اور بیدینونکا یہہ حال ہی کہ اگر کوئی
نشانی دیکھتی ہین تو ٹال جاتی ہین اور کہتی ہین کہ جادو ہی قدیم اور حضرت امام مسلم نی حضرت ابن عباس
اور حضرت سلمہ صحابیونسی روایت کی ہی کہ حنین کی لڑائی مین جب بت پرست موذیونکا ازدحام اور ہجوم ہوا
اور مسلمانون پر وی ٹوٹ پڑی اور ہزارون ہی اتہی تو پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک مٹھی خاک کی اوٹھاکر
اونکی لشکر کی طرف پھینکی تو کوئی اونمین ایسا باقی نرہا کہ جسکی آنکھونمین خاک نہ بھر گئی ہو اور اونہون نی ہزیمت
فاش اوٹھائی اور شکست کھائی اور مشکوۃ شریف اور روضۃ الاحباب معارج النبوۃ وغیرہ کتابونمین
لکھا ہی کہ ایکدفعہ عرب کے بہت سے کافر جمع ہوکر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ لڑائی کرنیکو مدینہ منورہ
پر چڑھ کر آئی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی سلمان رضی اللہ عنہ فارسی اصحابی کی مشورہ سی حکم فرمایا کہ اپنی اور اونکی فوج
کی بیچ ایک خندق کھودی جاوے پس حضرت کے اصحاب خندق کھودنی لگی اور حضرت باوجود اوس عظمت اور شان
کی آپ بھی یارونکی ساتھہ خندق کی کھودنی مین شریک تھے ناگہان ایک جگہ خندق مین ایسا سخت پتھر ظاہر
ہوا کہ لوگ اوسکی توڑنی سی عاجز ہوئی یہہ حال حضرت کی خدمت مین عرض کیا گیا حضرت نی اپنی ہاتھہ مبارک
سی اوسپر ساپل مارا وہ پتھر چور ہو کر ریت بن گیا اور حضرت کی پیٹ پر بسبب غلبہ بھوک کی پتھر بندھا ہوا تھا
اسواسطی کہ اوس ہنگامہ مین بہادرونکو تین دنسی روٹی کھانی کا اتفاق نہین ہوا تھا حضرت جابر
رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مینی حضرت کی بھوک کا حال دریافت کرکی اپنی گھر آکر ایک بزغالہ ذبح کیا اور میری بیوی نی
بقدر چار سیر کی جو کہ اوتنی ہی موجود تھی پیسی اور مینی حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر آہستہ آپ سی عرض کیا
کہ اتنا کچھہ سامان ضیافت کا میری گھر ہی آپ اور کئی اصحاب اپنی ساتھہ میری گھر تشریف لیچلین حضرت نی باواز بلند
فرمایا کہ ای خندق والو جابر نی تمہارے مہمانی کی ہی جلد آؤ اور مجھی فرمایا کہ جب تک مین تمہاری نہ اون ہنڈیا کو
چولہی سی نیچی نہ اوتاریو اور روٹی مت پکائیو پھر حضرت ہماری گھر تشریف لائی اور گندہی ہوئی آٹی مین اور گوشت
کی ہنڈیا مین اپنی موہنہ مبارک کا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی اور روٹیان پکانی کا حکم دیا اور حضرت اپنے
ہاتھہ مبارک سی روٹی تندور سی نکالکر گوشت اور شوربے مین ملاکر لوگون کو کھلاتی تھی یہان تک کہ ہزار ہو کھانیوالی
پیٹ بھر کی کھایا اور حضرت کی ارشاد سی ہمنی بھی کھایا اور ہمسایونکو بھی تقسیم کیا اور کتاب مشکوۃ شریف مین
حضرت جابر اصحابی رضی سی روایت ہی کہ جنگ حدیبیہ کی دن لوگ پیاسی ہوئے اور حضرت کی پاس ایک برتن پانیکا
تھا حضرت نی اوس سی وضو کیا اصحاب حضرت کے طرف جھکی اور عرض کیا کہ ہم پاس پانی نہین جس سی وضو
کرین اور پین مگر یہی پانی کہ آپ کے خدمت مین موجود ہی پھر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنا ہاتھہ مبارک
اوس برتن مین ڈالا پھر حضرت کی اونگلیونمین سے پانیکی نہرین جاری ہوئین وہ پانی ہمنی پیا اور اوس سی وضو کیا

کسی نی حضرت جابر سی پوچھا کہ تم اوسدن کتنی تھی حضرت جابر نی کہا کہ اگر لاکھہ ہوتی تو سیر ہوجاتی لیکن
اوسدن ہم پندرہ سو آدمی تھی اور روضۃ الاحباب اور مدارج اور معارج النبوۃ وغیرہ مین لکھا ہی کہ ایک اعرابی یعنی
گنوار جنگل سی ایک گوہ پکڑکے لایا راہ مین بہت لوگون کا مجمع دیکھا اور پوچھا کہ یہہ لوگ کون اور کیون جمع
ہوئی ہین لوگون نی بتلایا کہ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبداللہ کا دعوی پیغمبری کا کررہا ہی لوگ اوسپر
جمع ہوئی ہین اعرابی نی اوس جماعت مین داخل ہوکر حضرت سی کہا کہ قسم ہی لات اور عزی کی کہ تجھسی زیادہ
جھوٹا اور میرا دشمن کوئی نہین حضرت عمر نی چاہا کہ اوسکو گوشمالی کرین حضرت نی فرمایا کہ ای عمر درجہ حلم کا درجہ
نبوت سی نزدیک ہی پہر حضرت نی فرمایا ای اعرابی قسم ہی خدا کی کہ مین زمین اور آسمان مین امانت دار ہون
اور آدمیون اور فرشتون کی نزدیک سراہا گیا ہون خدا سی ڈر اور بتون کی پرستش کو چھوڑ اور اللہ صاحب کی وحدانیت
اور میری پیغمبری کو مان اعرابی نی کہا قسم ہی لات اور عزی کی کہ مین تجھہ پر ایمان نہین لاتا جبتک یہہ گوہ تجھہ پر
ایمان نہ لاوے اور گوہ کو حضرت کی آگی چھوڑ دیا گوہ بہاگنی لگی حضرت نی فرمایا ای گوہ آگی آ گوہ ہٹ آئی پہر حضرت
نی فرمایا ای گوہ گوہ نی خوش آوازی سی کہا لبیک و سعدیک حضرت نی فرمایا تو کسکی بندگی کرتی ہی بولی اوسکی
اوسکی بندگی کرتی ہون جسکا عرش ہی آسمان مین اور اوسکی حکومت ہی زمین مین اور بہشت مین اوسکی
رحمت ہی اور دوزخ مین اوسکا عذاب ہے حضرت نی فرمایا مین کون ہون بولی تو رسول ہی پروردگار عالمیان کا
اور خاتم ہی پیغمبرون کا جو کوئی تمکو سچا جانی نجات پاوی اور جو کوئی تمکو جھوٹھلاوے دوزخ مین مبتلا ہو اعرابی نے
گوہ کی زبانی یہہ باتین سنکر حیران ہوا اور کہا مین اور کوئی دلیل اور معجزہ نہین مانگتا یعنی مجھی اتنی ہی بات سے
آپکی سچی ہونیکا یقین ہوگیا پہر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وانک عبدہ ورسولہ اور کہا قسم ہی اللہ
کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مین آیا تہا اوسوقت آپ سی زیادہ میرا کوئی دشمن نتہا اب مین تمکو اپنی کان
اور آنکھہ اور مان اور باپ اور اولاد سی زیادہ دوست رکہتا ہون حضرت نی فرمایا الحمد للہ اور مشکوۃ وغیرہ مین
لکھا ہی کہ حضرت امام بخاری نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سی نقل کیا ہی کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام ایک ستون
مسجد سی کہ کھجور کی لکڑی کا تہا تکیہ لگاکر خطبہ فرمایا کرتی تھی جب حضرت کی لئی منبر تیار کیا گیا حضرت منبر پر تشریف
لائی وہ ستون ایسا چلانی لگا گویا ابہی پہٹ جاتا ہی جناب ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام منبر سی اوتری
اور اوس ستونکو اپنی بدن مبارک سی لگایا تب وہ ستون اسطرح رونی لگا جیسی چھوٹا لڑکا روتا ہو اور کوئی اوسکو رونی
سی چپ کراوی اور وہ روتا رہی آخر وہ ستون خاموش ہوا حضرت سید الانبیا علیہ السلام نی فرمایا کہ یہہ ستون
اللہ کا ذکر سنا کرتا تہا اوسکی غم سی رونی لگا تہا اور روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ حضرت عقیل
حضرت علی کی بہائی نے رضی اللہ عنہما بیان کیا کہ مین ایک سفر مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ تہا دوکر

من مینی حضرت کی کئی معجزی دیکھی ایک یہہ کہ مین پیاسا تہا حضرت سی پیاس کا حال ذکر کیا آپ نی فرمایا کہ جا
اور اوس پہاڑ سی کہہ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہی مجکو پانی دی مینی بموجب فرمودہ حضرت کی عمل کیا پہاڑ مجسی
بات کرنی لگا اور کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کر کہ مجکو جب سے یہہ بات معلوم ہوئی ہی کہ حق تعالے
نی فرمایا ہی کہ ڈرو دوزخ سی جسکا ایندہن آدمی اور پتہر ہین مین اتنا رویا ہون کہ مجہہ مین پانی باقی نہین رہا دوسرا
یہہ کہ اوسیدن حضرت نی چاہا کہ قضای حاجت کرین اور کوئی آڑ نہ تہی وہان سی دور کئی درخت تہی حضرت نی
اون درختونکو فرمایا کہ تم مجکو چہپالو درخت گنبد کی مانند جمع ہوئی حضرت اوس پردہ مین قضای حاجت کو گئی
تیسرا یہہ کہ ہم ایک مقام پر پہنچی ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور حضرت کی آگی دوزانو ہو کر کہنی لگا الامان
الامان اور اوسکی پیچہی سی ایک اعرابی تلوار کہینچی ہوئی آیا حضرت نی فرمایا ای اعرابی تو اس بیچارہ سی کیا چاہتا
ہی کہا ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کو مینی اس لئی خریدا ہی کہ میرا کام کری اور مجکو اس سی نفع
ہو اب یہہ میری نافرمانی کرتا ہی مین نی یہہ قصد کیا ہی کہ اسکو ذبح کر کی اسکی گوشت سی نفع پکڑون حضرت نی اونٹ سے
فرمایا تو کیون باغی ہوا ہی اونٹ نی عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین یہہ اسواسطی اسکی نافرمانی نہین کرتا
جو اسکا کام نکرون بلکہ مینی سنا ہی کہ آپ نی فرمایا ہی کہ جو کوئی عشا کی نماز نہ ادا کری اوسکو اللہ کا عذاب پہنچی اور
یہہ اعرابی مع اپنی قوم کی عشا کی نماز نہین پڑہتی مین اسواسطی بہاگتا ہون کہ مبادا انکی شامت سی مجہی بہی
عذاب پہنچی حضرت نی فرمایا کہ ای اعرابی ایسا ہی ہی جو یہہ کہتا ہی عرض کیا کہ ایسا ہی ہی پر مینی عہد کیا کہ پہر رات
کی نماز مین سستی نکرونگا اور اپنی قوم کو بہی تاکید کرونگا اس سی پیچہی اونٹ اوسکا فرمانبردار ہوا اور معارج النبوۃ
اور روضۃ الاحباب مین لکہا ہی کہ ایکدفعہ حضرت نی کئی سنگریزہ زمین سی اپنی ہاتہہ مین لئی سنگریزہ اللہ کی پاکی بیان
کرنی لگی اسطرح کی آواز سی جیسی زنبور عسل کی آواز ہوتی ہی جب حضرت نی سنگریزون کو زمین پر رکہہ دیا
چپ ہو گئی پہر اونکو اوٹہا کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہاتہہ مین رکہہ دیا اوسیطرح سی تسبیح کرنی لگے
پہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پہر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ہاتہہ مین رکہہ دیا اوسیطرح تسبیح کرتی تہی اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ بہی وہان حاضر تہی اونکی ہاتہہ مین بہی سنگریزون نی تسبیح کی اسطور پر کہ
سبحان اللہ والحمد للہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نی بموجب حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگریزونکو اپنی ہاتہہ مین اوٹہایا
سنگریزون نی تسبیح نکی ابوذر رضی اللہ عنہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہوا کہ سنگریزی انکی
ہاتہو مین تسبیح بولتی تہے میری ہاتہہ مین خاموش ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای ابوذر تو چاہتا ہے
خلفای راشدین کی برابر ہو یہہ نہین ہو سکتا اور معارج النبوۃ وغیرہ مین لکہا ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ
بن حصیب نی بیان کیا کہ ایک اعرابی نی حضرت کے خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپکی خدمت مین

مسلمان ہو کر آیا ہون پر مجکو ایک معجزہ دکہلا دی تاکہ میرا یقین زیادہ ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تو کیا
معجزہ چاہتا ہی عرض کیا کہ اس درخت کو بلا دی آپ نے فرمایا کہ جا او میری زبانی درخت کو پیغام پہنچا کر بلا لا
اعرابی درخت پاس گیا اور کہا کہ اللہ کا رسول علیہ السلام تجکو بلاتا ہی درخت اپنی رگ و ریشہ کو زمین سی کہینچکر حضرت
کیطرف ہوا اور خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوکر کہا السلام علیک یا رسول اللہ اعرابی نی کہا بس مجھی اتنا ہے
معجزہ کفایت کرتا ہی پہر موجب حکم حضرت کی وہ درخت اپنی اوسی جگہہ پر جا رہا اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ طائف
کی مہم مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہوئی چلی جاتی تہی ایک بیری کی درخت پر پہنچی جسمین
کانٹی بہت تہی اور اوسوقت حضرت کی آنکہین خواب آلودہ تہین جب درخت کی قریب ہوئی وہ درخت بیچ سی
پہٹ کر آدہا ایکطرف اور آدہا دوسرے طرف ہوگیا اور حضرت کا اونٹ سلامتی سی اوسمین کو گذر گیا کہتی ہین کہ وہ
درخت ابتلک اوسیطرح دوپارہ ہوا کہڑا ہی اور اوسکو سدرۃ النبی یعنی نبی صاحب کے بیری کہتی ہین اور حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نی بیان کیا کہ مین بہت بہوکہا تہا حضرت نی میرا حال دیکہہ کر مجھی اپنی گہر بلا کر ایک دودہ کی پیالہ سے
تمام اہل صفہ کو شکم سیر کیا پہر مجہی پیٹ بہر کی پلایا پہر حضرت نی آپ پیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نی بیان
کیا کہ ایک عورت اپنی لڑکی کو حضرت کی خدمت مین لائی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بیٹا صبح اور
شام کو دیوانا بن جاتا ہی حضرت نی اپنا ہاتہہ مبارک اوسکی سینہ پر لگایا اور دعا کری تو اوس بچہ کو قی آئی اور مانند
پلک بچہ سیاہ کی اوسکی اندر سی نکلا اور چلا گیا لڑکا تندرست ہوا اور سوائی اسکی اور معجزات کا حال جسکو دریافت
کرنا ہو کتب سیر اور حدیث کو مطالعہ کری اور سب سے بڑا معجزا حضرت کی پیغمبری کا گواہ قرآن مجید کلام الہی ہے
کہ باوجودیکہ عرب مین شاعر بڑی کامل فصیح تہی اور وہی لوگ اپنی زبان آوری مین اپنی مقابلہ مین سارے جہان
کو عجم یعنی گونگا کہتی تہی اور اونمین سی بہت لوگ بسبب بغض اور عداوت اور کبر کی تمنا رکہتی تہے کہ کسیطرح حضرت کو
جہوٹہہ کا الزام دین اور اونہون نی ماری غیرت کی حضرت کی دشمنی مین اپنی مال اور جانین تلف کین جب حضرت
نی قرآن شریف کی مقابلہ مین ایک سورت لونکی تصنیف مانگی اور یہہ بہی فرمایا کہ تم سی ہرگز نہ بن آویگی سو اون
سی نہ بن آئی اور اونکی سب فصاحت او شاعری اسجگہہ گم ہوئی اور ایک سورت کی کہنی سے عاجز ہوگئی چنانچہ
فرمایا ہی حق سبحانہ وتعالیٰ نی سورہ بقر کی تیسری رکوع مین وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا
بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یعنی اے لوگو اور اگر تم ہو شک
مین اس کلام سی جو اوتارا ہمنی اپنی بندی پر تو لی آؤ ایک سورہ اس قسم کی اور بلاؤ جنکو حاضر کرتی ہو اللہ کے
سوا اگر تم سچی ہو اور اس سی آگی یون فرمایا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ یعنی پہر اگر نکرو اور ہرگز نکرو گے تو بچو آگ سی جسکا ایندہن

ہین آدمی اور تمہاری شکرون کی واسطی اور سورہ یونس کے چوتہی رکوع مین یون فرمایا اَمْ یَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
یعنی کیا لوگ کہتی ہین یہہ بنالایا تو کہہ تم لی آؤ ایک سورہ ایسی اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کی سوا اگر تم سچی ہو
اور سورہ ہود کی دوسری رکوع مین یون فرمایا اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ
وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا
اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ الآیۃ یعنی کیا کہتی ہین باندہ لایا ہی اسکو تو کہہ تم لی آؤ ایک دس سورتین ایسی
باندہ کر اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کی سوا اگر ہو تم سچی پہر اگر نہ کرین تمہارا کہنا تو جان لو کہ یہہ اوترا ہی اللہ کی
خبر سی اور سورہ بنی اسرائیل کی دسوین رکوع مین یون فرمایا قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ
يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا یعنی کہہ کہ اگر جمع ہوون
آدمی اور جن اسپر کہ لاوین ایسا قرآن نہ لاوینگی ایسا اور پڑی مدد کرین ایک کی ایک دیکھو یہہ آیتین قرآن مجید
کی حضرت کی تصدیق نبوۃ اور قرآن مجید کی کلام الٰہی ہونی پر کیسی دلیل قاطع ہین یعنی معاذ اللہ اگر فرضاً
پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام پیغمبری کی دعوی مین جہوٹی ہوتی تو صدہا شاعر فصیح کی سامنی کبہی یون کہتی
کہ اس قرآن کی مانند دس سورتین یا ایک سورہ تم سی اور تمہاری شاہدین اور مددگارون سی تمام جن اور
آدمیون سی نہ بن سکینگے کیونکہ جہوٹا مدعی جانتا ہی کہ جیسا مین آدمی ہون ایسی ہی اور لوگ ہین اگر یہہ کہونگا
کہ اس کلام کی مانند تمسی ہرگز نہ بن آویگی تو شاید کوئی شخص اسکی مقابلہ مین ایسی ہی کلام کہہ لاوے تو مین شرمندہ
ہوجاؤن غرض بہر صورت جہوٹی آدمی سی ایسا دعوی ہرگز نہین ہوسکتا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
صادق تہی اور یہہ کلام بیشک اللہ کا کلام تہا اسواسطی چار مقام مین قرآن شریف سی صاف ظاہر ہی کہ
ایسا کلام کوئی نہین کہہ سکتا سو کوئی نہ کہہ سکا اور جاننا چاہئی کہ حضرت کی وقت سی ابتلک ہر زمانہ مین
دین اسلام کی دشمن بہت ہوتی رہے اور اس زمانہ مین پادری لوگ دن رات اسی فکر مین رہتی ہین کہ کسی وجہ
سی دین مسلمانی کو باطل ٹہراوین اور اسکام کیواسطی طرح طرح کی علوم اور زبان عربی کو بخوبی سیکہتی ہین کسی وقت
مین قرآن شریف کی مانند کسی نی دو تین سطر کی عبارت بہی نہین لکہی اور پرظاہر ہی کہ بیان خال و خط اور
قد و بالا اور ناز و ادا اور شادی و غم اور ہجر اور وصل اور شراب اور کباب اور بزم و رزم اور باغ و صحرا وغیرہ مضامین
جسمین فصاحت اور بلاغت اور صنایع اور بدایع اور معانی و بیان کی گنجایش بہت ہوا کرتی ہے
سو قرآن شریف مین نہین ہی اور جہوٹہہ اور مبالغہ شاعرانہ سے بالکل خالی ہی بلکہ مبدا اور معاد کی صفات
اور حالات اور قوانین عبادات اور معاملات اور بیان اخلاق مہلکات اور منجیات وغیرہ سراپا دانائی کی

بانون کی بیان مین ہی جیسی فرمایا حق تعالے نی وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ط
فَاَبٰى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا یعنی اور پہیر پہیر سمجہایا ہمنی لوگون کو اس قرآن مین ہر کہاوت سو نہین رہتی
بہتیری ناشکری کئی اور باوجود اسکی خوبی اور رنگینی عبارت کی اور رعایت قواعد علم بیان اور معانی بہی اور سمجہنی
ہی برادے مضمون غور کرنیوالا چاہئی تاکہ ان دلایل مین فکر کرکی اور قران شریف کی مضامین اور عبارات
کو سمجہہ کے قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونیکو اور حضرت کی نبی برحق ہونیکو عقل سے سمجہی کہ عقل سلیم کی نزدیک
اسبات مین ایک ذرہ بہر بہی شبہہ اور شک نہین ہے اور اگر کوئی اس پر بہی نہ ہدایت پاوے تو کم بخت
ازلی ہی **اور حضرت محمد مصطفے** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اخلاق اور اعمال بہت پسندیدہ اور برگزیدہ
تہی کہ اونکی پیغمبر ہونی پر دلیل قاطع اور برہان ساطع ہین ازانجملہ مشکوٰۃ شریف مین لکہا ہے کہ حضرت انس
رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ مینی دس برس تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اتنی عرصہ مین کبہی مجکو
اُف بہی نہین فرمایا اور نہ کبہی فرمایا کہ تونی یہہ کام کیون کیا اور نہ فرمایا کہ تونی یہہ کام کیون نہین کیا **ایضاً**
اور اونہین سی روایت ہی کہ مین آٹہہ برس کی عمر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا دس
برس مینے حضرت کے خدمت کی کبہی کسی چیز کی ضایع ہونی پر حضرت نی مجہی ملامت نہین کی اور اگر کوئی آپ کی گہر
والونسی مجہی ملامت کرتا تو حضرت فرماتی کہ چہوڑ دو اسکو ملامت نکرو جو کچہہ تقدیر مین ہے وہی ہوتا ہی **ایضاً**
اور اونہین سی روایت ہی کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسی خوش اخلاق تہے کہ اگر مدینہ کی لوگون کی
ایک باندی بہی آپکا ہاتہہ پکڑ لیتی تو جہان وہ چاہتی حضرت اوسکی ساتہہ چلی جاتی **ایضاً** اور اونہین سے
ہی کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بکریان مانگین اسقدر کہ درمیان دو پہاڑونکی تہین حضرت نی
وہ سب بکریان اوسکو بخشدین پہر وہ شخص اپنی قوم مین گیا اور جاکر کہا کہ ای میری قوم مسلمان ہوجاؤ
قسم ہی اللہ کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت کچہہ دیتا ہی کہ فقیر ہوجانی سی نہین ڈرتا **ایضاً** اور حضرت
جابر رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نی کبہی کسی سوالی کو صاف جواب نہین دیا ؎
نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز ٭ مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ ٭ **ایضاً** اور حضرت انس رضی اللہ عنہ
روایت کرتی ہین کہ ایک دفعہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ چلا جاتا تہا اور حضرت پر موٹی کنارے
والی چادر تہی اتنی مین ایک گنوار وہان آپہنچا اوسنی حضرت کے چادر مبارک کو پکڑ کر حضرت کو اسقدر سختی
سی کہینچا کہ حضرت اوسکی سینہ تلک آگئی یہان تک کہ مینی دیکہا اوس چادر کا کنارہ حضرت کی گردنکی کنارہ
مین چہبہ گیا اور اوسکا نشان پڑگیا تہا پہر وہ کہنی لگا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ مال کہ تیری پاس ہے
تیرا نہین اور تیری باپ کا نہین اللہ کا ہی اسمین سی مجکو دلوا پہر حضرت نی اوسکی طرف دیکہا اور ہنسی اور

اور

اوسکا سوال بہی پورا کردیا **ایضاً** اور حضرت ابوہریرہ سی روایت ہی کہ کسینی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کافرون پر بددعا کرو آپنی فرمایا کہ مجکو اللہ نی برا کہنی کے واسطی پیغمبر نہین بنایا بلکہ مجکو لوگون
کی واسطی رحمت بہیجا ہی **ایضاً** اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کسیکو گالی
ندیتی اور بازار وںمین نہ چلاتی اور اگر کوئی حضرت سی بدی کرتا اوسی بدلہ نہ لیتی معاف کردیتی **ایضاً** اور
حضرت انس سے روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایسی متوکل تہے کہ اپنی نفس کی واسطی کچہہ ذخیرہ نرکہتی تہے
ایضاً اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای عائشہ اگر مین
چاہون سونی کے پہاڑ میری ساتہہ چلین میرے پاس اتنا دراز قد فرشتہ کہ کمر اوسکی کعبہ کی برابر تہی آیا اور
اوسنی کہا کہ تمہارا رب تمکو سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ اگر چاہو تو ہو پیغمبر بندہ اور اگر چاہو تو ہو پیغمبر بادشاہ
سو مینی حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکہا یعنی بطور مشورہ پوچہنی کی پس جبرئیل نے میری طرف اشارہ کیا
کہ پست کرو نفس اپنا یعنی بندگی او فقیری اختیار کرو پس کہا مینی کہ ہونگا مین پیغمبر بندہ حضرت عائشہ کہتی
ہین کہ اسحال سے پیچہی پہر کبہی حضرت نی تکیہ لگا کر کہانا نہین کہایا اور فرماتی کہ مین کہانا کہاتا ہون جیسے
کہ بندی کہایا کرتی ہین اور بیٹہتا ہون جیسی بندے بیٹہا کرتی ہین **ایضاً** اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ ایک یہودی عالم کی کچہہ دینار حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض تہے سو اوس
حضرت پر تقاضا کیا آپ نی فرمایا ای یہودی اسوقت میری پاس کچہہ ہی نہین کہ تجکو دون یہودی نی کہا
ای محمد جب تلک تو میرا قرض نہین ادا کریگا مین تجسی جدا نہین ہونیکا آپ نی فرمایا خیر مین تیرے پاس بیٹہا رہونگا
سو حضرت اوسکی پاس بیٹہی رہے پہر نماز پڑہی حضرت نی ظہر او عصر او مغرب او عشا اور صبح کی یعنی اوتنی
مدت تک اوسی یہودی کی ساتہہ رہی اور حضرت کی یار اوس یہودیکو جہڑکتی تہے حضرت کو اصحاب کے یہہ حرکت
پسند نہ آئی اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہلا ایک یہودی آپ کو روکی رکہے
اور نکلنی ندے پہر حضرت نے فرمایا کہ مجکو میری پروردگار نی منع فرمایا ہی اس سی کہ ظلم کرون کسی پر پہر جب صبح
ہوئی اوس یہودی نی کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد انک رسول اللہ یعنی مین گواہی دیتا ہون اسبات کی
کہ بتحقیق نہین بندگی کسیکے سوای اللہ کی اور گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ بی شک تم اللہ کی بہیجی ہوئے
ہو اور کہا کہ میرا آدہا مال تصدق ہے راہ خدا مین سنتی ہو مینی جو ایسی یہہ گستاخی کی ہی صرف اسواسطی
کی ہی کہ دریافت کرون آپ کے تعریف جو توریت مین ہی اور وہ تعریف یہہ ہی کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبد اللہ کا پیدائش اوسکی مکہ مین اور اوسکی ہجرت گاہ مدینہ منورہ اور ملک یعنی
عظمت او شوکت اوسکی شام کی ملک مین نہین ہے محمد بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور

نہ وضیع اختیار کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنی والا پہر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ یعنی میں گواہی
دیتا ہوں اس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں اور بلاشبہہ تم اللہ کے رسول ہو اور کہا یہہ میرا مال ہے بموجب حکم اللہ کی جہاں اسکا خرچ کرنا
مناسب ہو وہاں خرچ کرو **ایضاً** اور حضرت ابن مسعود صحابی روایت کرتی ہیں کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بوریی پر
سوئی ہوئی تہی جب اوٹہی تو آپکے بدن مبارک پر بوریا چبہہ کر نشان پڑ گیا تہا ابن مسعود نی عرض کیا کہ یا رسول
اللہ کیا خوب ہوتا اگر آپ ہمکو فرماتی کہ ہم آپ کی لئی نرم فرش بچھاوین اور اچھی کپڑی بناوین حضرت نی فرمایا مجھی
دنیا سی کیا کام ہی مجھی دنیا سی اتنی غرض ہے جیسی کسی سوار نی ایکدرخت کی نیچی کچھہ آرام پکڑا اور سوار ہے کہڑا
رہا پس چلدیا اور درخت کو چہوڑ گیا **ایضاً** اور حضرت ابو امامہ صحابی سے روایت ہی کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ مجکو میری پروردگار نی فرمایا کہ اگر تو چاہی تو تیری لئی بطحاء مکہ کو سونا کر دون پس مینی عرض کیا
کہ ای پروردگار مین یہہ نہین چاہتا ہون مین تو اتنی خواہش رکہتا ہون کہ ایکروز شکم سیر ہون اور ایک روز بہوکہا
رہون پہر جب بہوکہا ہون تیری آگی عاجزی کرون اور تجکو یاد کرون اور جب شکم سیر ہون تو تیرا شکر ادا کرون اسمقام
مین حضرت کی اخلاق مین سی بہت تہوڑا بیان ہوا ہی جسکو زیادہ دریافت کرنا ہو مدارج النبوۃ و شمایل ترمذی
وغیرہ کتب تواریخ اور حدیث سی دریافت کری کہ حضرت کی کیا نیک اخلاق تہے جیسی کہا ہے شاعر نی **فرد** مجمع
تیری ذات ہی آپکی ہر بات کی کیا بات ہی + اور اسیواسطی فرمایا ہے حق تعالی نی وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ
یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو بڑی خلق پر پیدا ہوا ہے اور حضرت عایشہ رض فرماتی ہین کہ حضرت کا خلق قران
ہی یعنی جو کچھہ قران مجید مین آیا ہے وہ بالطبع حضرت کی اخلاق ہین سبحان اللہ **فرد** وصف خلق کسی کہ قران است +
خلق را وصف او چہ امکان است + اور پیغمبرونسی نیچی درجہ پر دین کی راہ بتلانی والی پیغمبرونکی نایب ہوتی ہین اگرچہ اونکا
گناہونسی بالکل پاک ہونا شرط نہین لیکن پہر بہی اونکی افعال اور اخلاق بہت نیک ہوتی ہین اور اگر اونسی
کوئی بڑا گناہ صادر ہو تو اللہ تعالی جلد توبہ نصیب کرتا ہی چنانچہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نایب اسوقت سی
آج تک جا بجا موجود رہے ہین اونمین سب سے افضل اور اشرف وہ لوگ ہین کہ حضرت کی اہل بیت اور اصحاب ہین
جنہون نی با ایمان حضرت کو دیکہا اور اونسی اوترکر تابعین ہین کہ جنہون نی با ایمان اصحابون کو دیکہا
اور اونسی اوترکر تبع تابعین ہین جنہون نی با ایمان تابعین کو دیکہا اور اونسی اوترکر علما اور اولیا اور صلحا
ہین کہ جنکی گنتی ہزارون اور لاکہون سی کم نہین اور ان نایبون کی اخلاق اور افعال ایسی اچھی ہین کہ جنکے
بیان سی دل اور جان کو لذت حاصل ہوتی ہی اور اونمین بہتونکی ہاتہہ سی خرق عادات بہی ظاہر ہوئی ہین
چنانچہ اسمقام مین یکی از ہزار و اندکی از بسیار بعضی اخلاق اور خرق عادات بعضی بزرگون کی بیان ہوتی ہین
روضۃ الاحباب اور دوسرے کتب تواریخ اور احادیث مین لکہا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ لشکر کا

کرہی تہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا آدہا مال حضرت کی خدمت مین لی آئی حضرت نی پوچہا کہ گہر والون کی
واسطی کیا چہوڑ آیا اُنہون نی عرض کیا کہ آدہا مال اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا ہی مال
اوٹہا لائی حضرت نی پوچہا کہ گہر کی لوگونکی واسطی کیا چہوڑ آیا ہی انہون نی عرض کیا کہ اللہ اور رسول
اور کیمیای سعادت مین لکہا ہی کہ ایک روز ایک غلام نی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دودہ لاکر پلایا پیچہی سے
معلوم ہوا کہ وجہ حلال سی نہ تہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نی حلق مین اونگلی ڈالکر قی کری تمام
دودہ نکال دیا اور کہا کہ بار خدایا جو کچہہ تیری رگون مین باقی رہگیا ہو اوس سی تیری پناہ پکڑتا ہون اور
صواعق محرقہ وغیرہ کتابون مین لکہا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نی اپنی خلافت کی دنون مین ایک شخص کو
کہ نام اوسکا ساریہ تہا ایک لشکر کا سردار بناکر کسیطرف کو روانہ کیا تہا اور وہ بزرگ ایک روز اپنی فوج
کی ساتہہ عجم کی ملک مین کافرونکی غلبہ سی بہاگ چلا تہا اور اوسوقت مین حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ مدینہ منورہ مین
منبر پر خطبہ فرما رہی تہی حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو یہہ حال کشف سی معلوم ہوا خطبہ ہی کی درمیان فرمانی
لگی یا سَارِیَۃُ الجَبَلِ یعنی اِی ساریہ پہاڑ کی طرف ہو کر اپنی آپ کو قایم رکہہ ساریہ نی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ
کی آواز وہانسی سنی اور خبردار ہو گیا اور پہاڑ کو اپنی پشت پر لیکر مضبوط ہوا اور کافرونکو بہگا دیا اور اوسی
کتاب مین نقل کیا ہی کہ مصر مین دستور تہا کہ ایک کنواری لڑکی کو واسطی نذر بہینٹ دریاے نیل کی بناو سنگار
کرکی دریا مین ڈال دیا کرتی تہی تو دریا جاری ہوا کرتا تہا جب وہان حکومت اسلام کی ہوئی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ
رضی اللہ عنہ نی کہ حاکم اوس شہر کی تہی اس رسم بد کو موقوف کروا دیا دریا بالکل خشک ہو رہا وہانکی رہنی
والون نی جلا وطن ہونیکا ارادہ کیا حضرت عمرو بن عاص نی یہہ سب حال حضرت عُمر رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت
مین لکہہ بہیجا حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نی اوسکی جواب مین حضرت عمرو بن عاص کو خط لکہا کہ تمنی اس رسم کو موقوف
کیا اچہا کیا اور ایک رقعہ چہوٹا سا لکہہ کر اوس خط مین ملفوف کرکی لکہا کہ اس رقعہ کو دریاے نیل مین ڈال دینا اور
مضمون اوس رقعہ کا یہہ تہا کہ رقعہ اللہ کی بندی امیر المومنین عُمر کا دریای نیل کیطرف اما بعد اگر تو اپنی اختیار سی
جاری تہا تو اب جاری نہین ہونیکا اور اگر تجکو اللہ جاری کرتا تہا تو مین مانگتا ہون اللہ واحد قہار سی کہ تجکو جاری
کردی عَمرو بن عاص نی اس رقعہ کو دریا مین ڈالا اللہ تعالے نی دریاے نیل کو جاری کردیا تب سی وہ رسم بد
اوس شہر سی موقوف ہوئی اور کتب تواریخ مین لکہا ہی کہ ایکدن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر کہڑی
ہو کی اسقدر روی کہ ڈاڑہی مبارک تر ہو گئی رفیقون نی پوچہا کہ آپ کبہی بہشت دوزخ کی ڈرسی اتنا نہین
روئی جتنا آج روئی ہین اسکا کیا سبب ہی آپنی فرمایا کہ مینی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سی سُنا ہی
کہ پہلی منزل عاقبت کی قبر ہی جسکو اسمین آرام رہا باقی منزلین اوسپر آسان ہوئین اور جسکو اسمین تکلیف رہی

[illegible]

باقی ستر لین تکلف سی گذرین توپہلی منزل مین سب منزلونکا غم ہوتا ہی اور لکہا ہے کہ حضرت عثمان رضی
اللہ عنہ چاشت کیوقت اکثر اوقات مسجد نبوے مین زمین پر سوتی جب اوٹہتی تو سنگریزونکی نشان آپکی بدن
پر پڑجاتی اور حضرت شیخ سعدے رحمۃ اللہ علیہ بوستان مین لکہتی ہین کہ ایکدفعہ ایک گلے مین ناد انستہ حضرت عمر رضی
اللہ عنہ کا پانو ایک کنگال کی پانو پر آگیا اوسنی خفا ہوکر کہا کہ تو اندہا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی فرمایا کہ مین
اندہا تو نہین مگر بہول گیا ہون تو مجکو معاف کردی اور اوسی کتاب مین لکہا ہے کہ ایک شخص نی حضرت علی
رضی اللہ عنہ سی ایک مسئلہ پوچہا آپ نی اوسکا جواب فرمایا اوس مجلس مین سے ایک شخص نی کہا کہ یہہ مسئلہ یون نہین
ہی جسطرح آپ فرماتے ہو آپ نی فرمایا جو تجہی اچہا معلوم ہی کہہ اوس شخص نی خوب مسئلہ بیان کیا حضرت
علی رضی اللہ عنہ نی فرمایا کہ مین بہول گیا تہا یہہ سچ کہتا ہی اور صواعق محرقہ مین لکہا ہے کہ حضرت معاویہ رضی
اللہ عنہ نی حضرت ضرار ابن حمزہ سی کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا وصف مجہسی بیان کرو حضرت ضرار نی اول
اسبات سی عذر کیا جب حضرت معاویہ نی قسم دی تو یون بیان کرنی لگی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بڑی بزرگ
اور متقی تہی بڑی قوت والے تہی قول اونکا افضل تہا حاکم اور عادل تہی علم اونکی اطراف سی روان تہا بات
اونکی حکمت کی تہے دنیا اور اوسکی زینتون سی بیزار تہی اونکی آنکہونسی بہت آنسو جاری رہتی تہی تدبر اور
تفکر کیا کرتی تہے روکہی سوکہی روٹی اور موٹی کپڑی پر قناعت کرتی تہی اپنی آپ کو ایک ادنا آدمی سمجہتی
تہی جو کچہہ ہم پوچہتی اوسکا جواب دیتی اگر ہم اونکو بلاتی تو اجابت کرتی اہل دین کی تعظیم کرتی مسکینونسی
قرب رکہتی قوی باطل کے تابع نہوتی کوئی ناتوان اونکی عدل سی نا امید نہ ہوتا اور مینی اونکو اندہیری
رات مین تنہا دیکہا ہی کہ اپنا ہاتہہ داڑہی مین ملتی تہی اور غم سی روتے تہی اور فرماتی تہے کہ ای دنیا مین تجہہ
نہ بہولونگا تیرا فریب نہ کہا ٔونگا یہہ فریب اوروں کو دی تو مجہسی شوق رکہتی ہی مین تجہسی بیزار ہون کہان ہو سکتا ہی
کہان ہو سکتا ہی کہ مین تجہسی محبت رکہون میرے محبت ہولی تجہسی بعید ہی مینی تجکو تین طلاق باین دی ہی
کہ پہر رجوع نکرونگا عمر تیری چہوٹی ہی اور خوف تیرا بہت ہاے ہاے توشہ کم اور سفر دراز اور راہ کا خوف ہے
یہہ باتین سنکر حضرت معاویہ رو پڑی اور کہنی لگی خدا تعالے ابو الحسن علیہ السلام پر رحمت کری کہ واللہ وہ ایسی ہی
تہی اور جو تمنی کہا سچ ہی اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نی فرمایا کہ مجہی شرم
آتی ہی اس ہی کہ اپنی پروردگار سی ملون ایسی حال مین کہ اپنی پروردگار کی گہر کی طرف پاپیادہ نگیا ہون
اسواسطی حضرت ممدوح نی بیس حج پاپیادہ ہوکر کئی حالانکہ سواریان آپ کی ساتہہ چلتی تہین اور اوسی
کتاب مین ابو نعیم سی روایت کی ہی کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نی دو بار اپنا سارا ہی مال اللہ کی نام
پر دیدیا اور تین مرتبہ اپنا ادہا مال اللہ کی نام پر بانٹ دیا مثلا اگر دو جوتیان یا دو موزہ ہوتی تو

ایک اللہ کی نام پر دی دیتی اور اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ ایک بوڑہیا نی حضرت امام حسن اور امام حسین
اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالے عنہم کی ضیافت کی حضرت امام حسن رضے اللہ عنہ نی ہزار دینار سونیکے
اور ہزار بکری اوس بوڑہیا کو بخشی اور اتنا ہی انعام حضرت امام حسین رضے اللہ عنہ نی اسکو دیا اور حضرت
عبد اللہ رضے اللہ عنہ نی دو ہزار دینار اور دو ہزار بکریان اوسکو بخشین اور تواریخ کی کتابون سے ظاہر ہے
کہ یزید پلید جب خلیفہ ناحق بن گیا اوسنی چاہا کہ حضرت امام حسین رضے اللہ عنہ مجسے بیعت کرین اور میری
متابعت اختیار کرین فرزند رسول علیہ السلام نی جانا کہ اس فاسق نالائق سی بیعت کرنی برخلاف طریقہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس اوسکی بیعت سے انکار کیا اور اسی سبب سی آپنے جان عزیز اللہ کی راہ مین قربان
کی اور شدت پیاس کی اور طرح طرح کی سختیان اوٹہا کر معہ اکثر صاحبزادونکی شہید ہوئی پر اوس نابکار کی
متابعت اختیار نکی سبحان اللہ حوصلہ ہو تو ایسا ہو اور حضرت ابن حجر مکی شفعوی رح اپنی کتاب قلایدالعقیان
فی مناقب الامام ابحنیفہ النعمان مین لکہتی ہین کہ حضرت مسعر نی کہا کہ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جب کبہی اپنی
بال بچون کی لئی کچہہ کہانا یا کپڑا خریدتی تو پہلی اوس سی اوسیقدر علما کو بہی دیتی اور اوسی کتاب مین
لکہا ہے کہ حسن ابن زیاد نی کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ حضرت امام ابو حنیفہ نی کبہی امیرون اور بادشاہونکا ہدیہ
قبول نہین کیا اور ایک دفعہ حضرت امام نی کچہہ کپڑا واسطی بیچنی کی اپنی تجارت کے شریک پاس بہیجا اوسمین ایک
تہان عیب دار تہا آپنی کہلا بہیجا کہ خریدار سی اس تہان کا عیب ظاہر کر کی بیچیو تقدیر الہی سی وہ شخص اوس
تہانکا عیب بیان کرنا بہول گیا اور سب اسباب بیچ دیا جب حضرت امام کو اس حال کی خبر ہوئی اوسکی قیمت کو
اپنی خرچ مین لانا گوارا نہ رکہا قیمت اور نفع اوسکا سب کہ بقدر تیس ہزار درہم کی تہا محتاجونکو دیدیا اور اسی کتاب
مین لکہا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ نی چالیس برس تک عشاء کی وضو سی فجر کی نماز پڑہی اور اکثر راتو مین ایسا
اتفاق ہوتا کہ ایک رکعت نماز مین سارا قران شریف ختم کرتی اور اوسمین اسقدر رقت ہوتی کہ اونکی رونیکی آواز
ہمسایہ سنکر اونکی حال پر ترس کہاتی اور یہہ بہی روایت ہے کہ جسجگہہ مین امام مرحوم کی وفات ہوئی آپنی اوس
جگہہ مین سات ہزار قران ختم کئی تہے اور مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب نفحات الانس مین لکہتی ہین کہ
حضرت قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانے رضی اللہ عنہ کی والدہ شریفہ فاطمہ بنتی ابو عبد اللہ کی فرماتی ہین کہ جب سے
میرا بیٹا عبد القادر پیدا ہوا ہی اوسنی رمضان شریف کی دنونمین کبہی دودہ نہین پیا کہتی ہین کہ ایکدفعہ
رمضانکا چاند بادل کی سبب سے دکہائی نہین دیا تہا لوگون نی حضرت محبوب سبحانی کی ماسی رمضان کی چاند
کا حال پوچہا اونہون نی فرمایا کہ آج عبد القادر نی دودہ نہین پیا پہر آخر کو معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تہا
اور اسی کتاب مین لکہا ہی کہ حضرت شیخ عبد القادر رح نی فرمایا کہ لڑکپن مین عرفہ کی دن مین گائی چرانی جنگل مین گیا اور

لگا ہی اُنی میریطرف مُنہہ کرکی کہا ای عبدالقادر خداتعالی نی تجہی اُس کام کیواسطی نہین بنایا اور اسکام کا
حکم نہین دیا مین یہہ سُنکر ڈرا اور پلٹ کر اپنی گہر کی کوٹہی پر چڑہ گیا دیکہتا ہون کہ حاجی عرفات مین مجکو نظر
آتی ہین مینی اپنی والدہ سے عرض کیا کہ مجہی اللہ کے عبادت کی لئی چہوڑ اور اجازت دی کہ بغداد مین جاکر علم پڑہون
اور نیکونکی زیارت کرون ماں نی اسکا سبب پوچہا مینی احوال ظاہر کیا انہون نی رونی اور چالیس دینار میری
خرچ کی لئی میری جامہ مین سے دئی اور مجکو رخصت کیا اور مجہسی عہد لیا کہ جہوٹ کبہی مت بولیو مین قافلہ سی ملکر
بغداد کو چلا راہ مین ساٹہہ سواروں کا ڈاکا قافلہ پر پڑا ایک سوار نی مجہسی پوچہا ای فقیر تجہہ پاس کیا ہی مینی کہا
چالیس دینار بولا کہان ہین مینی کہا میری جامہ مین بغل کی نیچی سئی ہوئی ہین وہ سمجہا کہ مجہسی مسخری کرتا ہی
چلا گیا دوسری نی اسیطور پوچہا مینی سچ سچ کہہ دیا اور ان دونون سوارون نی میرا حال اپنی امیر سی ظاہر کیا
امیر نی مجکو بلاکر اوسیطرح پوچہا مینی وہی جواب دیا پہر میرا جامہ پہاڑ کر دیکہا جو مینی کہا تہا وہی پایا مجہسی اس
سچ بولنی کا سبب پوچہا مینی کہا میری ماں نی مجہسی سچ بولنی کا عہد لیا ہی مین اپنی عہد مین خیانت نہین
کرتا یہہ سُنکر قزاقون کا سردار رونی لگا اور کہا کہ مین کئی برس سے اپنی پروردگار کی عہد مین خیانت کرتا ہون
اور اوس سردار نی میری ہاتہہ پر رہزنی اور قزاقی سی توبہ کی اور اُسکی سب ساتہہ والون نی بہی میری ہاتہہ پر
توبہ کی اور کیمیای سعادت مین لکہا ہے کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ایسی زاہد تہی کہ گلیون مین سی کہجور کے
گٹہلیان اوٹہاکر اپنی غذا کرتی اور چہوٹی چہوٹی دہجیان گری پڑی اوٹہاکر پاک کرکر اپنی کپڑی بنالیتی
اور کتاب محبوب الابرار مین لکہا ہے کہ حضرت بابا فرید شکرگنج قدس اللہ سرہ العزیز چالیس رات تک ایک کوئین
مین اولٹی ہوکر لٹکی عشا کی نماز پڑہ کر لٹکتی فجر کی نماز سے پہلی باہر آجاتی اور مینی کسی سے سُنا ہی کہ سبب
اسکا یہہ تہا کہ ایک رات آپ تہجد کیوقت سے سو رہگئی اور اوس روز کی نماز وتر قضا ہو گئی اپنی نفس کو سُستی
کی یہہ سزا دی اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ حضرت بابا فرید کریہی کی درختونکی نیچی عبادت کیا کرتی اور غذا
آپکی کریہہ کا پہل تہا جسکو ڈیلا کہتی ہین اور یہہ بہی پیٹ بہر کر نہ کہاتی تہے اور اوسی کتاب مین لکہا ہے
کہ حضرت ابو علی قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ جب جذبہ کی حالت مین آگئی تو اوس بیہوشی مین آپکی موچہین
اندازہ شرعی سی زیادہ ہو گئین تہین حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نی ایک دن آپکی ڈاڑہی
پکڑ کر موچہین کتر ڈالین حضرت ابو علی صاحب اپنی ڈاڑہی کو چوما کرتی اور فرماتی کہ یہہ میری ڈاڑہی شرع
شریف کی راہ مین پکڑی گئی ہے اور سنا گیا ہی کہ ایک شخص جی پور کی راجا کا لی پالک بیاگ کر دلی آیا اور
مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین پہنچا اور کہنی لگا کہ ہمیشہ آسمان اور زمین کی بیچ مین
ایک حجلہ سا مجکو نظر آتا ہی مولانا نی فرمایا کہ اسکی تعبیر یہہ ہی کہ یہہ تخت بہشت کا ہی تو مسلمان ہوتو

تہہ جنکو نصیب ہووے وہ شخص اوسوقت مشرف باسلام ہوا اور سنا ہے کہ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید
دہلوی کہ جناب حضرت سید احمد صاحب کی رفاقت مین کافرون سی جہاد کرتی تہی باوجودیکہ مولانا ممدوح
وزیر اعظم سید صاحب کی تہے بعضی وقت اپنی گہوڑی کی لئی آپ جنگل سی گہانس لایا کرتی تہے اور کبہی
لشکر کی اونٹونکی شلیتی اپنی ہاتہہ سی بند ہوا آلی اور کبہی لشکر کی ہنڈیونمین اپنی ہاتہہ سی لکڑیان چیر کر
ڈالتی مولانا ممدوح بہت ہی بی تکلف رہتی اور ایسا ہی حال جناب سید احمد صاحب کا تہا اور ایک روز مولانا
قطب الدین صاحب سلمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ ایکدفعہ جناب مولانا عبدالحی صاحب مرحوم کشتی مین سوار تہے اور اونکی بیوی
اوسی کشتی کی بیچ گاڑیمین بیٹہی ہوئی تہین جب نماز کا وقت آیا مولانا ممدوح نی نماز پڑہی بیوی سی کہا کہ تم بہی
نماز پڑہو بیوی صاحبہ نی کہا مینی ہے گاڑیمین جسطرح بجسی ہوسکے نماز پڑہ لی ہی مولوی صاحب نے فرمایا یون نہین
ہی بلکہ گاڑیسی اوتر کر کہڑی ہوکر پڑہو تب بیوی صاحبہ نی اپنا منہہ ڈہانپ کر گاڑیسی اوتر کر کشتی مین کہڑی
ہوکر نماز پڑہی مولوی صاحب نی لوگون کی تعلیم کی لئی باواز بلند فرمایا کہ لوگو دیکہو عبدالحی کی بیوی نماز
پڑہ رہی ہی یعنی تمہاری بیویون کو بہی ایسا ہی چاہیی کہ سفر مین اسطرح پر نماز ادا کیا کرین نہ یہہ کہ بموقع شرم
اور غیرت کر کر اللہ کی فرض مین قصور کرین **اور ہندوونکی دینکی پیشوا بہی بہت ہوئی ہین** مگر
پر اونکی افعال اور اخلاق عجب طرح کی ہین کہ جنسی عقل حیران ہی بڑا پیشوا انکی دین کا برہما ہی کہ اوسکو
رسول خدا بلکہ خدا جانتی ہین اور بقول انکی چارون بید برہما کی چار منہہ سی نکلی ہین اور یہہ کو کلام الہی
جانتی ہین باقی تمام شاسترونکو انہین بیدونسی نکلی جانتی ہین چنانچہ برہما انکی سب پیشواؤن کا پیشوا
ہی مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہے کہ برہما سارے دیوتاؤن کا اوستاد ہی اور مہادیو بہی اوسی سے
پیدا ہوا اور دوسری جگہہ (تیسویں باب میں) لکہا ہے کہ مہادیو برہما کی دونوا بروسی پیدا ہوا چنانچہ اوسکی نسبت انکی گیتے
تواریخونمین لکہا ہی کہ پہلی برہمانے سارستی اپنی بیٹی بنائی اور کام دیو یعنی شہوت جماع کو بہی بنایا کام
دیونے برہما سی یہہ بر یعنی بخشش چاہی کہ وہ جسکی دلمین جاگہسی اوسکی عقل مار جاوی برہمانی اوسکو بہی
بر دیا کام دیو برہما ہی کی دلمین جا گہسا برہما کی عقل رخصت اور شہوت غالب ہوئی اپنی بیٹی سی جماع
کا قصد کیا سارستی بسبب شرم اور حیا کی ایکطرف کو پہر گئی اوسطرف برہما کی صورت مین ایک اور منہہ ظاہر
ہوگیا سارستی (دختر برہما) کو اوس منہہ سی گہورنی لگا سارستی پیچہی کو ہوگئی اوسطرف بہی ایک اور منہہ برہما کی
ظاہر ہوگیا اور نظر بد کرنی لگا سارستی دوسریطرف کو ہوگئی یہی حال اوسطرف ہوا چنانچہ برہما کی چار منہہ
اوسی وقت سی ہین اسیواسطی برہما کو چترمکہہ کہتی ہین القصہ جب سارستی نی دیکہا کہ برہما پیچہا نہین چہوڑتا
وہانسی بہاگ چلی برہما اوسکی پیچہی دوڑا سارستی زمین مین غایب ہوکر بہاگنی لگی جب باہر نکل کر دوڑتے

برہما بہی چہپی اوسکی بہاگ گیا غرض اسیطرح سارستی کبہی ظاہر کبہی غائب ہوکر اوسکی ہاتہہ سی بہاگی پر اوس
جوانمردنی پیچہا نچہوڑا **مصرعہ** آفرین باد برین ہمت مردانہ او جب دیوتاؤنمین اسبات کی چرچی ہوئے
مہادیونی اس گناہ کی بدلی برہماکا ایک سر اوپر کا کاٹ دیا اور بعضی کہتی ہین کہ اس گناہ کی شامت سے
برہما کی پوجا موقوف ہوئی اور دیوتا پوجی جاتی ہین نہ برہما اور بعضی کہتی ہین کہ ایکدفعہ برہمانی پاربتی مہادیو
کی جورو سی اشنائی لگائی تہی اسواسطی مہادیونی اوسکا سر کاٹ دیا اور کہتی ہین کہ اوس سارستی ہی نی ندی
کیصورت پر ظہور کیا ہی کرکشیتر کی زمین مین تہانیسر کی نیچی کہین ظاہر اور کہین زمین مین غائب چلتی ہی
سواب تک اوس بات کا یہہ نشان موجود ہی اور متسیہ پوران مین لکہا ہے کہ برہمانی اپنی بیٹی کو اپنی
جورو بنا کر دیوتاؤنکی سو برس تک کہا پہر اوسکو اپنی بیٹی سویم بہو سی بیاہ دیا اور بامن پران مین لکہا ہے
کہ برہمانی مہادیو کی ذکر کی درازی کا انتہا نہ پایا اور جہوٹون کہدیا کہ مینی مہادیو کی لنگ کی مقدار دریافت
کرلی ہی اس جہوٹ کی شامت سے اوسکی پوجا جہانسی موقوف ہوئی اور انکی بعضی تواریخ سی برہماکا شراب
پیتا بہی معلوم ہوتا ہے اور عقلمند ایسا تہا کہ ایکبار شب کی آلت کو ناپنی لگا چنانچہ پہلی فصل مین مذکور ہوا اور
جب اوسکا انتہا نپایا تو برہمانی جان لیا کہ یہی میرا مالک اور خالق ہی اور اسی کی عبادت شروع کی واہ واہ
خالق اور مالک کی پہچان ایسی ہی چاہئی اور دین کا پیشوا ایسا ہی عقلمند اور فہیم چاہئی جیسا کہ برہما ہے
جسکو زیادہ احوال برہماکا دریافت کرنا ہو مہابہارت اور لنگ پران اور بامن پران وغیرہ تواریخون مین
دیکہی غرض ہندوؤن کی دین سی بخوبی ثابت ہی کہ برہما فسق اور فجور سی پاک نہ تہا اور یہانتک نوبت پہنچی
کہ اپنی بیٹی سی جماع کیا پہر ایسی نفسانی اور فاسق اور بیحیا کی تابعت کرنی سی کیا حاصل ہے فاسق
اور جہوٹا اس لائق نہین ہوتا کہ اللہ تعالے کا رسول ہو اور جہوٹی اور فاسق کی زبان پر اعتماد کرنا جاہلونکا
کام ہی بلکہ جاہل بہی نہین کرتی اسمقام مین بعضی ہندو جواب دیا کرتی ہین کہ برہما سامرتہی تہا یعنے مقدور
والا تہا اور سامرتہی کو گناہ ضرر نہین کرتا سو اسکا جواب یہہ ہے کہ جو شخص شہوت کا مغلوب ہوکر بیعقل ہوجاوے
وہ سامرتہی کہان رہا اور اگر برہماکو گناہنی ضرر نہ کیا تہا تو مہادیونی اوسکا سر کیون کاٹ ڈالا اور گناہ کی
شامت سے اوسکی پوجا جہانسی کیون اوٹہہ گئی اور بالفرض اگر سامرتہی کو گناہ ضرر نکری جب بہی ضرور ہے
کہ اللہ کا رسول گناہ سی پاک ہو کیونکہ فاسق کی نصیحت لوگونکو فایدہ نہین کرتی یعنی جو شخص آپ برے کام
کری اور دوسرونکو اوس سے منع کری لوگ اوس سی مسخری کرینگی اور کہینگی کہ اگر یہہ کام بری ہین تو
آپ کیون کرتا ہی اور اوسکی یہہ مثال ہی جیسی کوئی شخص حلوا کہا رہا ہے اور لوگونسی کہتا ہی کہ اسمین
زہر ملی ہوئی ہی تم مت کہاؤ لوگ اوسکی کہنی کا یقین نکرینگی اور کہینگی کہ اگر زہر ملی ہوئی ہوتی

تو آپ کیون کہاتا اور بعضی ہندو یہہ جواب دیا کرتی ہین کہ برہما سی یہہ حرکت اسواسطی ہوئی تاکہ
لوگون پر ظاہر ہو کہ پرمیشر کی بہاوی یعنی خدا کی خواہش ایسی غالب ہے کہ برہما سی بہی نہ ٹلی یعنی خدا کے
ارادے مین یون ہے تہا کہ برہما سی یہہ حرکت ہو اوسکا جواب یہہ ہے کہ ارادہ الہی کا ظاہر ہونا کچھہ اسی
بات پر موقوف نہتا کہ اللہ کا پیغامبر ایسی گناہ سی بدنام ہو جسمین تمام ہدایت کا کارخانہ بگڑی بلکہ جو
اور کسیطرح کا حادثہ اور مصیبت برہما پر پڑجاتا ارادہ الہی کا غالب ہونا اوس سی بہی خوب ظاہر ہوجاتا اور اللہ کے
ارادہ کا غالب ہونا تو عقلمندونکی نزدیک ہرطرح ثابت ہے اور یہہ بات عقل سلیم کی نزدیک ہرگز جایز نہین کہ
اللہ کا رسول فاسق اور نفسانی ہو اور ایک پنڈت نی ایکروز اسبات کا یہہ جواب دیا کہ ظاہر مین لوگونکی نظر
مین معلوم ہوتا ہی کہ برہما نی یہہ حرکت کری ورنہ حقیقت مین یہہ کام برہما سی سرزد نہین ہوا اسو
اسکا جواب یہہ ہی کہ ہر فاسق اور زناکار کہہ سکتا ہی کہ مینی یہہ گناہ نہین کیا تمہاری نظر مین غلطی پڑی ہے
اور بالفرض اگر حقیقت مین برہما نی یہہ گناہ نہ کیا تو مہادیو نی اوسکا سر کیون کاٹا اور اگر یہہ کہو کہ مہادیو
نی بہی سر نہین کاٹا یہہ بہی نظرونکی غلطی ہے تو اس سی معلوم ہوا کہ یہہ تمہارے پوتہیونکی غلطی ہے
جسمین سراسر غلط اور جہوٹ بہرا ہوا ہے تو اس سے تمہارا دین ہی غلط ٹہرا اور جو دین غلط ہو اوس سے نجات
کی امید رکہنی محض غلط ہی **حکایت** جن دنون مین اپنا اسلام مخفی رکہتا تہا ایک روز مینی دیوان جشید
برہمن سے پوچہا کہ مصر جیو بہلا اگر کوئی شخص راجا سی ملاقات حاصل کیا چاہی تو اپنا کسی امیر وزیر معتبر کی وسیلے
سی ملی یا فلانی فلانی بدکارونکی وسیلہ سی ملی کہنی لگا کہ بہلا مہاراج ایسی لچون کو راجا کی دربار مین کون
پوچہتا ہی مینی کہا کہ جب ان راجونکی دربار مین لچونکی وسیلی سی نہین پہنچ سکتی ہین تو اوس شاہنشاہ یعنی اللہ
کی دربار مین تو لچون کی وسیلہ سی ہرگز رسائی نہوگی بولا کہ ہان سچ ہی پہر مینی کہا کہ تم ایسی شخص کی بہی
کیون لگی کہ بقول تمہاری ایسا لچا ہی کہ اپنی بیٹی سی قصد جماع کیا یعنی وہ برہما ہے پس اوسنی اسبات کا
یہی جواب دیا کہ مہاراج ہم تمکو ایک بات کہتی ہین اوسکا برا نہ مانو کہ جو کچھہ تمہارے من مین ہی دل ہی مین رکہو اسطرح ظاہر
مت کہا کرو انتہی اور برہما سی اوترکر اور لوگ انکی دین کی راہ بتلانے والی ہین چنانچہ اونکا حال بہی ایسا ہی ہے
کہ کسینی اپنی بیٹی سے زنا کیا کسینی بیگانی عورتونسی برا کام کیا کسی نے دغابازی اور فریب کیا اور کسی نے
کچہہ اور کسینی کچہہ اور کوئی ان سب بری صفتون سی موصوف ہوا چنانچہ بہاگوت وغیرہ انکی پوتہیون مین کشن کا
یہہ حال لکہا ہے کہ رات دن برج کی عورتون کی ساتہہ مشغول رہتا تہا مسخری کرتا بنسری بجاکر اونکو سناتا
ایکدفعہ کئی عورتین نہاتی تہین اونکی کپڑی اوٹہا کر کدم کی درخت پر چڑہ گیا تہا اونکا بدن ننگا دیکہی اور رادہا
رادہا نام بیگانی عورت سی کہ جسکا خاوند جیتا تہا آشنائی لگاکر اوسکو اپنی بیوی بنایا غرض اوسکی فسق اور فجور

کی باتین ہندو لوگ اپنی تصنیفات دوہرہ سورٹہہ خیال ٹپا چہند چہپا دہرپت کبت مین گاتی بجاتی ہین
بلکہ بعضی وقت کشن اور اوسکی بیویون کی سانگ بناکر اونکو اپنی سامنی نچاتے ہین اسکا نام راس لیلا ہی
اور کہتی ہین کہ پراشر رکہہ سفر کو چلا بیوی سی عہد کر گیا کہ جب تجہی حیض آکر فراغت ہو تجہی اپنا نطفہ تیری پاس
بہیجونگا پہر اوسنی اپنی منی نکال کر ایک درخت کی پتی مین لپیٹ کر ایک شکری کی ہاتہہ اپنی بیوی کی
پاس بہیجی راہ مین ایک دوسرا پرند اوس شکری سی ایکا اور شکرا لڑنی لگا اس کشاکش مین وہ نطفہ پراشر کا دریا
مین گر پڑا اوسکو ایک مچہلی نگل کر حاملہ ہوگئی اوس سی ایک لڑکی پیدا ہوئی جسکا نام مچہودری ہی وہ لڑکی
ایک ملاح نی اپنی بیٹی کر کی رکہی اتفاقا اسی دریا پر ایک دفعہ پراشر رکہہ آیا مچہودری اوسکو دریا سی پار کرنی
لگی پراشر اوسپر عاشق ہوا بری کام کا قصد کیا مچہودری نی کہا میری بدن سی مچہلی کی بدبو آتی ہی پراشر
کی دعا سی وہ بدبو خوشبو بن گئی مچہودری نی کہا میری باپ اور ماں دیکہتی ہین اور سورج دیکہتا ہی جونکہ
جناب پراشر صاحب کو شہوت غالب ہوئی تہی دعا کی کہ اندہیرا ہوگیا کہ کسیکو کچہہ نہ سوجہی اوسوقت شوق سی
مچہودری کے ساتہہ کہ حقیقت مین انہین کی صاحبزادی تہی جماع کیا اور مہابہارت مین یون لکہا ہی
کہ یہہ لڑکی راجا اپرچر کی نطفی سے پیدا ہوئی تہی جس سی پراشر نی زنا کیا چنانچہ یہہ قصہ دوسری فصل مین
مذکور ہی الغرض اوس زنا سی ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام بیاس ہے چنانچہ بہت سے کتابین تواریخ وغیرہ
کی خصوصا بیدانت شاستر کہ جسکو سارے شاستروں سی افضل جانتی ہین اوسکی تصنیف ہین اور بید ون کو کہتی
ہین کہ اوسنی چار حصہ کیا ہی اسواسطی اوسکو بید بیاس کہتی ہین سو بیاس ہے انکا بڑا پیشوا ہی سوا اوسنی
راجا پانڈ کی جوروں سی زنا کیا چنانچہ دوسری فصل مین بیان ہوچکا ہی اور روایت ہی کہ بسوامتر نے
ہزار ہا برس عبادت کری ایک روز ایسی پر عاشق ہوکر اوس سی خراب ہوکر اپنی ساری عبادت برباد
اور گناہ کی شامت سی مجذوم ہوا آخر ش کتا بنکر اسکے پیچہی پیچہی ہوکر سرگ مین گیا غرض ہندوؤں
دین کی رہنماؤں کا احوال انکی شاستروں سی ایسا ہی نکلتا ہی جسکو زیادہ دیکہنا ہو مہابہارت اور بدم پوران
وغیرہ کی سیر کرے اسمقام مین زیادہ بیان ایسی فحش کے باتوں کا کیا کرون اب ہندوؤنکو مناسب بلکہ
فرض ہے کہ ان لوگونکی پیروی کو چہوڑین کہ ایسی لوگ لائق پیغمبری اور رہنمائی کی نہین ہوتے
جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت کی پیغمبر ہین اونکی اور اونکی نائبون کی اخلاق اور افعال کی
طرف غور کرین اور اپنی بزرگون کی اخلاق اور افعال کو مطالعہ کرین اور انصاف فرماوین کہ کسکی متابعت
سی اللہ کی ملنی کی امید ہوتی ہی اور ہم یہہ بات ہندوؤن کی خیرخواہی کی لئی کہتی ہین حق تعالی انکو ہدایت
کرے

فصل پانچوین قیامت کے بیان مین

ہم یقین رکھتی ہین اسپر کہ ایکدن اللہ

جہان کا تمام کارخانہ بگڑ جاویگا جو کچھہ نظر آتا ہی سب فنا ہوگا کچھہ نرہیگا پہر حق تعالی ہر کسکو زندہ کریگا اور ہر کسکی
اچھی برے کاموں کا حساب لیکر آپ انصاف اور عدل کریگا ظالموں سی مظلوموں کا حق دلایا جاویگا بعد
ہونی انصاف کے اچھی لوگ جنہوں نی پیغمبروں کا حکم قبول کیا ہی اور گناہوں سی بچتی رہے یا گناہ سے
توبہ کری ہی اور ایمان کی ساتہہ مری ہین بہشت مین داخل ہونگی پہر کبہی نہ نکالی جاینگی اور نہ مرینگی اور برے
لوگ جنہوں نی پیغمبروں کا حکم قبول نہین کیا ہمیشہ دوزخ مین رہینگی کبہی نہ نکالی جاینگی نہ مرینگی نہ عذاب کم ہوگا
اور جنہوں نی پیغمبروں کا حکم قبول کیا لیکن نفس کے شامت سے گناہ کری بدون توبہ مرگئی کچھہ مدت موافق گناہ کی
دوزخ مین سزا پاکر پہر بہشت مین داخل ہونگی بعضوں کو اللہ سزا ندیگا بخشدیگا لیکن جو کسی نے بندونکی حقوق تلف
کئی ہین جیسی چوری قزاقی مارپیٹ گالی غیبت بیغرتی رشوت خوری وغیرہ ایسی گناہ بدون راضی ہونی صاحب حق
کی بخشی نجاوینگی اور اوسدن بموجب حکم اللہ کی اچھی لوگ گنہگار مسلمانونکی سفارش کرینگی حق تعالے قبول کریگا
اور سوائے کفر کی جس گناہ کو اللہ چاہیگا بخشدیگا اور بہشت مین بہت آرام کی چیزین ہین اچھی اچھی نعمتین کہانے
پینی کی عمدہ لباس ستہری مکان یار و آشنا خویش و قرابتی میان بیوی جو کہ اہل ایمان ہین سب کے آپسمین
ملاقات اور ہمیشہ کی زندگی اوسی آرام مین اور دوزخ مین سراسر تکلیف اور عذاب ہی آگ سانپ بچہو گرم پانی
جیسی پگہلا ہوا تانبا کانٹی بدبو طوق زنجیر مارپیٹ فرشتونکی جہڑکی وغیرہ اللہ پناہ دی اور مفصل احوال قیامت
اور بہشت اور دوزخ اور عذاب و ثواب قبر کا بڑی کتابونمین مندرج ہی انتہی **اور ہندونکی دین مین**
یون ہی کہ جسوقت کوئی گنہگار مرتا ہی تو جم راج جسکو ہندو دہرم راے ہی کہا کرتی ہین اوسکی سپاہی
گنہگار کی روح کو جم راج کی پاس لیجاتی ہین جم راج اوسکی عملونکا حساب لیتا ہے پہر وہ جس سزا کی لائق ہوتا ہے
اوسکو دلیتا ہے جسم اور ملتا ہی اوس جسم مین اپنی اعمال کی سزا پاکر اوس جسم سی نکل کر پہر کسی اور جسم مین
داخل ہوتا ہی اسیطرح ہزارہا جنم لیتا ہے اور حسب اعمال کے ہر طرحکے حیوان کی جنم لیتا ہی یہان تک کہ کبہی
اور مچہر اور سور اور کوتا وغیرہ حیوانات بلکہ کبہی درخت بہی ہوجاتا ہی اور بعضی ہندو کہتی ہین کہ پتہر بہی ہوجاتا ہے
اور بہت سی جنم لیکر اور اپنی عملونکی سزا پاکر جب گناہ ہونسی صاف ہوتا ہی تب اوسکی موکہش یعنی نجات ہونے
ہی اور موکہش یہہ ہی کہ نیست و نابود ہوکر خدا کی ذات مین مل جاتا ہی اور کبہی گناہوں کی شامت سی نرک
یعنی دوزخ مین جاکر وہان سی نکل کر کبہی پہر جنم لیتا ہی اور گرم پاک (نام کتاب ہندوان) مین لکہا ہے کہ جو کوئی ملیچھہ
عمر مین اچھی کام کری تو وہ بعد مرنیکی شودر ہوتا ہی اور جو کوئی شودر اپنی طریق پر ثابت رہا ہو اور
اچھی کرم کری تو مر کر بیش ہوتا ہی اور جو بیش اچھی عمل کری اور اپنی طریق پر قایم رہی تو وہ بعد مرنیکے
کہتری ہوتا ہی اور کہتری اچھی عمل کری تو بعد مرنیکی برہمن کا جنم لیتا ہی اور برہمن اچھی عمل کری تو اوسکے

موکش یعنی نجات ہوتی ہی اور یہہ بہی کہتی ہین کہ جب کوئی اچہا آدمی مرتا ہی تو وہ جس دیوتا کی عبادت
کرتا تہا بعد مرنیکی اوسی دیوتا کی مقام مین جاتا ہی اور کہتی ہین کہ جب کوئی شخص نرک مین داخل ہوتا ہے
تو بعد مدت مقررہ کی وہانسی نکلکر پہر جنم لیتا ہی اور بقول انکی جو کوئی بہشت مین گناہ کری اوسکو بہی سزا ملتی
ہی چنانچہ مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہی کہ راجا ججات نی بہشت مین کہاکہ مین اپنی برابر کسیکو نہین جانتا
اندر نی اس گناہ کی بدلی اوسکو بہشت سی دنیا مین پہینک دیا پہر اوس گناہ سی پاک ہوکی بہشت مین گیا اور اوسی
مین لکہا ہے کہ ایک راجا مہابہک نامی بہشت مین داخل ہوا ایک روز گنگا برہما کے پاس گئی وہ راجا بہی وہان حاضر
تہا ہوا نی گنگا کا دامن اوٹہا دیا راجا کی نظر گنگا کی رانو پر پڑی عاشق ہوگیا اس گناہ کی شامت سے بہشت
سی نکالا گیا اور یہہ بہی انکا اعتقاد ہی کہ کبہی اولاد کی گناہ کی بدلی مین باپ دادا بہی دوزخ کی عذاب مین پہنستے
ہین چنانچہ مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہے کہ ایک بڑا زاہد برہمچاری جو اوسنی اپنا بیاہ نہین کیا تہا ایک
مقام پر پہنچا جہان اوسکی بزرگ کوئین مین لٹکی ہوئی تہے اوسنی اونسی پوچہا تم کون ہو بولی کہ ہم بڑے
عابد اور جگ کرنیوالی تہے ہم بعد مرنیکی دوزخ مین ڈالی گئی اس گناہ سی کہ ہمارا بیٹا بیاہ نہین کرتا
چنانچہ اوس برہمچاری نی باسک ناگ کی بہن سی بیاہ کیا اور جہان کی آخر ہونی مین ہندؤنکی شاستر کے
قول مختلف ہین **نیای** شاستر تو کہتا ہی کہ جہانکا ابتدا کچہہ نہین انتہا ہوگا اور فنا ہونا جہانکا دو وجہ
پر ہی ایک یہہ کہ برہما سے مکت ہوجاتی ہی سوای دہرم اور ادہرم اور بہاونا سنسکار کی سب کچہہ
فنا ہوجاتا ہی جتنی مدت جہان موجود رہا تہا اوتنی ہی مدت فنا رہتا ہی اور اسی مخلوقات مین سی کوئی
شخص برہما بن جاتا ہے اور ازسرنو سیطور بعینہ اوسی مخلوقات کو کہ فنا ہوگئی تہے بناتا ہی اور اسطرح پر جہان
کی فنا ہونی کا نام ہی کہنڈ پرلی ہی اور یہہ کہنڈ پرلی بہت بار ہوتی ہی اور دوسرا قسم یہہ کہ تمام مخلوقات
کو مکت حاصل ہوگی او تمام جہان اور برہما اور کرم اور دہرم اور ادہرم اور بہاونا سنسکار بہی
فنا ہوجاوینگی کچہہ باقی نرہیگا اور چارون عنصر زمین سی پہلی زمین پہر آگ پہر ہوا پہر پانی فنا ہوگا اسطور کے
فنا کا نام ہی مہا پرلی اور یہہ ایک ہے بار ہوگی اور **بیدانت** شاستر کہتا ہی کہ دنیا کا فنا ہونا
تین قسم پر ہی ایک یہہ کہ جب برہما کی عمر سی ایکدن گذرتا ہی اکثر مخلوقات فنا ہوجاتی ہین رات بہر فنا
رہتی ہین جب دوسرا دن ہوا پہر پیدا ہوگئی اور اس قسم کی فنا باربار ہوتی ہی اور اسکا نام ہی دینی پرلی
دوسرا قسم یہہ ہی کہ تمام مخلوقات اگیان یعنی بیعقلی مین آجاتی ہین سوای اگیان کی اور سب کچہہ فنا ہوجاتا ہے
اور اس قسم کی فنا ایک بار ہوگی اور اسکا نام ہی پراکرت تیسرا قسم یہہ ہی کہ اگیان بہی فنا ہوجاتا ہی
اور گیان یعنی عقل اور دانش روشن ہوتا ہی اور اس قسم کی فنا کا نام ہی آتنتک اور یہہ بہی ایک ہے بار

ہوگی اور عنصر یون فنا ہوتی ہین کہ زمین پانی مین فنا ہوجاتی ہی اور پانی آگ مین اور آگ ہوا مین اور ہوا خلا
مین اور خلا مایا مین الغرض فنا ہوجاتی ہی اور ساتکہہ شاستر یون کہتا ہی کہ جب جہان کی فنا ہونی کا وقت آتا ہی
تب پانچون تت یعنی عناصر پانچون تن ماتر مین غایب ہوجاتی ہین اکاس شبد مین پون سپرس مین اگنی
روپ مین جل رس مین پرتہی گندہ مین اور یہہ پانچون تن ماترا ہنکار مین غایب ہوجاتی ہین اور اہنکار
مہتت مین اور مہتت پرکرت مین مل جاتا ہی چونکہ شرح معنی ان الفاظ کی علوم حکمی سے تعلق رکہتی ہین
اور ہر کسیکو اونکا سمجہنا مشکل ہے اسواسطی مینی یہان زیادہ تحقیق ان لفظونکی نہین کی فقط نام ہی لکہہ
دیی ہین اور کچہہ بیان اسکا ساتوین فصل مین دیکہہ لو غرض یہہ ہی کہ حالانکہ بقول انکی سب شاستر ست
یعنی برحق ہین پہر ہی قیامت کے بیان مین ان شاسترون مین اتنا کچہہ اختلاف ہی کہ ایک کا قول دوسرے کو
رد کرتا ہی اور باوجود اسقدر مخالفت کی سب کو برحق جاننا بیوقوفی ہی کیونکہ مثلاً ایک شخص کہی کہ آج پیر کا دن ہے
دوسرا کہی آج جمعرات ہی تیسرا کہی جمعہ ہی تو ہرگز نہین ہوتا کہ یہہ تینون سچی ہون اور عقلمند یہی کہینگی کہ ان تینون
کو سچی جاننا عقل مین ہرگز نہین آتا پہر مین اب ہندون سی پوچہتا ہون کہ یہہ جو قیامت کی حال کی تینون شاستر
جدی جدی خبر دیتی ہین ہم کسکو سچا جانین اور کسکو جہوٹا کہین اور شاید ہندو انکو مقام مین یہہ شبہہ کری کہ
مسلمانون کے بہی بعضی مسئلونمین کچہہ اختلاف ہے تو اوسکا جواب یہہ ہے کہ ہمارے دین کی جو بعضی مسایل مین
اختلاف ہی تو فروع مین ہے نہ اون مسایل مین کہ جو دین کی اصل اصول ہین اور تمہارے دین کی اصل اصول مین اختلاف
ہی چنانچہ قیامت کا حال یہان کہل گیا اور خدا کی پہچاننی میں جو تمہارے شاسترونکا اختلاف ہی اسباب کے پہلی فصل مین بیان ہوچکا اور باقی حال
اختلاف کا اسباب کی ساتوین فصل مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالے اور دنیا کی پیدایش کے بیان مین تمہارے بید اور
شاسترونمین بہت ہی اختلاف ہی کہ کہانتک بیان کیا جاوے اپنی ہی پوتہیون سی دریافت کرو اور ہمارے دین کی
اصول پانچ ہین اللہ کو معبود برحق اور سب کا خالق اور مالک اور واجب الوجود اور اچہی صفتون والا اور بری صفتون
سی اور عیبون سی پاک اور وحدہ لاشریک اور قادر اور بی نیاز سمجہنا اور سب پیغمبرونکو برحق اور سچی جاننا جو کتابین
اللہ تعالے نی پیغمبرون پر بہیجین سبکو برحق جاننا قیامت کی دن حساب اعمال کا ہونا یقین کرنا فرشتون کو حق جاننا
سو ان پانچون اصول مین مشرق سی مغرب تک جتنی فرقی اسلام کی ہین کسیکو اختلاف نہین ہی اور فروع مین
اختلاف ہونا کچہہ سبب نقصان دین کا نہین ہے کیونکہ بندہ ضعیف ہے کہین کسی روایت مین کسی راوی کو سہو ہوگیا
یا کسی آیت اور حدیث کی معنی سمجہنی مین کسی مقام پر کسیکو خطا ہوگئی یا کسی اور وجہ سی فروع دین مین اختلاف
ہوگیا اسکا مضایقہ نہین اور بڑے اصول مین اختلاف ہونا دین کو جہوٹا ٹہیراتا ہی **دوسرے** ہماری
دین اسلام کی پانچ بنا ہین **اول** کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مضمون دل اور زبان سی ماننا +

تو بعضی وقت اوسمین رات کو کہنگہی کرنی سی آگ کی چنگی نکلتی ہین اور بعضی وقت رات کو کسی کمل کو جہاڑنی
لگین تو اوسمین سے آگ نکلا کرتی ہی اور اگر رات کے اندہیری مین گای بیل کے بدن کو ہاتہہ سی ملین تو اونسی بہی
سی بہی آگ کی چنگی نکلا کرتی ہین اب ہندو نکو چاہیئی کہ ایسی چیزون کی بہی پوجا کیا کرین اور جوالا مکہی
کی بہوجکی یعنی ہا اور ایک فریب یہی کرتی ہین کہ ایک پہر کی پچہلی وقت فجر سی پہر رات گذری تک دیوی
کو بہوگ لگاتی ہین اوسوقت کسی غیر کو اندر جانی نہین دیتی اور اس کام کی واسطی بارہ بہوجکی جنکو بڑی
معتبر جانتی ہین ہمیشہ مقرر رہتی ہین سوائے اونکی دوسرے بہوجکیونکو اوسوقت دخل نہین ہوتا ہی بارہ بہوجکیے
اپنی اپنی نوبت پر جاکی دروازہ بند کرکی ایک پوجاری کو ساتہہ لیکی بہوگ لگاتی ہین اس حجاب کے کرنی
سی ایک شبہہ پڑتا ہی کہ شاید اون آگ کی شعلونمین کچہہ مصالح بہر دیتی ہون کہ ایک ایک پہر تک کفی
رہی اور میلی کی دنونمین کہ بعضی دن رات کو دیر تک آدمی اندر رہتی ہین مصالح زیادہ بہر دیتی
ہون اور مینی کسی سی سنا ہی کہ یہہ شعلی مصالح کی سبب سے روشن رہتی ہین اور اتنا تو مینی آپ
دیکہا ہے کہ جب اونمین سی کوئی شعلہ بوجہہ جاتا ہی اوسکو چراغ سی پہر روشن کر دیتی ہین اور یہہ جو
کہتی ہین کہ اوس مکانمین پانی کی درمیان سی آگ کا شعلہ نکلتا ہے سو محض غلط ہی حقیقت اوسکی یہہ
ہی کہ اوس مکانمین ایک حوض ہے اوسکو ہمن گنڈ کہتی ہین اوسکی ایک کونی مین زمین کی برابر
پتہر سی پانی نکلتا ہی خدا جانی تہنی دہین سی نکلتا ہی یا دور سی آتا ہی اور پانی بہت تہوڑا آتا ہی اسقدر کہ
آٹہہ پہر مین ایک پیالہ بہرے اور اس سی ذرا اونچی پر ایک شعلہ کی نکلنی کی جگہہ ہی لیکن پانی کی قرب سے
وہ شعلہ بوجہا رہتا ہی جب کسیکو وہان ہوم کرنا منظور ہوتا ہی تو کپڑی سی اوس پانی کو خشک کر کر
چراغ سی اوس شعلہ کو روشن کرتی ہین پہر اوسپر گہی اور شہد اور تل اور جو اور بادام اور کہوپرہ دہڑون
اور سون ڈالتی ہین اسے کا نام ہوم ہی کہ یہہ نعمتین دیوتا کی نذر کرکی آگ مین جلا دیتے ہین القصہ ان
چیزون سی وہ شعلہ خوب بہڑکتا ہی اور وہ پانی جو کچہہ اوسوقت مین نکلتا ہی نیچی ہی دبا رہتا ہی بہلا
جہان اتنی آگ جلی تو دو تین ماشہ پانی کی وہان کیا تاثیر ہو ایام طفولیت مین ایک رات مین بہی
وہان ہوم کرنی گیا تہا یہہ حال بچشم خود دیکہا اسبات کو بیس برس ہوئی ازان بعد کئی دفعہ مین وہان
گیا کچہہ خیال نہین کیا خدا جانی اب بہی وہ پانی آتا ہی یا نہین غرض بہرحال آدمی کو چاہیئی کہ ایسی
اعجوبہ کو دیکہہ کر اپنا عبادت گاہ نہ بنا بیٹہی عبادت اوسیکی کری جسنی یہہ سب کچہہ بنایا اور ایک طریقہ
دیوی کی پوجا کا یہہ ہی کہ بلور کی تکڑی پر اسطور کی خط کہینچ کر بُت بناکر رکہتی ہین اور
بدستور مذکور پوجا کرتی ہین اور ایک طور یہہ ہی کہ کمہار کا یعنی کوارے لڑکی کی پوجا کرتی ہین

اور اوسکو کہانا کہلاتی ہین اور ایک طریق یہہ ہی کہ کسی عورت کی فرج کو بدستور رند کو پوجتی ہین اور بعضی
اپنی آلت اوسمین داخل کرکی جب کرتی ہین لیکن منی اندر نہین گرنی دیتی اور اوسکا نام بہگ پوجا ہے
اور اسطرح کی پوجا کرنیوالی بام مارگی کہلاتی ہین اور بام مہادیو کا نام ہی یہہ لوگ مہادیو کی اور دیوتے
کی عبادت کرتی ہین اور اپنی مذہب کو اور ہندوونسی بہت چہپاتی ہین اور گوشت اور شراب کا کہانا پینا انکی
نزدیک بڑا ثواب ہے اور انکا قول ہی کہ سہستر بہگ درسنان مکتی یعنی ہزار فرج کی دیکہنی سی نجات
ہوتی ہی اور ایک طور یہہ ہی کہ جوت یعنی گہی کا چراغ جلاکر دیوی کو حاضر سمجہہ کر بدستور رند کو پوجا کرتی
ہین **مہا لچہمی** سونی چاندی مال دولت کو لچہمی کا ظہور سمجہہ کے بدستور رند کو پوجتی ہین **سارستی** دیوی
بقول انکی نہر کی صورت مین ظاہر ہوئے ہی **گنگا ندی** بقول انکی مہادیو کی سرمین سی نکلی ہی اوسکا
پانی بہت لطیف ہی **پراجتا** دیوی اسوج کی چاندنی دسمی تاریخ کو گوبر کی دس اوپلی بناکر بدستور رند کو
پوجتی ہین اور کہتی ہین کہ اسدن راجا رام چندر نی پراجتا دیوی کے پوجا کرکی لنکا کو فتح کیا اور اسدن
ہندو بہت چیزونکی پوجا کرتی ہین جیسی تلوار کٹار ڈہال وغیرہ گہوڑا ہاتہی اونٹ وغیرہ یہہ ہے پوتہی قلم دوات
وغیرہ ایسی بہت چیزون کو پوجتی ہین اور اونسی مدد مانگتی ہین اور اللہ کا شکر نہین کرتی جسنی ان سب چیزونکو
انکی قابو مین کردیا چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہوڑی اونٹ پر سوار ہوتی تو یہہ دعا پڑہتی *
سُبۡحَانَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِیۡنَ ۝ وَاِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ۝ یعنی پاک ہی وہ اللہ جسنی
اس جانور کو ہمارے قابو مین کردیا اور ہم نتہی اوسکی طاقت رکہنی والی اور ہم اپنی رب کیطرف پہرجاوینگی یہہ بیادہ لوگ
برعکس ان چیزون کو پوجتی ہین جو انہون کی ہاتہون مین مسخر ہین بہلا جو کوئی بزرگ کسی عاجز کو کچہہ کہانا
یا کپڑا دی تو اوس عاجز کو چاہئی کہ اوس بزرگ کا احسان مند ہو اور اوسکا شکریہ ادا کری نہ یہہ کہ اوس
کہانی اور کپڑی کو تسلیمات کرنی لگی اور اوسکی آگی التجا کری اور کہی کہ تم میری مدد کیجو اور جو کوئی اوس کہانی
اور کپڑی کی ساتہہ یہہ کام کریگا اوسکو لوگ دیوانہ کہینگی **مہا دیو** اوسکی پوجا کا یہہ طریق ہی کہ مہادیو
کی لنگ یعنی آلت کی صورت بناکر اوسکو جلہری مین رکہہ کر بدستور رند کو پوجتی ہین اور جلہری فرج کی
شکل پر ہوتی ہی اور مہادیو کی لنگ پر جل دہار یعنی پانی یا دودہ اور پانی ملاکر اوسکی دہار بہت دیر تک
دیتی ہین اور مرد عورت لڑکی لڑکیان بوڈہیان جوان بہوئین بیٹیان سب جاکر لنگ اور جلہری کی درشن
یعنی زیارت کرتی ہین اور لنگ کی پوجا کی سبب انکی بہت لکہی ہین کچہہ ذکر اسکا پہلی فصل مین ہوچکا
اور شب پوران مین یون لکہا ہے کہ ایکبار پاربتی مہادیو کی بیوی نی جماع کی خواہش کی اول مہادیو
نی انکار کیا پہر جماع کیوقت اپنی آلت کو اسقدر دراز کیا کہ پاربتی نی بہت تنگ اور بیقرار ہوکر کشن کی آگی

فرمایا اور التجا کی اشن نی مہادیو کا لنگ انگر کے ساتھہ کاٹ دیا مہادیو بہت خفا ہوا اشن نی مہادیو کے
آگی بہت خوشامد اور عاجزی کری اپنی آپکو بچایا اور اوسوقت سی لنگ کی پوجا شروع ہوئی ہے اور ایک
روایت مین یون آیا ہی کہ ایکدفعہ بعضے عابدونکی سنگت مین تپ یعنے زہد اور عبادت کیا مہادیونی اونکی حسن
عقیدت کی آزمایش کی لئی اونکی عورتون مین جاکر اپنا لنگ نکالا کیا اون برہمنون کی بددعا سی مہادیو کا لنگ
بدن سی جہڑ گیا جب مہادیو اپنی اصلی صورت پر آیا برہمنون نی مہادیو کی بہت تعریف کی مہادیونی خوش
ہوکر لنگ کے پوجا کا حکم دیا تب سے لنگ کے پوجا شروع ہوئی اور بعضی روایتین ہر طرح پر ہے آئی ہین الشدا
بچیا ئی کی باتون سی ہر کسی کو محفوظ رکھی آفرین انکی بزرگون کی عقل پر یہہ عبادت کی راہ خوب نکالی کہ ذکر کو
فرج مین رکھہ کر سب ہو رہیٹے یہین جسکو شہوۃ کا خیال نہو وہ بہی ہوشیار ہو جاوی یہہ عبادت قوت بادکیوا
خوب دوا ہے ایک روز رام چند نام پنڈت سی ذکر بت پرستی کا آیا یعنی بت پرستی کا سبب پوچھا بولا کہ ہم اوپر
بیٹھکے پوجا نہین کرتی ہین بلکہ بت کو نمونہ بناکی سامنی رکھہ لیتی ہین تاکہ دل بخوبی قرار پکڑی مینی کہا جب کہ
آلت اور فرج کی صورت نظر مین ہوگی تو دل کیون نہین قرار پکڑیگا بلکہ اور زیادہ بیقرار ہو جائیگا اسکی جواب مین
چپ ہو رہے **گای** بقول انکی گای کی بدن مین دیوتی جمع رہتی ہین اور اوسکی پوجا کا یہہ طریق ہے کہ سونی
کی سینگ بنواکر اوسکی سینگون پر رکہین اور چاندی کی سم بنواکر اوسکی پیرون کی پاس رکہین اور ایک
چاندی کا اوسکی پیٹہہ پر رکہین اور پہول ڈالین پہر اوسکی پوجا کرین اور برہمن کو دیدین اور گای کی تعظیم بہت
کرتی ہین اور اوسکی گوبر اور پیشاب کو بہت پاک بلکہ پاک کرنیوالا جانتی ہین اور پنچ گب یعنی گای کا گوبر اور پیشاب
اور دودہ اور دہی اور گہی انکی نزدیک اس سی زیادہ پاک کوئی چیز نہین ہی جو انہین بڑی ہہگت مین ہر روز
پنچ گب پیتی ہین اور برہمن اگر بدون اپنی جنیو کی کہانا کہالی تو ہندؤن کی نزدیک اسکا تدارک یہہ ہی کہ پنچ گب
کا منتر پڑہی اور اوسدن سوا گای کی موت کی کچھہ نکہاوے اور برہمن اگر چنڈال کی تالاب کا پانی پی لی یا اوس مین
غسل کری تو گوبر کہاوی اور موت پیوی تب پاک ہووے اور جو کوئی ہندو بہول کر کی غیر قوم کی برتن مین
کچھہ کہا پی لی تو اوسکو کئی دن تک برت رکہو اکر پنچ گب پلاتے ہین تب جانتی ہین کہ پوتر یعنی پاک ہوا
اور جو گائیون کی پیرونکی گرد اوڑکر بدن پر پڑجاوے تو یہہ اونکی نزدیک نہایت پاک ہی اکثر عام گودہول کہتی
کہتی ہین کہ ملیچہ کی مکان مین بیٹہہ کر کہانا پینا درست نہین پر جہان اوسکی گہر مین گائین ہوا کرتے
ہین وہان درست ہی جیسی کہا گیا ہی نیل مینی جلی تگر ہی گوسالا ملیچہ مندری یعنی نیل کا رنگ پہننا درست
نہین پر ریشمی کپڑی پر درست ہی اور غیر قوم کا پانی پینا درست نہین مگر چہاچہہ مین ملا ہوا درست ہی اور ملیچہ
کی مکان مین روٹی کہانا درست نہین پر جو گائیونکی رہنی کا مکان ہو اوسمین درست ہی سبحان اللہ

آدمی کہ اشرف المخلوقات ہی اوسکا موتہہ پلید جانتیں اور گاہی کہ ایک حیوان ہی اوسکا گوبر اور پیشاب
طاہر مطہر جانتیں اور تماشا یہہ ہی کہ جس گاہی کی اتنی تعظیم کرتی ہین اور اوسکو گؤ ماتا کہتی ہین جب وہ مرنے
لگتی ہی اوسی ماتا کو گہر سی باہر نکال دیتی ہین جب مرجاتی ہی جو ہڑی چمارونکے حوالہ کر دیتی ہین اور
وی اوسکو سر بازار گہسیٹتی ہوئی لیجاتی ہین واہ صاحب واہ ماتا کا جنازہ بڑی عزت سی نکالا پہر وہ
جو ہڑی چمار اوسکا گوشت کہاتی ہین اور بچا ہوا ماس اور ہڈیان کوّنی اور کتی کہاتی ہین اور اوسکی
چمڑی کی جوتیان بنا کر سب ہندو پہنتی ہین اپنی ماتا کی خوب مٹی خراب کرتی ہین **حکایت** ایکدن
رنجیت سنگہ رئیس لاہور نی مولانا جان محمد مرحوم سی کہا کہ مولوی جی ہمارے اور تمہارے بزرگ سب اہل بصیرت
اور دانا تہی اب مین یہہ پوچہتا ہون کہ ان دونون دینون مین سی کون سچا ہی مولوی صاحب مرحوم نی
فرمایا کہ ہم لوگون کو یہہ مشکل ہے کہ اگر حق بات کہین تو تم کہ ہمارے پر حاکم ہو خفا ہو جاؤ اور جو تمہاری خاطر کر
ناحق کہدین تو حق سبحانہ وتعالی کہ احکم الحاکمین ہے وہ غصہ ہو رنجیت سنگہ نی کہا کہ جو بات حق ہووے کہ
کہدو مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے دین مین جس چیز کا اوسکا کہانا حرام ہی یا تو وہ پلید اور خبیث ہی اسواسطے
حرام ہی جیسی سور اور یا اشرف ہی اسواسطی اوسکی تعظیم کی جہت اوسکا کہانا حرام ہی جیسی آدمی اب مین آپ
سی پوچہتا ہون کہ تمہارے دین مین گاے کس وجہ سی حرام ہی اگر اس جہت سے ہی کہ پلید اور خبیث ہی تو
پہر اوسکی پرستش اور تعظیم کیون کرتی ہو اور اگر اس جہت سی حرام ہی کہ اشرف ہی تو پہر اوسکی چمڑی کا
استعمال کرنا کیون جائز رکہتی ہو اتنی رئیس لاہور یہہ سنکر لاجواب ہوا **سورج** اور **چاند** ہمیشہ نہاکر سورج
کی سامنی پانی ڈالتی ہین اور بعضی چاند اور سورج کی مورت بنا کر پوجتی ہین انصاف کرنا چاہیی کہ اللہ پاک
مہربان ہے کہ آدمیون کی لئی چاند اور سورج ایسی چراغ روشن کر دئی ہین کہ ساری جہان مین انکی روشنی
پہنچتی ہے جیسی فرمایا حق تعالے نی وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا یعنی کیا ہمنی چراغ چمکتا یعنی سورج اور فرمایا
تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا یعنی بڑی برکت ہے اوسکی جسنی بنائے
آسمان مین برج اور رکہا اسمین چراغ اور چاند اجالا کرنیوالا اس نعمت پر بہی اللہ ہی کا شکر کرنا چاہیی نہ یہہ کہ
چاند اور سورج کی عبادت کرین مثلا اگر کوئی شخص کسی شخص کے راہ پر اندہیرا دور کرنیکو چراغ روشن کر دی تو اس
شخص کو اوس چراغ والی کا احسان مند ہونا چاہیی نہ یہہ کہ اوس چراغ کو سلام مجرا کرنی لگی اور سوائے چاند اور سورج
کی بعضی اور اجرام فلکی کو بہی پوجتی ہین جیسی **بدہ** یعنی عطارد **شکر** یعنی زہرہ **منگل** یعنی مریخ **برہسپت**
یعنی مشتری **سنیچر** یعنی زحل **راہ کیت** یعنی راس ذنب اور ستارون کی پوجا اسلئی کرتی ہین
کہ ستارے انکی خواہش کی موافق اپنی تاثیرات ظاہر کرین اور اپنی نحوست انسی باز رکہین اتنا نہین سمجہتی کہ

کہ اول تو ستارونکی نحوست اور سعادت ثابت نہین اور اگر ہو بہی تو ایسی ہو جیسی دوائیون مین گرمی اور
سردی اور خشکی اور تری کی استعداد ہوا کرتی ہی اور جب وہ دوا کسی کی استعمال مین آتی ہی اوسوقت خدا تعالےٰ اگر اوس
سی نفع نقصان ظاہر کرنا چاہتا ہی تو بموجب اوس استعداد کی گرمی یا سردی خشکی یا تری پیدا کر دیتا ہے سو اوس تاثیر کی پیدا
کرنیوالا اللہ ہی ہی نہ کاسنی اور خرفہ مین اللہ تعالےٰ نی سردی کی استعداد رکہی ہی پہر کاسنی اور خرفہ کو انہی طاقت نہین
کہ اپنی تاثیر بدل سکین پہر جو کوئی ان دوائیون کی خوشامد کری اور چاہی کہ یہہ دوائین بموجب اوسکی خواہش
کی اپنی تاثیرات ظاہر کیا کرین وہ بڑا بیوقوف ہی سو اسیطرح اگر حق تعالیٰ نی برسپت یعنی مشتری مین سعادت
اور سنیچر یعنی زحل مین نحوست کی استعداد رکہی ہو تو انکو کیا طاقت ہی کہ کسیکی خوشامد اور التجا سی اپنی تاثیر بدل سکین نہ
ستارے بیچارے صرف مجبور اور اللہ کے قابو مین ہین ان مین جو خاصیتین اللہ نے رکہی ہین یا جیسی سورج مین گرمی اور
روشنی اور چاند مین سردی اور روشنی سو فرشتون کی وسیلہ سی ظاہر ہوتی ہین اور ستارے اور فرشتی سب
اللہ کی قبضہ قدرت مین ہین جیسی فرمایا اللہ تعالےٰ نی وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ یعنی ستارے سب اللہ کی حکم مین
مسخر ہین اور فرمایا فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ یعنی پاک ہی وہ ذات کہ اوسکی ہاتہہ
مین ہی ملکوت ہر شی کی اور اوسیکی طرف تم اولٹی جاؤ گی غرض ہندون کی معبودون کا بیان کہانتک کیا جاوی اونی
سی اعلی تک اکثر مخلوقات کی پوجا کرتی ہین اور اونکو اپنی حاجت روا اور نفع اور نقصان دینی والی سمجہتی ہین ہائی
افسوس اصل مالک کو بہول گئی اور اوسکی بندونکو پوجنی لگی **بیت** نار دوزخ کو ارادی ہین گئی ہی جو کوئی
بندونکی بندی بن گئی + اسمقام مین ہندون کا یہہ سوال ہے کہ ای مسلمانون تم نی جو اس فصل مین ہمارے دین
پر کئی اعتراض کئی سو یہہ سارے ہی اعتراض تمہاری دین پر بہی آتی ہین اور سوائے خدا کی اورونکو معبود ٹہرانا اور حاجت
روا اور نفع اور نقصان کا مختار سمجہنا تمہارے دین مین بہی ہی ہم اکثر مسلمانونکو دیکہتی ہین کہ کوئی کسی کی
قبر کو پوجتا ہی ناک رگڑتا ہی چڑہاوا چڑہاتا ہی حاجات طلب کرتا ہی کوئی سید سلطان کی نام کا جانور ذبح
کرتا ہی کوئی سوامن کا روٹ دیتا ہی کوئی حضرت امام ضامن کا پیسا بازو پر باندہ کر اونکو اپنا نگہبان جانتا ہی
اور کسینی پیر دستگیر کو اپنا معبود ٹہرا رکہا ہی اور اپنی حاجت روائی کیواسطی اونکی گیارہوین کرتا ہی اور کوئی اونکی
قبر کیطرف موتہہ کر کی ہاتہہ باندہ کر گیارہ قدم چلتا ہی اور کہتا ہے یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ یعنی ای شیخ عبد القادر
مجہہ دو واسطی خدا کے اور کوئی کہتا ہے یا شیخ عبد القادر المدد اور کوئی کہتا ہی یا محی الدین تم بن کون لی ہمری
خبر اور کوئی کہتا ہے بو ہر شتاب خبر لی میران کیون اتنا چر لایا ہی اور کوئی کہتا ہی اول محی الدین آخر محی الدین
ظاہر محی الدین باطن محی الدین اور کوئی پیر دستگیر کی نام پر چراغ جلاکر اونکی سامنی ہاتہہ باندہ کر کہڑا ہوتا ہی
اور کوئی پیر دستگیر کی نام پر جہنڈا کہڑا کر کر اوسکی تعظیم کرتا ہی اور کوئی حضرت امام حسین کا تعزیہ بنا کر زر

اولاد طلب کرتا ہی اور کوئی سید سالار اور شاہ مدار سی حاجات مانگتا ہی اور کوئی خواجہ معین الدین کی قبر سی مال و
زر طلب کرتا ہی اور کوئی پیرونسی نفع کی امید اور نقصان کا خوف رکھہ کر اونکی نیاز دیتا ہی جیسی بابا فرید شکر گنج کی کھچڑی
شاہ عبد الحق کا توشہ حضرت مشکلکشا کا کونڈا حضرت عباس کے لئے حاضری کونڈی کی نیاز پیر نصیر کی پیر ہنوئی کا نمک بندگی صاحب
کی قبر کا غلاف اور کوئی حضرت شاہ قمیص کے قبر کو پوجتا ہی اور کوئی حضرت بو علی قلندر کی قبر کی پوجا کرتا ہی
اور کوئی حضرت شیخ صدر الدین البری کی قبر کو پوجتا ہی بکری وغیرہ چڑہاتا ہی اور کوئی شاہ عنایت ولی کے
نام چراغ جلاتا ہی اور نیاز مانتا ہے اور کوئی کسیکی نام پر منہی نکالتا ہی اور کوئی کسیکی حضور جب دعا کرتا ہی تو الله
کی نام کی ساتھہ اورونکی نام ملا دیتا ہی کوئی کہتا ہے الله اور نبی تجھکو راضی رکھین اور کوئی کہتا ہی الله
اور پیر تیری مشکل آسان کرین اور کوئی کہتا ہی الله اور رسول تجھپر فضل کرین اور کوئی کہتا ہے الله غوث الاعظم
تیری مراد پوری کرین اور کوئی الله کا نام نہین لیتا بلکہ صرف یون ہی کہدیتا ہی کہ پیر صاحب محبوب پاک تجھکو خوش
رکہی اور بعضی پیرزادے کہتی ہین دادا پیر تجھکو خوش رکہی جد پاک تیری حاجت بر لاوے اور کوئی الله کی نام کیطرح بزرگونکی
نام کا وظیفہ کرتا ہی جیسی کوئی کہتا ہی یا علی کوئی کہتا ہے یا حسین کوئی کہتا ہی یا پیران کوئی کہتا ہی یا شیخ
اور یہہ جانتی ہین کہ یہہ بزرگ ہماری فریاد ہر وقت سنتی ہین اور ہماری حال کے خبر رکہتی ہین اور بعضی لوگ اپنی
پیر کی صورت کا تصور باندہتی ہین اس عقیدی سی کہ پیر کو ہماری حال کے خبر ہی اور کوئی اپنی بیٹونکی زندگی
پیرونسی مانگتا ہی اور اولاد کی جیتی رہنی کو اونکی نام پیرون کیطرف نسبت کرتا ہی یعنی اپنی اولاد کا نام امام بخش
رکہتا ہی کوئی پیر بخش کوئی علی بخش کوئی حسن بخش کوئی حسین بخش کوئی میران بخش کوئی سالار بخش کوئی عبد النبی
کوئی عبد الرسول اور کوئی اپنی اولاد کے سر پر کسی پیر کی نام کی چوٹی رکہتا ہی کوئی کسی کی نام کے بدہی ڈالتا ہی
جیسی محرم مین لڑکونکی گلی مین سرخ ڈوری ڈالتی ہین سبز کپڑی پہناتی ہین اور کوئی بابا فرید کی نام کی بیڑی
ڈالتا ہی اور کوئی کسی کی نام پر جانور ذبح کرتا ہی اور کوئی کسیکی نام کی قسم کہاتا ہی اور کوئی لڑکونکی بیماری مین
سیتلا کو پوجتا ہے کسیکی عورت میران زین خان کے نام پر بیٹہک دیتی ہی اور بعضی مرد اور عورت جانورونکی آواز سے
بدشگنی وغیرہ لیتی ہین اور بعضی تمہاری ملان کتاب مین فال دیکہہ کر کسیکو بتلاتی ہین تجھپر پیر صاحب خفا ہین
اسواسطی تیرا لڑکا بیمار ہی کسیکو بتلاتی ہین تجھپر سید سلطان کی خفگی ہے اسواسطی تجھپر رزق کی تنگی ہے انکی نیاز
ادا کر اور کسیکو سیاہ بکرے لال مرغے کی رنہین یعنی خفگی بتلاتی ہین اور انکی پوجا کرواتی ہین اور ہم جو اپنی معبودون کی نام
پر سالگرام اور مہادیو کا لنگ وغیرہ رکہہ لیتی ہین تم لوگ بہی اپنی پیرون کی نام کی چہڑی اور جہنڈی کہڑی کرتی
ہو اور ہم اپنی معبودونکی مورتین بناکر پوجتی ہین تم قبرون کی صورتین بناکر پوجتی ہو جیسی تعزیہ پیرخانہ چلہ چنانچہ لودیانہ
مین ایک خانقاہ پیر صاحب کے نام پر مشہور ہی اور وہان جاکر سیکڑون آدمی سجدہ کرتی ہین چڑہاوا چڑہاتی

مین بیٹھ کر روشنی کرتی ہین اور ہم دیوی کی نام پر جوت جگاتی ہین تم بڑی پیر کی نام پر چراغ جلاتی ہو اور ہمارے بلدیو کا چبوترا ہی تمہارے امام کا چبوترا ہی
اور ہمارا ٹھاکردوارا ہے تمہارا امام باڑا ہی اور ہم کشن جی کی عبادت مین گاتے بجاتی ناچتی کودتی ہین تم اپنی پیر کی نام پر مجلسین تیار کر کی
ڈھولک سارنگی طبلہ بجوا کر راگ سنتی ہو ناچتے کودتی ہو اور تمہارے دینکی بڑی بزرگ صوفی اسطور کے مجلس کو عبادت سمجھتی ہین اور ہم اپنی ٹھاکرون کی
بیٹھتی ہین اور بعضی مسلمان قبرونکی تعظیم مین کسبیون کو بھی نچواتی ہین اور ہم پر تمنی اعتراض کیا تھا کہ ہندو کھیل
اور تماشا کو عبادت سمجھتی ہین دیکھو یہہ مجلس اور طبلہ سارنگی اور کسبی کا ناچ بھی تو کھیل اور تماشا ہی ہی پھر جبکہ
یہہ سب قباحتین اور سوای خدا کی اورونکو نفع نقصان بخشنی والا سمجھنا تمہارے دین مین بھی موجود ہی پھر ہم پر تمہارا
اعتراض بیجا ہے سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ ہماری تمہاری گفتگو دین کی مقدمہ مین ہی اور ہمارے دین کا اصل قران
اور حدیث ہی اور تمہارے بید اور شاستر ہین سو ہمنی تمہارے دین کی جن کامون پر اعتراض کیا ہی سو وہ سب کام
تمہارے بید اور شاستر ومنین روا ہین جو ہم نی جھوٹھہ کہا ہو تو تم ہمارا ہاتھہ پکڑ کر کہو کہ یہہ بات ہمارے دین مین نہین اور
اور تم نی جو ہم پر اعتراض کیا ہی کہ تمہارے دین مین سوای خدا کی اورون کو معبود ٹھہرانا درست ہی اور سوای
اسکی اور بہت سی باتین جو بے سمجھہ مسلمانونمین رایج ہین اون پر تمنی منہ بھر کی اعتراض کر لیئی سو یہہ اعتراض
ہماری دین پر نہین آسکتی ان باتونمین سی ہمارے دین مین ایک بھی روا نہین اور یہہ سب باتین قران اور حدیث
کی برخلاف ہین اور ایسی باتونکو ہمارے دین مین شرک اور بدعت کہتی ہین شرک یعنی کسی اور کو الله کا شریک
بنانا اور بدعت وہ کام ہی کہ حضرت پیغمبر صلی الله علیہ وسلم کی زمانہ مین اور آنکی اصحاب کے وقت مین نہوا ہو اور لوگ
اوسکو دین کا کام سمجھنی لگین اور ہمارے دین مین شرک اور بدعت کے برابر اور کوئی گناہ نہین ہی اور یہہ کام بعضے
جاہل مسلمانون نی تمہارے ہندون کی صحبت سی اختیار کر لئی ہین سو انکا یہہ اعتبار نہین کیونکہ ہمارے دین مین
یہہ کام جائز نہین بلکہ سراسر مخالف حکم الله اور رسول صلی الله علیہ وسلم کی ہین اور ہمارے دین مین جتنا شرک
کی برائی کا ذکر ہی اتنا اور چیز کا نہین الله تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَكَ بِهٖ وَیَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ
ذٰلِكَ لِمَنۡ یَّشَآءُ یعنی الله شرک کو نہ بخشیگا اور سوای اسکی جسکو چاہی بخشیگا اور اپنی حبیب محمد مصطفی صلعم
کو فرماتا ہی قُلۡ لَّاۤ اَمۡلِكُ لِنَفۡسِیۡ نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوۡ كُنۡتُ اَعۡلَمُ الۡغَیۡبَ لَاسۡتَكۡثَرۡتُ
مِنَ الۡخَیۡرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوۡٓءُ اِنۡ اَنَا اِلَّا نَذِیۡرٌ وَّبَشِیۡرٌ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ یعنی تو کہدی ای محمد مصطفی
صلی الله علیہ وسلم کہ مین اپنی جان کی بھلی بری کا مالک نہین مگر جو الله چاہی اور اگر مین غیب کے بات جانا
کرتا تو بہت خوبیان جمع کر لیتا اور مجکو برائی کبھی نہ پہنچتی میرا کام یہی ہی کہ عذاب سے ڈراتا ہون اور بہشت
کی خوشی سناتا ہون ایمان والونکو دیکھو باوجودیکہ حضرت رسول الله صلعم کا مرتبہ ساری جہان سی زیادہ ہے
الله نی نفع اور نقصان کا مالک اور غیب دان اونکو بھی نہین کیا پھر اور کسی سے نفع اور نقصان کی امید اور خوف

رکھنا اور اوسکو غیب دان سمجھہ کر حاجات طلب کرنا کہان درست ہوا اور حدیث شریف مین آیا ہی اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ
یعنی جانورون کی آواز وغیرہ سی شگن لینا شرک ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَئَلَہٗ
عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً یعنی جو کوئی آوی خبر بتانی والی کی پاس یعنی جیسی کاہن اور نجومی
اور رمل پھینکنی والی یا فال دیکھنی والی یا برہمن وغیرہ کی پاس پہر پوچھی اوس سی کچھہ تو نہین قبول ہوتی اوسکی نماز چالیس
رات اور حدیث شریف مین ہی لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ یعنی لعنت کری اللہ اوس شخص پر کہ سوای خدا کے
اور کی تعظیم مین جانور ذبح کری اور حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ فَقَدْ اَشْرَکَ یعنی جسنی قسم کہائی
سوائے خدا کی اور کسیکی پس تحقیق وہ شخص مشرک ہوا اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہی کہ ایک شخص نی حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتَ یعنی جو اللہ اور تم چاہو سو ہوگا حضرت نی فرمایا اَجَعَلْتَنِیْ لِلّٰہِ نِدًّا بَلْ
مَاشَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ یعنی ٹہرایا تو نی مجکو اللہ کا شریک یون نہین بلکہ وہی ہوگا جو چاہی اللہ اکیلا اس سی معلوم ہوا
کہ یون کہنا کہ اللہ اور رسول تجکو خوش رکھی یا اللہ اور رسول گواہ ہین اور اللہ اور پیر صاحب میری حاجت روا کری
درست نہین اور حدیث شریف مین ہے یَسْئَلُ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ کُلَّھَا حَتّٰی یَسْئَالَ الْمِلْحَ
وَحَتّٰی یَسْئَلَ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ یعنی ہر کسیکو چاہیی کہ اپنی حاجتین اپنی رب سے مانگی یہان
تک کہ نمک بہی اللہ ہی سی مانگی اور جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوی وہ بہی اللہ ہی سی مانگی غرض کہ چہوٹی بڑی سب
حاجات اللہ ہی سی مانگی اور کتاب فوز کبیر مین لکھا ہے شرک آنست کہ غیر خدا را صفات مخصوصہ خدا اثبات نماید مثل
تصرف در عالم بارادہ کہ تعبیر ازان بکن فیکون میشود یا علم ذاتی از غیر اکتساب بحواس و دلیل عقلی و منام و الہام و مانند
آن یا ایجاد شفای مریض یا لعنت کردن و ناخوش بودن از و تا بسبب آن کراہیت تنگدست یا بیمار و شقی گردد
یا رحمت فرستادن بر شخصی تا بسبب آن رحمت فراخ معیشت و صحیح بدن باشد یعنی شرک وہ ہی کہ اللہ کی
خاص صفتون مین کسی اور کو شریک بناوی یعنی اگر سوای خدا کی کسی اور کی حقمین یہہ اعتقاد کری کہ وہ جو چاہے سو وقت
ہو جاوی یا اوسکو بغیر حواس جیسی دیکھنی اور سننی وغیرہ کی اور بدون دلیل عقلی اور بدون خواب یا الہام کی علم حاصل ہو غیب کا
یا وہ جس شخص پر خفگی اور پھٹکار کری وہ شخص تنگدست یا بیمار یا اور آفت مین مبتلا ہو جاوی اور جس شخص پر رحمت کری
وہ شخص تندرست یا فراخ گذران ہو جاوی یا وہ کسی بیمار کو شفا بخشدی تو اس عقیدہ سی شرک لازم آتا ہی اس سے
معلوم ہوا کہ اللہ کی سوای اور کسی سے رزق یا بیمار کی صحت اور عمر درازی کا مانگنا اور اسکی خفگی سی ڈر کر یا اوس سے
نفع کی امید رکھہ کر نیاز دینی شرک ہی اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہے اما ہمسر کنندگان در غیر عبادت پس بسیار اند
از انجملہ کسانیکہ در ذکر دیگران را با خدا ہمسر میکنند و نام دیگران را مانند نام خدا بطریق تقرب ذکر مینمایند و از انجملہ
اندکسانیکہ در ذبح و نذر و قربانیہا با خدا دیگران را ہمسر میکنند و از انجملہ اند کسانیکہ در نام نہادن پسر خود را بندہ

فلان وعبد فلان میگویند واین شرک در تسمیہ است واز انجملہ اند کسانیکہ در دفع بلاہا دیگران را میخوانند وہمچنین در تحصیل
منافع بدیگران رجوع مینمایند بالاستقلال نہ آنکہ توسل بآن دیگران نمایند انتہی مطلب اسکا یہہ ہی کہ اللہ کی نام
کی مانند اور کی نام کا وظیفہ کرنا اور عبد الرسول اور بندہ علی او رعبد النبی اور بندہ حیدر علی ہند القباس حسین بخش
پیر بخش پیران بخشی پیران دیا مجاہیا وسوندہیا محبوب بخش قلندر بخش بو علی بخش بنوہی بخش سالار بخش مدار بخش خواجہ بخش
امام بخش سلطان بخش سلطانی مسانیا وغیرہ اولاد کی نام رکہنی اور سوائے خدا کی اور کی نام پر جانور ذبح کرنا یا
نذر منت ماننی یا بلا کی دور ہونے واسطی کسیکو پکارنا اور نفع نقصان اوسی سمجہنا یہہ سب کام شرک کی ہین اور کسی بزرگ
کا وسیلہ پکڑنا جیسی یون کہنا کہ یا الٰہی مین حضرت فلانی کا وسیلہ پکڑ کر تجہسی مانگتا ہون یہہ کہ تو میرے
فلانی مشکل آسان کرے درست ہے **اور** در مختار مین لکہا ہے
ما یفعلونہ من تقبیل الارض بین یدی العلماء والعظماء فحرام والفاعل والراضی بہ آثمان
یعنی علماء اور بزرگونکی سامنی زمین بوسی کرنی حرام ہی اور کرنیوالا اوس پر راضی ہونیوالا دونو گنہگار ہین اور
حضرت قاضی ثناء اللہ نے کتاب ارشاد الطالبین مین لکہتی ہین چنانچہ جہال میگویند یا شیخ عبد القادر جیلانی
شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی جائز نیست واگر گوید یا الٰہی بحرمت خواجہ شمس الدین حاجت مرا روا
کن مضایقہ ندارد یعنی یون کہنا کہ یا شیخ عبد القادر یا ترک پانی پتی جائز نہین اور وسیلہ بزرگونکا پکڑکی اللہ سے
مانگنا درست ہی غرض ہمارے دین مین سوائے اللہ کی اور کو معبود ٹہرانا اور حاجت روا اور نفع نقصان کا مختار
سمجہنا درست نہین ہی بلکہ کفر ہی **اور** یہہ جو تمنی کہا کہ صوفی لوگ کہیل اور تماشا کی مجلس کو عبادت سمجہتی ہین
سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ صوفی بننا بہت مشکل ہے اور ہمارے دین مین صوفی اوسکو کہتی ہین کہ اپنی نفس کے
خواہشان کو چہوڑ کر بالکل شریعت کا تابع ہو اور ریاضت اور مجاہدت سی اپنی دلکو صاف کری اور یہہ لوگ جو
طبلہ سارنگی وغیرہ سنتی ہین سو بی سمجہی اور غفلت کے سبب سے ایسی مجلسون مین آتی جاتی ہین سچی صوفی وی ہین
جنکی بعضی اخلاق چوتہی فصل مین بیان ہوئی اور صوفیونکی نزدیک ایکدم بہی خدا کی یاد سی غافل ہونا درست
نہین کہیل اور تماشا کا تو ذکر کیا ہی ہماری دین مین کہیل اور تماشا بہت منع ہی جیسی فرمایا اللہ صاحب نے
سورۃ انعام مین وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا یعنی
چہوڑ دی اُن کو جنہون نی ٹہرایا طریق اپنا کہیل و تماشا اور بہولا دیا اونکو دنیا کی زندگی نی اور سورۃ لقمان مین
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ یعنی اور بعضی آدمی ایسی ہین کہ خریدتی ہین کہیل کے باتون کو تا بچلاوین اللہ کی راہ
سی بن سمجہی اور ٹہراوین اوسکو ہنسی وے جو ہین اونکو ذلت کا عذاب ہی قران کی مفسر لکہتی ہین کہ یہہ

آیت راگ باجی کی مذمت مین نازل ہوئی ہی اور مشکوٰۃ شریف مین لکھا ہے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ یعنی حکم کیا مجکو میری رب نی واسطی مٹانی معازف اور مزامیر کے
معازف ان باجون کا نام ہی جو ہاتہہ سی بجائے جاوین اور مزامیر وہ جو مونہہ سی بجائی جاوین اور ہماری دین کے
چار امام مجتہد فقہ کی بڑی مشہور ہین حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ حضرت امام احمد بن
حنبل رحمۃ اللہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ سو ان چارون کی نزدیک باجون کی ساتہہ راگ سننا حرام ہی ہان اتنا
جایز ہی کہ کبہی عید کی دن یا بیاہ وغیرہ مین کوئی دایرہ بجائی یا کوئی غزل وغیرہ جسمین فقط مضمون خوشی
کا یا بہادرون کی بہادری کا بیان ہوگا ئی تو مضایقہ نہین کیونکہ اسقدر مین کچہہ غفلت نہین حاصل ہوتی اور
اسبات پر دوام اور استمرار درست نہین ہے کہ موجب غفلت ہوتا ہی اور ہماری صوفیون کی اس زمانہ مین چار
طریق بڑی مشہور مین قادری سہروردی نقشبندی چشتی سو ان چارون طریقون مین سی حضرت محبوب
سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی کہ قادری طریق کے امام ہین اونہون نی کبہی ایسی مجلس نہین کی بلکہ کتاب
غنیۃ الطالبین کہ انکی تصنیف ہی اوسمین اونہون نی یون فرمایا ہے اذا کان خالیًا عن المنکر فان حضرہا
منکر کالطبل والمزمار والعود والنای والرباب والمعازف والطنابیر والشین والشبانۃ
والجعفران الذی یلعب بہ الترک لا یجلس ہناک لان کل ذلک محرم یعنی یہہ جب جایز ہی کہ
گناہ سی خالی ہو سو اگر حاضر ہوا وسمین کوئی گناہ کی بات جیسی طبلہ اور مزمار اور عود اور بانسری اور رباب اور
معازف اور طنبوری اور شین اور شبانہ اور جعفران جس سی ترک لوگ بازی کرتی ہین سو نہ بیٹہی اوس جگہہ کیونکہ یہہ
سب حرام ہین اور حضرت شہاب الدین شیخ سہروردی طریق کی امام ہین اونسی بہی اسطرح کی مجلس ثابت نہین ہوئی
بلکہ اونکی خاص مرید حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی نی کتاب گلستان مین کہا ہی کہ مین اول السبب ہوا اور بہوت
جوانی کی راگ سنا کرتا تہا پہر ملتفت علیہ کی توبہ کی اب دیکہو کہ توبہ گناہ سی ہوتی ہی نہ عبادت سی اور نقشبندی طریق
کا حال تو ظاہر ہی کہ انکو راگ پر سخت انکار ہی باقی رہا چشتی طریق سو اس طریق کی پیشواؤن نی بہی باجون کے
ساتہہ راگ نہین سنا اور جو کوئی شخص کوئی روایت اونکی سننی کی بیان کری سو محض غلط اور بی اصل اور افترا ہی
ہان اتنا ضرور ہی کہ بعضے بزرگون نی خلوت مین بیٹہہ کر اپنی مریدون کی زبان سی کبہی کبہی ایسا راگ سنا ہے
جسمین کچہہ اللہ اور رسول کی تعریف یا ایسا مضمون ہو کہ جسکو سنکر ایک حالت ذوق کی پیدا ہو سو کیا مقدور ہی کہ اوسمین
کوئی کام کہیل اور تماشا کا ہو اور طبلہ سارنگی وغیرہ کا تو ذکر کیا ہی سو اسطرح کا بہی راگ سب نی نہین سنا بعضون
نی سنا ہے اور بعضی اسپر بہی انکار کرتی رہی ہین چنانچہ منقول ہے کہ حضرت نظام الدین اولیا ج کبہی کبہی راگ
سنا کرتی تہے اور حضرت نصیر الدین چراغ دہلی اونکی خلیفہ راگ کی سننی سی منکر تہے ایک شخص نی حضرت

نصیر الدین سی کہا کہ تیرا پیر راگ سنا کرتا ہی تو کیون نہین سنتا انہون نی فرمایا کہ جو پیر کوئی کام بر خلاف شرع کی کری تو مرید کو اوس امر مین پیر کی متابعت کرنی نچاہیی اوس شخص نی اس بات کو حضرت نظام الدین صاحب سی کہدیا آپ نی فرمایا کہ نصیر الدین سچ کہتا ہی یعنی یہہ بات حق ہی کہ پیر کی متابعت اوس کام مین کہ بر خلاف شرع ہی درست نہین اور روایت ہی کہ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم سنامی جناب حضرت نظام الدین صاحب پر بسبب سننی راگ کی انکار رکہتی تہے جب جناب قاضی صاحب مرض موت مین بیمار ہوئی جناب حضرت نظام الدین صاحب اونکی بیمار پرسی کو تشریف لی گئی اور بطابق قانون شرعی کی اجازت چاہی قاضی صاحب نی فرمایا کہ اب میرا وقت اخیر ہی مین اپنی اللہ سی ملتا ہون مین گوارا نہین کہتا کہ اسوقت بدعتی میری سامنی آوی جناب حضرت نظام الدین نی فرمایا کہ قاضی صاحب سی کہو کہ بدعتی بدعت سی توبہ کر کی آیا ہی جب قاضی صاحب نی یہہ بات سنی اسیوقت اپنا عمامہ دیا اور کہا حضرت نظام الدین کی قدمونکی نیچی اسکو بچہادو اور عرض کرو کہ اسپر قدم رکہہ کر اندر تشریف لاوین یہہ اللہ کی ولی ہین انمین اتنا ہی قصور تہا یعنی راگ سنا کہتی ہین کہ حضرت نظام الدین نی اوس عمامہ کو ادب سی اوٹہایا اور سر پر رکہہ لیا اور اندر گئی جب باہر آئی قاضی صاحب بہشت نصیب ہوئی اور جبتک قاضی صاحب مدفون نہ ہوی حضرت نظام الدین کی آنسو بند نہوئی تہی اور اسطرح کا راگ بہی ان بعضی بزرگون نی ان شرطون سی سنا ہی کہ اوس مجلس مین کوئی آدمی جوان اور عورت اور لڑکا خوبصورت نہو اور قوال راگ کی مزدوری لینی والا نہو اور راگ کا مضمون کفر اور فسق نہو اور اوسمین کسی زندہ معشوق کی تعریف نہو اور اوسکی ساتہہ طبلہ سارنگی ڈہولک طنبور ستار نفیری وغیرہ نہو اور اوسدم نماز کا وقت نہو اور اوس مجلس مین کوئی مرید کچا نہو دیکہو ایسی بندوبست مین کہیل اور تماشا کہان رہا اور باوجود اسکی اس راگ کو ان بزرگون نی مستحسن نہین جانا اور بلکہ جب کسی عالم دیندار نی اون پر انکار کیا اونہون نی اپنی خطا ظاہر کری ہی برخلاف تمہاری بڑون کی کہ جنکا شعار کہیل اور تماشا اور فسق اور فجور تہا چنانچہ پیچہی بیان ہو چکا **سوال ہندوان** اس بیان پر اگر کوئی ہندو ہمپر اعتراض کری کہ بس تمہاری تقریر سی معلوم ہوا کہ تمہاری بزرگون مین کچہہ بہی طاقت نہین ہی اور وی محض عاجز تہی کہ جنسی کسیکو نہ کچہہ فائدہ پہنچی نہ نقصان اور ہماری بزرگ بڑی شکتمان یعنی قوت والی تہی کہ جنسی لوگ اپنی حاجات مانگتی اور مراد کو پاتی ہین سو اوسکا **جواب** یہہ ہی کہ ہماری تقریر سی یہہ نہین ثابت ہوا کہ ہماری بزرگونمین کچہہ بہی طاقت نہین ہی بلکہ یہہ بات ثابت ہوئی ہے کہ وی اللہ کی شریک نہین ہین اور اللہ کی آگی عاجز ہین کچہہ تمہاری آگی عاجز نہین ہین اور کسیکو نفع اور نقصان پہنچانا دو طرح پر ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ وہ خود نفع اور نقصان پہنچانی کا مالک ہو سو یہہ بات تو خاصہ اللہ ہی کا ہی اور کسیکی یہہ شان نہین ہی نہ نبی کی

[illegible]

نفع کی دوسرا یہہ کہ وی اللہ کی جناب مین کسیکی واسطی دعا کرین اور اللہ تعالی اونکی دعا قبول کری سو اسطرح کا
نفع ہماری بزرگون سی ہزارون کو پہنچا ہی اور بعضی ظالمون سرکشون کو اونکی بد دعا سی نقصان بہی پہنچا ہی
اور اسواسطی ہمارے علما کی نزدیک یہہ درست ہے کہ کوئی شخص زندہ بزرگ سی کہی کہ ای فلانی میری واسطے
اللہ کی جناب مین دعا کر کہ میری فلانے مراد پوری کری یون نہ کہی کہ تو میری حاجت روا کر بلکہ بعضی مشایخ
صوفیہ فرماتی ہین کہ اگر کسی مرے ہوئی بزرگ کی قبر کی پاس جا کر اوس سی کہی کہ ای بزرگ تم
میری واسطی اللہ کی جناب مین دعا کرو تو بہی درست ہی ہان اتنا ہی کہ کوسون اور منزلون سی کسی بزرگ کو نہ
پکاری کیونکہ ہر وقت ہر جگہ مین ہر چیز کی خبر سوای اللہ کی اور کسیکو نہین ہوتے اور بعضی ہمارے بزرگون کو بعض
اوقات مین اللہ کے بتلانی سی دور دور کی خبر ہی ہو گئے ہی چنانچہ پہلی باب کے چوتہی فصل سی ظاہر ہی اب جو ہمارے
بزرگونسی خدا کے خلقت کو فیض پہنچا ہی ذرا کان رکہہ کر سنو اول سب بزرگونسی بڑی بزرگ حضرت محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم ہین سو اونکا فیض ایسا بجا ہی کہ اوسوقت سے قیامت تلک جتنی مسلمان مرد و عورت ہین سب
حضرت کی طفیل سی اور اونہی کی ہدایت سی دوزخ سی بچی اور بہشتی ہوئی اور حدیث مین آیا ہی کہ ہر پیر او جمعرات
کو مسلمانون کی اعمال فرشتی حضرت کی خدمت مین عرض کرتی ہین حضرت اچہی عملونکو اپنی دفتر مین لکہوا دیتے
ہین کہ کبہی نہ مٹین اور بری اعمال سنکر مسلمانون کیواسطی اللہ سی بخشش مانگتی ہین دیکہو یہہ فیض ابتک جاری ہی
اور قیامت کی دن حضرت کی شفاعت سی گنہگار بخشی جاوینگی بعضی بدون عذاب کے اور بعضی دوزخ سی نکالی
جاوینگی اور حضرت سی جتنا کچہہ فیض خلقت کو پہنچا ہی اوس سارے کا بیان ہزار کتاب مین نہ آسکی پر دیدہ انصاف مین
چاہئی اسی واسطے خدا پاک نی فرمایا ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ یعنی ای محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
ہمنی تمکو سارے جہان کی لئی رحمت بہیجا ہی اور حضرت کی سوائے اور جتنی انبیا علیہم السلام ہین اونسی بہی اسیطرح کے
فیض خلقت کو پہنچی اور انبیا سی پیچہی اولیا ہین اونسی بہی بہت چشمی فیض کی جاری ہوئی خصوص اس امت مرحومہ
کی اولیا جیسی حضرت کی اہل بیت اور اصحاب اور تابعین جنسی دین حق دنیا مین پہیلا اور اون سی بادتر کر
امام جیسی حضرت محمد بن اسمعیل بخاری اور حضرت مسلم اور حضرت ترمذی اور حضرت نسائی اور حضرت ابن ماجہ اور
حضرت ابو داؤد وغیرہم رح کہ حدیث کی امام ہین اور حضرت ابو حنیفہ اور حضرت شافعی اور حضرت احمد بن
حنبل اور حضرت مالک اور حضرت ابو یوسف اور حضرت امام محمد اور حضرت سفیان اور حضرت زفر وغیرہم رح
کہ فقہ کی امام ہین اور حضرت ابو الحسن اشعری اور حضرت ابو منصور ماتریدی وغیرہما کہ عقاید کی امام ہین اور حضرت حسن بصری
اور حضرت جنید اور حضرت شبلی اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت مودود چشتی اور حضرت امام غزالی اور حضرت احمد سرہندی
مجدد الف ثانی وغیرہم کہ علم سلوک اور تصوف اور معارف کے امام ہین اور سوائے انکی اور بہت امام ہین یہان بعضی نشانہ کا

نام لکھا گیا ہی سو ان لوگون نی خوب خوض اور فکر کرکی قرآن اور حدیث کی معنی سمجھی اور اوسی سی مسئلی دین کی نکالی اور
لوگونکو پہنچائی برخلاف تمہاری بزرگون کی کہ کسینی کسی سے دغابازی کرکی اونکی سلطنت چہین لی اور کسینی لکہنا
آدمیون کو بیگناہ قتل کردیا کسی نے کسی کے جورو سی زنا کیا کسینی کسیکی ناک کاٹ دی کسینی کسی سے بدخلقی کے
چنانچہ تہوڑا سا بیان اسکا دوسرے اور چوتہی فصل مین ہوچکا ہی اور یہہ جو تم نی کہا کہ ہمارے بزرگ بڑی شکت والی
یعنی قوت والی تہی جنسی لوگ اپنی مرادون کو مانگتی اور حاصل کرتی ہین سو وہی تمہارے بڑے شکت مان کہ ساری دیوتی
ایک جلندھر دیت کی لڑائی مین کہ بقول تمہارے انہین کا بنایا ہوا تہا عاجز ہوگئی اور اوسی جلندھر نی لڑکپن مین
برہما کی ڈاڑہی پکڑ کر اوسکو رولا دیا اور مہادیو اپنی غصہ کی آگ کو روک نہ سکا اور گنیش کا سر تلاش کرنی لگا
نہ پایا اور برہما اور بشن ایک لٹ کو ناپنی لگی انتہا نہ پاسکی یہہ سب حال تہوڑا سا مذکور ہوچکا ہی اور سوائے اسکی
مہابہارت وغیرہ اپنی تواریخون سی دریافت کرو کہ تمہارے بڑی کیسی عاجز تہی سچ تو یہہ ہی کہ برائی اور کا زور رکہنا
اور عجز اور احتیاج سی پاک ہونا اللہ ہی کی شان ہے اور کسیکی شان نہین سو مستحق عبادت اور پرستش کا بہی اللہ ہی ہی اور
کوئی نہین اسیواسطی ہمارے دین کا خلاصہ اعتقاد یہی ہی کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی اللہ کے
سوائے کوئی معبود برحق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی بہیجی ہوئی ہین کہ لوگون کو اللہ کی پیغام پہنچادین اور
یہہ جو بعضی جاہل اللہ کو چہوڑ کر اور کسی سی حاجت مانگتی اور مراد کو پہنچ جاتی ہین سو اوسکا یہہ سبب ہے کہ اللہ اپنی بندون
پر مہربان ہی کوئی کسی سی کچہہ مانگی اللہ دینی لگتا ہی تو اوسکو بہر صورت دی دیتا ہی جیسی چہوٹا لڑکا دائی
سی ہل جاتا ہے اور مان باپ کو بہول جاتا ہے جب اوسکو کوئی چیز درکار ہوتی ہی تو دائی سی مانگتا ہی باپ جانتا ہے
کہ دائی غریب اوسکو کیا دی سکی گی وہ آپ وہ چیز اوسکو لی دیتا ہی وہ لڑکا نادان سمجہتا ہی کہ یہہ چیز مجہکو دائی
نی دی ہی اسیطرح جب کوئی شخص اللہ کی سوا کسی اور سی مانگتا ہی اور اللہ اوسکو دی دیتا ہی وہ نادان جانتا
ہی کہ مجہکو اوسی شخص نی دی جسسی مین نی مانگی تہی پس اس اعتقاد سی اوسکا شرک زیادہ بڑہ جاتا ہی اور دوزخ کی
عذاب مین پہنساتا ہی **سوال** اسمقام مین بعضی ہندو کہ جینتی اور سراوگی کہلاتی ہین کہا کرتی ہین کہ ہم لوگ
مشرک نہین ہین اور ہم سوائے خدا کی اور کو سزاوار پرستش کا نہین جانتی نہ ہم کشن بشن کو مانین نہ مہادیو کو نہ دیوی
کو نہ گنگا نہ جمنا وغیرہ کو نہ کسی اور کو سو اوسکا **جواب** یہہ ہی کہ تمہارے نزدیک خدا دو طور پر ہی ایک نرگن یعنی بلا صفت
پرمیشر جسکی کچہہ صفت ہی نہین اور تم اوسکو محض معطل جانتی ہو دوسرا ساکار پرمیشر کہ بقول تمہارے ان
آدمیون مین سی کوئی شخص بسبب شائستہ کرداری کی غیب دان بن جاتا ہی اور ایسی پرمیشر تمہارے نزدیک چوبیس
آدمی ہوئی ہین کہ پہلا اونکا آدناتہہ اور پچہلا اونکا مہاویر ہی پہلا جنکی نزدیک نرگن پرمیشر یعنی
ایک نرگن پرمیشر اور چوبیس ساکار پرمیشر ہون اوسی زیادہ کون مشرک ہی **حکایت** اتفاقاً

ایکدفعہ بلدہ لاہور مین ایک مسافر ذی عزت صاحب حکمت ساکن شاہجہان آباد سی ملاقات ہوئی کہ دینی ظاہر مین ہندو گی
تہی اور مین اُن دنون مین اپنا اسلام مخفی رکہتا تہا تقریباً مینی اونسی پوچہا کہ لالہ جی مین حیران ہون اسبات
مین کہ دنیا مین جتنی دین ہین ہر کوئی اپنی دین کو حق اور موجب نجات کا جانتا ہی اور دوسرونکو گمراہ اور جہنمی
سمجہتا ہی اور ان ساری دینون کا سچ پر ہونا تو ممکن ہے نہین آخر سب مین ایک دین سچا ہوگا اور دوسری
سب کہ اوسکی مخالف ہین سب جہوٹے اور گمراہ ہین کیونکہ حق کی مقابلہ مین باطل ہے ہوتا ہی اب مین یہہ پوچہتا ہون
کہ ساری دینون مین سے کون سچا ہی فرمانی لگی کہ سب دینون سی سچا دین وہ ہی جسمین شرک نہین ہی مجہی یہہ
بات بہت ہی پسند آئی اور مینی کہا کہ شرک تو دین مسلمانی مین نہین ہی بولی کہ اسیطرح ہی پہر مینی کہا کہ ہم لوگ
اب کیا کرین اپنی دین ہنود کو چہوڑ دین کہنی لگی کہ جو جو کام سب دینون مین منع ہین جیسی زنا اور چوری وغیرہ ان کا موںکو
چہوڑ دینا چاہئی تا کہ سب دینون پر عمل ہو جاوے مینی کہا عبادات فریضہ کسطرح ادا کرین جیسی نماز کہ مسلمانونکی فرض
ہی اور ہندوؤن کی منع ہی ایسی امور مین کیا کیا جاوے کہنی لگی کہ اسبات کو جراءت چاہئی اسبات سی مین پا گیا کہ یہہ
صاحب دلسی مسلمان ہین تب مینی کہا کہ لالہ جی اپنا حال مین آپ سی مخفی رکہتا ہون اور آپ مجہسی مخفی رکہتی ہو
اور حقیقت مین جو ہی سو ہی تو ہے کہ ہی تو اسیطرح یہہ بات سنتی ہے مین نہایت خوش ہوا اور طرفین سی احوال کہے
ہونی لگی مینی اپنی اور اپنی دوستونکا احوال ظاہر کیا اونہون نی کہا مین بہت مدت سی پردہ مین مشرف باسلام
ہون اور نماز پنجگانہ ادا کرتا ہون مگر نفس کے شرارت سی حجاب ظاہرے دور نہین کیا چنانچہ مجہہ مین اور اونمین رابطہ
دوستی کا محکم ہوا اور وہ بزرگ ابتک پردے مین مشرف باسلام ہین اور نام اونکا عبد اللہ ہی حق تعالی اونکو
اسلام ظاہری عطا کری اور دونو جہانمین خوش رکہی **فایدہ** بعضی ہندو نانک پنتہی یہہ گمان رکہتی ہین
کہ ہم شرک سی خالی ہین اور ہمارے بابا نانک اور دوسرے گوروؤن نی شرک نہین کیا اور بابا نانک کے کلام مین توحید کا
مضمون بہت ہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اگر بقول تمہارے بابا نانک نے شرک نہین کیا لیکن مشرکون سی بیزار ہوکر
علیحدہ کیون نہو گیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم کیون نہ مانا اور شرک سی بچنا ہی اللہ کی نزدیک جب قبول ہوتا ہے
کہ اللہ کے رسول کی متابعت کری اور اگر یہہ کہو کہ بابا نانک نے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور حضرت
کی تعریف اپنی تصنیفات مین کرے ہی جیسی کہا ہے کہ باجہ (بدون) محمد بہگت (عبادت) آجائین (ضایع)

ਬਾਝੁ ਮੁਹੰਮਦ ਭਗਤ ਅਜਾਂਈ

یعنی بدون متابعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت ضایع ہی اور یہہ بہی کہا ہی پہلا نام خدا دا دوجا نام رسول تیجا کلمہ پڑہ لی نانکا

ਪਹਿਲਾ ਨਾਉ ਖੁਦਾਇ ਦਾ ਦੂਜਾ ਨਾਉ ਰਸੂਲ॥

جو درگہ ہوین قبول

ਤੀਜਾ ਕਲਮਾ ਪੜ੍ਹੇਂ ਨਾਨਕਾ ਜੋ ਦਰਗਹ ਪਾਵੈਂ ਕਬੂਲ

جو درگاہ مین ہووے قبول

سوا اسکا جواب یہہ ہی کہ اگر یہہ بات حقیقت مین بابا نانک نی کہی ہے تو تم کہ بابا نانک کی چیلی ہوا پنی گورو کا حکم مانو
جلد کلمہ شریف اعتقاد سی پڑہو مسلمان بن جاو تا کہ درگاہ مین قبول پڑو اور تمہارے گورو گوبند سنگہنی ظاہر کر
کیا کہ بت پرستی یعنی نینا دیوی کی پوجا کری اس تمنا پر کہ اپنا مذہب جاری کری اور ہوم کیا اور ایک اپنی سکہہ
یعنی چیلی کا سر کاٹ کر دیوی کی بلی یعنی قربانی کری اور ہوم مین جلا دیا اور اسنی دیوی کی مناجات مین یون کہا
ہی سلوک کش بین کب ہو نہ دسا اون جو سہل چاہون تسی پائیون اس کلام سی صریح شرک معلوم ہوتا ہی کہ گورو نی
کو اللہ کا شریک بنا دیا اور تمہاری دسم گرنتہی پوتہی مین لکہا ہی ؎ پرتہمے بہگوتی سمرکے
گورو نانک لئی دہیا ہی + یعنی اول دیوی کو پوجکی گورو نانک نے اوس سی مدد مانگی + انگد تی گورتے
امر داس رامداسی ہونی سہائی + یعنی دیوی انگد اور امرداس اور رامداس کی مددگار ہوئی ہے
سمرو ارجن ہرگوبند نو سمرو سری ہررائی + یعنی ای لوگو ارجن اور ہرگوبند اور ہررائی کا نام جپو + ہری
ہرکشن جی دہیائیے جس ڈٹہے سب دکہہ جائے + یعنی ہرکشن کو یاد کر کی مدد چاہئی جسکی دیکہنی سے
سب دکہہ جاتا رہی + تیغ بہادر سمریے گہر نو ندہ آوی دہاوی + یعنی تیغ بہادر کا نام جپنا چاہیے
تا کہ گہر مین نعمت آوی دوڑ کر + جی سب تہائین ہووی سہائی + یعنی ای ممدوح تمام جگہہ مدد کیجیو +

ਪ੍ਰਥਮ ਭਗੌਤੀ ਸਿਮਰ ਕੈ ਗੁਰੂ ਨਾਨਕ ਲਈ ਧਿਆਇ
ਅੰਗਦ ਤੇ ਗੁਰ ਅਮਰਦਾਸ ਰਾਮਦਾਸੈ ਹੋਈ ਸਹਾਇ
ਸਿਮਰੋ ਅਰਜਨ ਹਰਗੋਬਿੰਦ ਨੋ ਸ੍ਰੀ ਹਰਰਾਇ
ਸ੍ਰੀ ਹਰਕ੍ਰਿਸ਼ਨ ਜੀ ਧਿਆਈਏ ਜਿਸ ਡਿੱਠੈ ਸਭ ਦੁਖ ਜਾਇ
ਤੇਗ ਬਹਾਦਰ ਸਿਮਰੀਏ ਘਰ ਨੌ ਨਿਧ ਆਵੈ ਧਾਇ
ਜੀ ਸਭ ਥਾਂਈਂ ਹੋਈ ਸਹਾਇ ॥

دیکہو یہہ کلمین صریح شرک کی بہری ہوئی ہین اور تمہاری مذہب کو ہندت لوگ بدعتی فرقہ جانتی ہین اور
تمہاری تواریخو مین جنکو جنم ساکہی کہتی ہین ایسی باتین دور از عقل ہین کہ تمہاری مذہب کے بطلان پر صریح
دلالت کرتی ہین مگر غور سی بنظر انصاف و تحقیق دیکہنا چاہئی اللہ سب ہندوان کو ہدایت کری آمین
یا رب العالمین **فصل ساتوین مذہبون کی اختلاف مین** ہمارے دین اسلام کے تہتر فرقے
مشہور ہین کچہہ مسایل قیاسی ان سب فرقون کی آپسمین مختلف ہین مگر اصل الاصول اعتقادیات مین اور
اور اکثر مسائل کلیہ مین سب فرقون کو اتفاق ہی اختلاف نہین مثلا اللہ تعالی کا خالق اور مالک اور وحدہ
لاشریک لہ اور جامع جمیع صفات کمال اور سب نقصان کی صفتون سی پاک ہونا اور سوای اللہ کی اور

عبادت کو کفر سمجھنا اور سب پیغمبرونکو اللہ کی بہیجی ہوئی برحق جاننا اور سب فرشتونکو برحق جاننا اور جتنی کتابیں
اللہ نی پیغمبرون پر اوتاری ہین سب کو برحق سمجھنا اور قیامت کی دن حساب ہونیکو اور بہشت اور دوزخ کو سچ
جاننا اور مسلمانونکا ہمیشہ بہشت مین رہنا اور کافرونکا بہشت سے بی نصیب ہونا اور دوزخ مین جلنا اور سترہ
رکعت نماز کا دن اور رات کی پانچ وقت مین فرض ہونا اور ایک مہینے کی روزہ ایک برس مین فرض ہونی اور
کعبہ کا حج اور مال کے زکوٰۃ صاحب توفیق پر فرض ہونا اور ماں باپ کی خاطر اور اطاعت اور کنبی کی لوگون
اور ہمسایونسی مروت کرنی اور خدا کی رحمت کی اُمید رکہنی اور اوسکی عذاب کا خوف کرنا اور شریعت اور سب کتب
آسمانی اور انبیا اور ملائکہ کا ادب رکہنا اور زنا اور چوری اور رشوت ستانی اور ظلم اور حرام خوری اور شراب خوری او
جوہ بازی اور حسد اور غیبت اور ریا اور تکبر اور رعونت وغیرہ گناہ ظاہر اور باطن کی کو برا سمجھنا ان باتون
پر سارے ہی فرقی اسلام کی متفق اللسان ہین کسیکو کچھ اختلاف اور انکار نہین اور بعضی مسائل فروع اور جزئیات
مین کچھ اختلاف بہی ہی اور سبب اس اختلاف کا کچھ یہ نہین ہی کہ اللہ اور رسول کے کلام مختلف ہین اللہ اور رسول
کی کلام مین تو ایک ذرہ بہر اختلاف نہین ہی بلکہ بعضی آیات اور حدیثون کی معنی کسیکی سمجھہ مین کسیطرح سے
اور کسیکی دانست مین کسیطرح یا کسی حدیث کی راوی کو کچھ سہو ہوگیا اور اسنی غلطی سی دوسرے طور پر بیان کردیا
اور صاحب مذہب نے اوسکو حدیث معتبر جانکر اوسپر عمل کیا اور سوا اسکی اور بہی کئی سبب اختلاف کی ہین جن سے
صاف معلوم ہو رہا ہی کہ اللہ اور رسول کے کلام مین کچھ اختلاف نہین ہے یہی سارے فرقی متفق ہین کہ اللہ اور رسول کے
کلام مین کچھ اختلاف نہین اور بلکہ یہہ اختلاف قیاسی اور عقلی ہی پر اس اختلاف مین ہم سب کو حق پر نہین جانتے بلکہ یون جانتے ہین کہ ان سب مین ایک فرقہ حق پر ہو اور حق
والی وہ لوگ ہین کہ حضرت کی اور حضرت کی اصحاب کی سنت یعنی چال چلن جن مین موجود ہے اور حضرت کی حکم اور چال چلن پر
سی کمی بیشی نہین کرتی اسواسطی اوس فرقہ کا نام اہل سُنّت ٹہرا ہی اور ہندؤن کی دین مین فرقہ تو بیشمار ہین
چنانچہ کئی سو مذہب ہندونکا ہی لیکن انمین بڑے مذاہب چہہ شاستر ہین اور اُن چہہ شاستروں کی اصل الاصول
اور بڑی بڑی اور کہلی کہلی مسایل مین بڑا اختلاف ہے لیکن باوجود اتنی اختلاف کی ہندو ان چہون شاسترون
کو ست یعنی برحق مانتی ہین اور یہہ بات عقل کی نزدیک نہایت ہی محال ہے کہ باوجود اس اختلاف کی سب برحق
ہون اور کوئی خطا پر نہو چنانچہ تہوڑا سا بیان اسکا اسی باب کی پانچوین فصل مین ہو لیا ہے اب صرف اُن شاسترون
کی نام اور بعضی اصول مسایل اختلافی بیان کرتا ہون **پہلا بید انت شاستر** نکلا ہوا بیاس کا
اور اس شاستر والی لوگ بید انتی کہلاتی ہین اُنکی نزدیک سوا خدا کی کوئی چیز موجود نہین ہے اور تمام
مخلوقات کو خیال خواب جانتے ہین کہتی ہین کہ جب برمہ یعنی خدا مین مایا کے جنبش ہوئے تب وہ ایشر
کہلایا گیا اور ایشر تین قسم ہوا رج گن کی پیوندسی برہما ہوا اور ست گن کے پیوندسی بشن ہوا اور تم گن

کی پیوند سی شب یعنی مہادیو ہوا برہما پیدا کرنیوالا بشن پالنیوالا شب فنا کرنیوالا غرض بقول انکی سب
امورات دنیا کی انہین تینون سی علاقہ رکہتی ہین اور برمہ یعنی خدا محض معطل ہی اور یہہ تینون ہی حقیقت
مین آپ برمہ ہین مایا کی جہت سی الشر کہلاتی ہین اور جب کہ برمہ کو اَبدیا یعنی بیدانشی کا پیوند ہوا تب
وہ جیو یعنی جاندار کہلایا یعنی یہہ سارے جاندار آپ برمہ ہین اَبدیا یعنی بیدانشی کی سبب سے اپنی آپ کو جیو
جانتی ہین انکی نزدیک برمہ یعنی خدا اور الشر یعنی برہما بشن شب اور جیو یعنی جاندار یہہ سب کچہہ ایک ہے
وجود ہی اور اَبدیا کو اگیان بہی کہتی ہین سو اگیان انکی نزدیک دو قوت رکہتا ہی ایک بچہیپ شکت یعنے
پیدا کرنیکی قوت یعنی جسکی سبب جاندار پیدا ہوا ہی دوسرے آورن شکت یعنی عقل کے دبا لینی کے
قوت اور مکت انکی نزدیک یہہ ہی کہ بیدانشی دور ہوجاوے اور جیو کہ بسبب اگیان کی اپنی آپ کو جیو سمجہہ رہا ہی
اپنی تئین برمہ یعنی خدا سمجہہ لے تا کہ جنمنی اور مرنی سی چہوٹ جاوی اور اَبدیا کی حقمین بیدانتی دو مذہب
رکہتی ہین بعضی کہتی ہین کہ ابدیا ایک ہے انکی نزدیک نون مکت کسیکو حاصل نہین ہوئی ہی اور بعضی کہتی ہین
کہ ابدیا بہت ہین انکی نزدیک بہتیرونکو مکت حاصل ہوچکی ہے کیونکہ مکت انکی نزدیک حاصل ہونا گیان یعنی
کا ہی جس کسی کا اگیان یعنی بیدانشی دور ہوا اوسکو گیان حاصل ہوا اور اوسنے آپکو خدا سمجہہ لیا اوسکی مکت ہوگئی
اور یہہ بہی کہتی ہین کہ اگیان کی تین گن یعنی صفت ہین رج جس سے خواہش اور غم اور خوشی حاصل ہو ست
جس سے عقل اور خوشحالی آسودگی حاصل ہو تم جس سے غصہ اور جہالت اور تن آسانی حاصل ہو اور پہلی معلوم
ہوچکا ہی کہ یہہ تینون گن برمہ یعنی خدا سی پیوند پاتی ہین اور قیامت کی باب مین جو انکا مذہب ہے سو اوسکا ذکر
فصل مین بیان ہوچکا ہے **دوسرا میمانسا شاستر** نکالا ہوا جیمن رکہہ کا ہی اور اوسکی شاگردونکا
جنکی نام یہہ ہین مُرارِی مصر کُمارل بہٹ پربہاکر اور اس شاستر والون کو میمانسک کہتے ہین انکی مذہب
مین حقتعالی کو خالق نہین جانتی اور کہتی ہین کہ جو رنج اور راحت اور اقبال اور ادبار اور خوشی اور غم وغیرہ جو کچہہ
پیدا ہوتا ہی کرم یعنی عملون سی ہی اور جیسی کہ بیدانتی تینون الشرون کو نایب اور مظہر خدا جانتی ہین میمانسک
اسبات کو نہین مانتی اور کہتی ہین کہ انہین آدمیون مین سی کبہی کوئی برہما بن جاتا ہی کوئی شب اور جہان
ابتدا اور انتہا نہین مانتی اور پہاڑون اور دریاؤن کو ابدی جانتی ہین اور جسمونکا مرکب ہونا اجزاء صغار سی جانتی
ہین جز لا یتجزی مانتی ہین اور مکت کا وسیلہ انکی نزدیک گیان اور کرم دونون ہین اور آدمی کو اپنی عملونکا
مختار جانتی ہین اور بید ازلی ہے انکی نزدیک دس ہین چنانچہ بید اور انکا ذکر بیانی شاستر کی بیان مین ہوگا
انشاء اللہ تعالی **تیسرا نیائی شاستر** نکالا ہوا گوتم رکہہ کا اور اوس شاستر مین اکثر بیان ہی حکمت
فلسفی اور منطق اور مناظرہ کا اگرچہ بعضے ہندو اس شاستر کو بید کا انگ یعنے عضو نہین جانتی یعنی

باہر جانتے ہیں لیکن تب بہی انکی نزدیک یہہ شاستر مردود نہیں ہی اور جو لوگ اس شاستر کی واقف اور پیرو والی ہیں نیایک کہلاتی ہیں اس شاستر کا خلاصہ یہہ ہی کہ انکی نزدیک خدا تعالی بی ابتدا اور بی انتہا اور پیدا کرنیوالا ہی اور کہتی ہیں کہ خدا تعالی اپنی پیدا کی ہوئی ایک صورت سی تعلق پکڑتا ہی اور اوسکی وسیلہ سی لوگوں کو ایک کتاب پہنچاتا ہی اور اوس کتاب کے چار قسم ہیں ایک رگ بید دوسرا یجر بید تیسرا سام بید چوتہا اتہرین بید اور ہمیشہ رہنا بہشت اور دوزخ میں نہیں مانتے اور خدا کی صفتیں آٹہہ جانتے ہیں اون میں سی چہہ صفتوں کو قدیم جانتے ہیں گیان یعنی ہر چیز کا جاننا پرنتن یعنی تدبیر اچہیا یعنی خواہش سنکہیا یعنی گنتی میں ایک پرمان یعنی مقدار بی انتہا پرتہکتو یعنی تشخیص اور تمیز اور دو صفتوں کو حادث جانتے ہیں سنجوگ یعنی پیوند بہاگ یعنی جدا ہونا اور جو موجودات ہی انکی نزدیک سولہ پدارتہہ یعنی اصل باہر نہیں اور سولہ پدارتہہ کا بیان دراز اور سمجہنا اونکا تفصیل وار مشکل ہے اسواسطی یہان صرف اونکی نام لکہی جاتے ہیں پرتیجہہ پرمان پرمیی سنشی درشٹانت سدہانت اوئو ترک نرنی باد جلپ بتانڈا ہیتو آبہاس چہل جات نگرہستان اور نیایک اعتقاد رکہتے ہیں کہ وسیلہ مکت یعنی نجات کا یہہ ہے کہ ان سولہ چیزون کو جیسی کہ ہیں دریافت کری اور عالم انکی نزدیک قدیم ہی لیکن فنا ہو جاویگا چنانچہ کچہہ حال اسبات کا پانچوین فصل میں بیان ہو لیا

چوتہا بیشیش شاستر نکلا ہوا کناد کا اور اس مذہب والونکو بیشیشک کہتی ہیں یہہ شاستر اکثر مسائل میں نیای شاستر سی موافق ہی لیکن پدارتہہ انکی نزدیک سات ہیں درب گن کرم سامان بسیکہہ سمواے ابہاو

پانچوان سانکہہ شاستر نکلا ہوا کپل کا اس شاستر والی خدا کو خالق نہیں جانتی بلکہ ہر چیز کی پیدائیش پرکرتی سی جانتے ہیں یعنی پرکرتی کو علت اولی جانتی ہیں اور عالم کو قدیم جانتی ہیں اور فنا ہونا کسی شے کا نہیں مانتی کہتی ہیں کہ معلول علت میں آ جاتا ہی اور اس شاستر میں بڑی بحث چار چیز کی ہی جنکو چار تت کہتی ہیں پہلا تت پرکرتی کہ انکی نزدیک ہر چیز کی کارن یعنی سبب ہے اور یہہ پرکرتی کارج یعنی مسبب نہیں ہوتی اور صفت اوسکی یہہ ہی ایک جوہر قدیم پیدائش ہر جگہہ موجود رج گن والے تم گن والے ست گن والے **دوسرا تت** پرکرتی بکرتی کہ بعضی چیزونکی کارن یعنی سبب اور بہ نسبت بعضے چیزون کے کارج یعنی مسبب ہوتی ہی اور یہہ تین قسم پر ہی پہلا قسم مہتت جسکو بدہ بہی کہتی ہیں دوسرا قسم اہنکار اور یہہ تین طور پر ہے اگر اوسمین ست گن کا غلبہ ہے تو بیکرت اہنکار کہلاتا ہی اور اگر اوسمین رج گن کا غلبہ ہے تو تیجس اہنکار کہلاتا ہی اور اگر اوسمین تم گن کا غلبہ ہے تو بہوتادا اہنکار کہلاتا ہی تیسرا قسم تن ماتر اور وہ پانچ ہیں سبد یعنی آواز سپرس یعنی ایک چیز کا دوسری سی چہونا روپ یعنی شکل رس یعنی

وایقہ گن رہ یعنی بوتیسرا تت بکرتی کہ کارج یعنی مسبب ہوتی ہی اور کارن یعنی سبب نہین ہوتی اور
یہہ دو نوع پر ہی ایک اندری یعنی حواس اور بعضے اعضا اور دوسرے پانچون عنصر اور یہہ پانچون عنصر پانچون تن ماتر
سی موجود ہوتی ہین اکاش سبد سی پون سپرس سی اگنی روپ سی جل رس سی پرتھی گندہ سی
جو تہا ○ نہ پرکرتی نہ بکرتی کہ نہ معلول ہے اور نہ علت یعنی نہ سبب ہوتی ہے نہ مسبب اور اوسکو
پرکہہ اور آتما بہی کہتی ہین اور پرکہہ دو قسم پر ہی ایک جیو آتما یعنی نفس ناطقہ اسکو بہی قدیم جانتی ہین
دوسرا پرم آتما یعنی خدا تعالی یہہ لوگ اعتقاد رکہتی ہین مسبات پر کہ جب پرکرتی کا پیوند ہوتا ہی پرکہہ سی
جہان کی پیدایش ہوتی ہی اور کہتی ہین کہ پرکرتی اندہی ہے اور آتما یعنی پرکہہ لنگڑا ہی یعنی یہہ دونو بغیر پیوند
ایک دوسری کی کچہہ نہین کر سکتی اور کہتی ہین کہ وقت پرلی یعنی فناء عالم کی تینون عرض یعنی رج گن اور ست گن
اور تم گن برابر ہوتی ہین اور وقت پیدایش عالم کی ست گن غالب ہوتا ہے تب مہتت پیدا ہوتا ہی الغرض انکی نزدیک
جب پرکرتی کو پرکہہ سی پیوند ہوتا ہی اور ست گن غالب ہوتا ہی تب مہتت پیدا ہوتا ہی اور مہتت سی آہنکار
اور اہنکار سی گیارہ اندریان اور پانچ تن ماتر اور پانچ تن ماتر سی پانچ عنصر جیسی بیان ہوا ہے اور وقت
فنا ہونی جہانکی پانچون عنصر پانچون تن ماتر مین غایب ہو جاتی ہین اور پانچ تن ماتر اہنکار مین اور اہنکار
مہتت مین اور مہتت پرکرتی مین **چہٹا پاتنجل شاستر** نکالا ہوا پتنجل کا اکثر باتو نمین سانکہہ
شاستر سے موافق ہی اور بقول اس شاستر کی ملت یعنی نجات بدون جوگ یعنی ریاضت کی نہین حاصل ہوتی ہے
اور سوای ان چہہ شاسترون کی تین شاستر اور ہین کہ وہ برہمنون کی نزدیک مردود ہین **ایک** جین شاستر
نکالا ہوا جین کا اس شاستر والی اعتقاد رکہتی ہین کہ آدمی نیکو کاری سی ہمہ دان بن جاتا ہی پہر اوسکا کلام
خدا کا کلام ہوتا ہے اور اوسکو سا کار پرمیشر کہتے ہین اور جانتی ہین کہ چوبیس آدمی ایسی ہوئی ہین پہلا
اونکا آدنا تہہ اور پچہلا مہاویرا اور خدا تعالے کو نرگن پرمیشر یعنی خدای بی صفت جانتی ہین یعنی خدا تعالے
انکی نزدیک کچہہ چیز کرنیوالا نہین بلکہ معطل ہے اور انکی نزدیک عورت کی مکت نہین ہوتی جبتک مرد کی جسم
مین نہ اوے اور بعضی انکی ثواب حاصل کرنیکو غذا ترک کی مر جاتی ہین اسلام کا نام سنتہا راہی برہمن اس فرقہ
سی ایسی متنفر ہین کہ شیر ہاتی کے مونہہ مین چلی جانا بہتر جانتی ہین اس سی کہ ان لوگون کی سامنی
آوین **دوسرا** بودہ شاستر نکالا ہوا بدہ کا اور نام اوسکا شاکمن ہے کہتی ہین بیٹا راجا
سدہودن کا حاکم ملک بہار کا اور اوسکی مان کا نام مایا ہی کہتی ہین کہ شاکمن ناف سی پیدا ہوا ہے
اور برہمن لوگ اس شخص کو دس اوتارون مین سے نوان اوتار جانتی ہین اور اس مذہب کو اوتہی نہین
جانتی اور اس مذہب والے خدا کو خالق نہین جانتے اور جہانکا ابتدا اور انتہا ہونا نہین مانتی کہتی ہین کہ

کہ ہر آن مین جہان فنا ہوتا ہی اور ہر آن مین پیدا ہوتا ہے اور یہہ لوگ نہانا دہونا بہت کرتی
ہین مردار کو کہا لیتی ہین کہ یہہ خدا کا مارا ہوا ہی آپ جاندار کو نہین مارتی زمین سی کہانس نہین اوکہاڑتی
عورت کی صحبت کرنی کو اچہا نہین جانتی **تیسرا** مذہب ناستک نکلا ہوا چارپاک کا اس مذہب والی سوای
عنصرونکی کسی چیز کو موجود نہین جانتی کہتی ہین کہ سب کچہہ انہین عنصرون سی ہوا ہی انکی نزدیک جو چیز حواس سے
معلوم ہو بس اوسیکو موجود جانتی ہین معقولات پر یقین نہین رکہتی خداے تعالی کا ہونا ہی نہین مانتی بہشت اور
دوزخ سی منکر ہین بہشت اسبات کو جانتی ہین کہ آدمی کی خواہشین پوری ہوتی رہین اور دوزخ یہہ کہ کسی غیر
کا محکوم ہو اور ثمرہ زندگی کا صرف عیش اور عشرت دنیاوی اور نام آوری کو جانتی ہین فقط ہندون کے
مذہبون کا بیان مختصر پورا ہوا پر اسمقام پر جو کچہہ اعتراض وارد ہوتی ہین سو عقل والون کی نزدیک ظاہر ہین
سو مینی اسجگہہ صرف خلاصہ ان شاسترونکا بلا تعرض بیان کردیا ہی او صاحبان عقل کو اس فصل مین گنجایش
گفتگو کی بہت ہی اور بڑا بہاری اعتراض ہونا اختلاف کا ہی

فصل آٹہوین بیچ بیان دعوت کے

دعوت سی مراد ہے اور دین والونکو طرف دین حق کی بلانا سو ہمارے دین مین ضرور ہی کہ اور
دین والونکو خبر کردین اسبات کے کہ جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سی پیغمبر برحق اور ختم الانبیا
ہین جو شخص انکی دین کو اختیار کریگا اللہ کی امان مین آجاویگا اور جو نمانیگا ہمیشہ کو جہنمی رہیگا پہر جو شخص
مسلمان ہوا چاہے تو فرض ہی کہ اول اوسکو تلقین کرین کہ سوا اللہ کی اور کوئی معبود اور حاکم اور مالک حقیقی
نہین ہی اور محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بندی اور بہیجی ہوئے ہین پہر اوسکو ایمان کی صفتین سکہا دین
اور مستحب ہے کہ پہر اوسکو غسل دین اور جو شخص کسیکو مسلمان ہونیکو کہی کہ تو ابہی توقف کر پہر مسلمان ہوجائیو
یا یون کہی کہ مین تجہی مسلمان نہین کرتا تو ہین اور جگہہ جاکر مسلمان بن جا تو یہہ کہنی والا کافر ہوجاتا ہی اور
جو شخص مسلمان ہو پہر ہر مسلمان کو اوسکی خاطر داری لازم ہی اور اللہ کی نزدیک اوس شخص کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے
چنانچہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتی ہین **بیت** بحمد اللہ کہ آنکس مسلمان شدہ ؛ اگرچہ گدا بود سلطان شدہ
اور ہندون کی دین مین اور دین والے کو ملانا ہرگز درست نہین بلکہ اونکی جو چار قوم مشہور ہین اونمین سے
بہی ایک قوم دوسرے قوم مین نہین مل سکتی اور جو کوئی ہندو مسلمان بن جاوے اور پہر ہندو ہوا چاہے اوسکو بہی
پہر ہندون مین ملانا درست نہین یہان مین ہندون سی دو سوال کرتا ہون **پہلا سوال** یہہ کہ تمہارا دین
خدا کی طرف سی ہی یا نہین اگر کہو کہ خدا کی طرف سی نہین تو چاہی کہ اس دین کو چہوڑ دو اور اگر کہو کہ خدا کی
طرف سی ہی تو مین کہتا ہون کہ خدا کی رحمت عام ہوتی ہی او جو دین کہ خدا کی طرف سی ہو چاہی کہ ہر کسی
کی لئی عام ہو پہر کیا وجہہ ہی کہ سوای ہندون کی اور سب اس رحمت سے بی نصیب ہین کسیکو اسمین دخل نہو

دیکہو دین مسلمانی کہ بلاشبہ اللہ کیطرف سی ہی ہر کسیکی لئی عام ہی یہودی نصرانی مجوسی برہمن کہتری
بیس شودر چوہڑا چمار جو اس دین مین آوی گناہون سی پاک ہوجاوے تمہارا دین کیا کامل ہوا کہ جسمین
سوا ہندؤن کی اور کسی کے گنجایش نہین بلکہ کہتی ہو کہ ہندؤن مین بہی سوا برہمن کی اور کی مکت یعنی نجات
نہین ہوتی چنانچہ اسکا بیان پہلی باب کے پانچوین فصل مین ہولیا اور **دوسرا سوال** یہہ ہی کہ تمہارے
نزدیک ہمارا مسلمانون کا دین خدا کی طرف سی ہے یا نہین اگر کہو کہ خدا کیطرف سی ہی تو مین کہتا ہون
کہ ہماری دین سی یقیناً ثابت ہی کہ جو کوئی اس دین مین نہ آویگا وہ شخص بلاشبہ ہمیشہ کا دوزخی ہوگا تو
تمکو چاہئی کہ مسلمان ہوجاو کیونکہ جو دین خدا کیطرف سی ہو اوسکا حکم ضرور ماننا چاہئی ورنہ خدا کی غضب مین
آجاوگی اور جو یہہ کہو کہ ہمارا دین خدا کیطرف سی نہین ہی تو مین کہتا ہون کہ بفرض محال اگر معاذ اللہ ہمارا
دین خدا کیطرف سی نہین ہی تو ہم لوگ کیا کرین اپنی نجات حاصل کرنیکو کون سا دین اختیار کرین ہمارا دین
کہ بقول تمہارے خدا کیطرف سی نہین ہی ایا تمہاری دین مین کوئی طریق عبادت کا ہمارے واسطی لکہا ہی
یا نہین اگر کہو کہ لکہا ہے تو پہر مسلمانونکو تم اپنی دین مین کیون نہین ملا یا کرتی اور اگر کہو کہ نہین لکہا تو مین
پوچہتا ہون کہ ہمارا کیا حال ہو تم ہماری دین کو خدا کیطرف سی نجانو اور تمہاری دین مین ہمارے گنجایش نہو
کیا ہمکو خدا نی عبث ہی پیدا کیا ہی بتلاو کہ اسکا کیا جواب ہے **حکایت** جب کہ مین اپنا اسلام مخفی رکہتا
تہا تو ان دنونمین بعضی آشناؤن کو دین اسلام کیطرف رغبت دلایا کرتا تہا چنانچہ بفضل الہی دس گیارہ
ہندو میرے سمجہانی سی پردی مین مسلمان ہوے ہوئی اور اونہین دوستون کی خاطر اکثر اوقات ہندؤن
سی بحث اور چرچا رہا کرتا تہا اور عجب طرح کی صحبت تہے کہ اوسکی لذت سی ابتک دل بہرا ہوا ہی اور دعا کرتا ہون
کہ حقتعالی اون لوگون کو ظاہر مسلمان کری چنانچہ بڑی بڑی پنڈت کہ اپنی دین سی خوب واقف تہی بحکم
الحق یعلو ولا یعلی کے اس بحث مین مغلوب ہوئی اسی عرصہ مین ایک آشنا جسکو مدت سی ہم کہنی شخص
دین اسلام کی رغبت دی رہی تہی کہنی لگی کہ فلانا پنڈت اگر دین کی بحث مین قایل ہوجاوے تو مین بہی دین
اسلام اختیار کرون چنانچہ بصلاح سب دوستون کی وہ پنڈت کہ کسی اور شہر مین تہا بلایا گیا اور اوسکو جہہ
شاستروں مین دخل تہا اور بحث اور مناظرہ ہونی لگا پندرہ دن تک مباحثہ ہوتا رہا اور طرح طرح کی تقریرین
ہوتی تہین اور اس پنڈت کو میرا مسلمان ہونا معلوم نہ تہا بلکہ یون جانتا تہا کہ یون ہی مناظرہ کرتا ہی
ایکرات مجہی القاے ربانی سے ایک تقریر سوجہی دوسرے دن مینی اوس تقریر سی گفتگو شروع کی پہلی
مینی سوال کیا کہ پنڈت جی مین آپ سے پوچہتا ہون کہ اگر مسلمان اپنی دینی طریق پر قایم رہین تو انکی
مکت ہوگی یا نہین بولا کہ ہان کیون نہین ہوگے پہر مینی کہا کہ مسلمانونکا دین حق ہی یا نہین بولا

انکی لیئے حق ہے مینی کہاکہ انکی دین کی اصل ہے قرآن شریف سو قرآن شریف سچی کتاب ہی یا نہین بولا
کیون نہین سچی ہی کتاب ہے مینی کہاکہ مصرجی اپنی اس بات پر قایم رہنا آپ نی کہاہی کہ قرآن مجید
سچی کتاب ہے اب اس سی پہرنا نہین بولاکہ ہان قرآن سچاہی مینی کہاکہ قرآن مین لکہا ہے وَمَن یَّبتَغِ
غَیرَ الاِسلَامِ دِیناً فَلَن یُّقبَلَ مِنہُ وَھُوَ فِی الاٰخِرَۃِ مِنَ الخَاسِرِینَ ۝ یعنی جو کوئی تلاش کرے سوا
مسلمانی کی اور دین سو ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اوس سے اور وہ شخص عاقبت مین ٹوٹی والو نمین ہوگا تمنی
اقرار کیا تہا کہ قرآن سچاہی سو قرآن تو کہتاہی سوائے اسلام کی کوئی دین اللہ کو قبول نہین اب تم ہی جلد مسلمان
ہوجاؤ اور اپنی دین سی توبہ کرو یہہ بات سنکر پنڈت کہنی لگاکہ اگر قرآن من یون لکہا ہے تو قرآن سچا نہین
مینی کہاکہ اگر قرآن سچا نہین توچاہئی کہ مسلمانون کو انکی دین مین نجات حاصل نہو تو مین پوچہتا ہون کہ در صورت
اگر معاذ اللہ مسلمان تم سی خواہش کرین کہ ہمکو اپنی دین مین ملالو اور کوئی عبادت کا طریق ہمکو بتادو کہ ہم اوس
سی اپنی نجات حاصل کرین تو آیا تمہاری کسی شاستر مین مسلمانون کی لئی کوئی وظیفہ عبادت کا لکہاہی یانہین
بولاکہ ہمارے شاستر ونمین اونکی لئی کوئی طریق عبادت کا نہین لکہاہی مینی کچہہ جواب اس بات کا نہ دیا تہا
کہ وہی آشنا کہ جنہون نی یہہ مناظرہ کروایا تہا کہنی لگی کہ واہ مصرجی یہہ عجب بات ہی کہ مسلمانونکی نجات نہ اونکے اپنے
دین مین ہو نہ تم اونکی لئی کوئی طریق عبادت کا بتلاؤ اب وہ بیچارے کیا کرین کسطور اپنی اللہ کی بندگی کرین
دیکہو جو مسلمان ہمکو کہتی ہین کہ تمہاری دین مین تمہاری نجات نہوگی تو وہ ہمکو یہہ بہی تو کہتی ہین کہ دین مسلمانی
مین آؤ اِس مین تمہاری نجات ہوگی اور تم کہتی ہو کہ مسلمانونکی نجات نہ اوس دین مین ہوگی نہ اس دین مین
ہوگی کوئی طریقہ عبادت کا انکی لئے نہین ہی کیا اونکو خدا نی یون ہی گہانس پہونس کے مانند پیدا کیا ہے
کہ کسیطرح انکی مکت نہو پس ہمنی جان لیاکہ تمہاراہی دین جہوٹا ہی فقط چنانچہ یہہ بحث اسی بات پر ختم ہوئی
اور وہ آشنا بہی پردہ مین ایمان لایا الحمد للہ علی ذلک جب ہندونکو کہاجاتاہی کہ کفر کو چہوڑکر دین اسلام
اختیار کرو یا کسی اور طرح سے گفتگو دین کی مقدمہ مین آجاتی ہی تو بعضی ہندو کہاکرتی ہین کہ ہم اپنی اجل
یعنی روشن دین کو چہوڑکر تمہاری گہور یعنی میلی دین مین کیون آوین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ اجل تو دین
ہماراہی جسمین توحید بہری ہوئی ہے اور گہور دین تمہاراہی جسمین شرک بہرا ہوا ہی اور جس دین مین گوبر اور موت
کاکہانا اور پینا اور پہر اوس کے پوجا اور دوسرے کام بیحیائی کی درست بلکہ ثواب لکہی ہون تو وہ
دین اجل کہان رہا اور جو جو اعتراض کہ تم ہماری دین پر کیا کرتی ہو انکی تو جواب دئی گئی ہین اور باقی
اور باتین اجل اور گہور ہونی ہماری اور تمہاری دین کی اس سارے کتاب مین مطالعہ کرو اور بنظر انصاف دیکہو
تامعلوم ہو کون اجل ہی اور کون گہور اور بعضی یون کہاکرتی ہین کہ اگرچہ دین مسلمانی از روی دلایل عقلی کے

غالب ہے لیکن ہمارے پوتھی گیتا مین لکہا ہی کہ اپنا دین اگرچہ رائی سمان یعنی خردل کی دانی برابر اور دوسرا
دین اگرچہ پربت سمان یعنی پہاڑ کی برابر ہو جب بہی اپنا دین نہچہوڑنا چاہئی سو اسکا جواب یہہ ہی کہ جب
یقیناً معلوم ہوا کہ اپنا دین باطل ہے پہر اوسپر قایم رہنا محض بیوقوفی ہے اور اسبات سی تمہاری گیتا بہی
باطل ٹہیرتی ہے جسمین ایسی کم فہمی کے بات ہی کیونکہ جس شخص کو یقیناً معلوم ہو کہ مین زہر کہا رہا ہون
اور پہر اوسکو کہائی جاوے تو وہ شخص ہلاک ہی ہو جاویگا اور دہرم وہی ہوتا ہی جو حق ہو ناحق کو دہرم کہنا
چاہئی اور جب تمنی دین اسلام اختیار کر لیا یہی دین تہا ادہرم ہو جاویگا پہر اسکو نہچہوڑنا چاہئی **حکایت**
ایک روز مین ایک دوست کے سامنی اپنی پیر مرشد حضرت مولانا علاء الدین صاحب سی دین کی مقدمہ مین یہہ بحث
کر رہا تہا اوسے گفتگو مین مینی حضرت ممدوح سی عرض کیا کہ اگر آپکو یقین کامل ہو جاوے کہ دین مسلمانی حق
نہین ہی تو آپ اس دین کو چہوڑ دین یا نہین فرمانی لگی کہ اگر بفرض محال ہمکو یقین کامل ہو جاوے کہ دین
مسلمانی باطل ہے اور پہر ہم اس دین کو نہچہوڑین تو اللہ کی لعنت ہمپر نازل ہو گی دوسرے دن اوسی آشنا کی
سامنی لشن دت پنڈت سی بحث ہو رہی تہی مینی کہا کہ پنڈت جی اگر تمکو یقین ہو جاوے اسبات کا کہ ہندون
کا دین باطل ہے تو تم اس دین کو چہوڑ دو یا نہین بولا کہ ہرگز نہچہوڑین مین ابہی خاموش تہا کہ وہی آشنا کہنی لگی
کہ مصر جی یہہ کیا انصاف کی بات ہی کہ باوجودیکہ ایک دین کو باطل سمجہین اور پہر اوسکو نہچہوڑین ایسی بے انصافی
کی بات مسلمان تو نہین کہتی جیسی تم کہتی ہو فقط چنانچہ بعد چند روز کی یہہ آشنا بہی ہندون کی دین کے
قباحت اور اسلام کی خوبیین دریافت کرکی پردہ مین ایمان لایا الحمد للہ علی ذالک اور بعضی یہہ کہا کرتی ہین
کہ دین مسلمانونکا بہت اچہا ہی سوائے ایک رب کی اور کوئی انکا معبود نہین اور ہندوونکا دین بہت برا ہی جسمین
ہزارون رب مقرر ہو رہی ہین لیکن یہہ لوگ بسبب تقلید اپنی بزرگونکی دین اسلام اختیار نہین کرتی چنانچہ
بعضے ہندو کہا کرتی ہین کہ اگر خدا کو ہمارا مسلمان کرنا منظور ہوتا تو ہمکو ہندون کی گہر کیون پیدا کرتا مسلمانون
ہی کی گہر پیدا کرتا سو ہم تو پہلی سی ہندو پیدا ہوئی ہین اب ہم خدا کی پیدایش کو کسطرح بدل ڈالین سو اسکا
جواب یہہ ہے کہ یہہ کچہہ ضرور نہین ہی کہ جو شخص کسی قوم مین پیدا ہو وہ اوسی قوم کی چال چلن پر رہے بلکہ یہہ
ضروری ہی کہ اپنی عقل سے دین حق کے تلاش کری جو دین اللہ کیطرف سی ہی اوسپر چلی اسی واسطی ہمارے دین
مین ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جب اسکو عقل آوی اپنی دین کی حق ہونی کے دلیلین دریافت کرے
صرف باپ دادا ہی کی تقلید پر نرہے سو تم کو بہی خدا نی اسلئے ہندون کی گہر مین نہین پیدا کیا کہ تم ہندو
ہی رہو بلکہ اس لئی پیدا کیا ہی کہ عقل سنبہال کر دین حق کی تلاش کرکی مسلمان بن جاو تاکہ مرتبہ تمہارا اللہ کے
نزدیک اور مسلمانونسی زیادہ ہو اور بسبب چہوڑنی روش باپ دادے کے یہہ کام نہایت ہی جوانمردی کا

ہی تمکو ثواب زیادہ ملی اور دین اسلام کی طفیل سے تمہارے دل کا اندہیرا دور ہو حق تعالی فرماتا ہے
اللّٰہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور یعنی اللہ کام بنانیوالا ہی ایمان والون کا نکالتا ہی
اونکو اندہیری سی طرف نور کی اور یہہ جو تمنی کہا کہ ہم اول ہی سی ہندو پیدا ہوئی ہین یہہ بات بہی غلط ہی
کیونکہ جسدن تم جنم مین آئی تم پر کوئی نشانی ہندو پن کی نہ تہی نہ تم اوسوقت رام لچہمن کو پہچانتی تہی اور نہ
برہما اور بشن سی واقف تہی نہ تمہاری گلی مین زنار تہا نہ تم سندہیا سی واقف تہی نہ ترپن سی تم تو پیچہی سے
ہندو بن گئی ہو اور یہہ جو تمنی کہا کہ ہم خدا کے پیدایش کو کسطرح بدل ڈالین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی متابعت اختیار کرنی سی خدا تعالی کی پیدایش کا تغیر نہین لازم آتا بلکہ یہہ عین مرضی اوسکی ہی مثلاً کوئی بادشاہ
اپنی ایک فوج کو ایک قلعہ مین رکہکر اونکی پرورش کری پہر ایک وقت وہ بادشاہ اپنی معتمد کی زبانی اوس فوج کو کہلا
بہیجی اور ساتہہ اپنا فرمان بہی اوسکی ہاتہہ بہیجی اور صاف حکم دی کہ اس قلعہ سی نکل کر فلانی شہر مین جاؤ اور اس معتمد
کی تابعداری مین رہو تاکہ ہم تمپر مہربان ہوکر تمکو بہت سا انعام بخشین پہر اگر وہ فوج کی لوگ کہنی لگین کہ ہمکو بادشاہ
نی جس قلعہ مین پہلی سے رکہا ہی ہم تو وہان ہی رہینگی اور جو بادشاہ کو ہمارا فلانی شہر مین داخل کرنا منظور
ہوتا تو ہمکو پہلی سے اس قلعہ مین کیون رکہتا سو ہم اگر اس قلعہ کو چہوڑدین تو بادشاہ کی حکم کا تغیر لازم آویگا
تو اوس فوج کی لوگ بڑی بیوقوف گنی جاوینگی کہ بجا آوری حکم بادشاہ کو تغیر حکم جانتی ہین اور بادشاہ
کی قہر مین گرفتار ہونگی سو اسیطرح حق تعالی نی تمکو اول ہندوؤن کی گہر پیدا کیا جب تمنی تربیت پاکر
عقل سنبہالی تو تمکو زبانی اپنی معتمد کی یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغام بہیجا اور اپنی فرمان عالیشان
یعنی قرآن شریف مین بہی حکم بہیجا کہ تم اپنی باپ دادا کی طریق کو چہوڑو اور دین اسلام اختیار کرو تاکہ
تم بہشت مین رہو اور ہمیشہ خوش رہین پہر اگر تم مسلمان ہونیکو خدا کی پیدایش کا تغیر سمجہو تو بڑا ہی
افسوس ہی تمہارے دانائی پر اور اگر یہہ بات ضرور ہوتی کہ جو کوئی جسکی گہر مین پیدا ہوا ہے اوسی
کی طریق پر رہی تو چاہیی کہ جو کوئی مفلسون کی گہر پیدا ہوا اور آپ دولتمند بن جاوے اوسکو وہ مال دولت اختیار
کرنا حرام ہو کیونکہ اوسکی باپ دادا کے چال چلن تہی مفلس اور عاجز رہنا اسنی اونکا خلاف کیون کیا
اور چاہیی کہ جسکی باپ دادا اندہی ہون اونکی تقلید سی یہہ بہی اپنی آنکہین پہوڑ ڈالی اور جسکی باپ دادا
مجذوم یا اور بیماری مین مبتلا ہون اور اولاد کو وہ بیماری ہو جاوی تو باپ دادا کی تقلید کی لئی اولاد
کو اپنی بیماری کا علاج کرنا حرام ہو حالانکہ ہم کسی ہندو کو اسطور پر عمل کرنیوالا نہین دیکہتی ہین اور جو تم
یہہ کہو کہ ان باتون مین باپ دادا کے تقلید یعنی ریس درست نہین بلکہ اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہیی دین
کی کامون مین باپ دادا کی تقلید کفایت کرتی ہی تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اگر ایسی کامون مین باپ دادا

کی تقلید درست نہین اور اپنی عقل کا خرچ کرنا ضرور ہی تو دین کی کام کہ سب پر مقدم ہین اونمین زیادہ
اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہئی انکو کسی کی تقلید پر نر کہنا چاہئی اور نہین تو یہہ بات لازم آویگی کہ جسکی باپ
دادا چور اور ظالم اور زناکار اور شرابی ہون تو بیٹی کو بہی ان باتو نمین اونکی تقلید مین ضرور چور اور
ظالم اور زناکار اور شرابی ہونا چاہئی حالانکہ یہہ بات کسیکے نزدیک درست نہین اور خیال تو کرو کہ خدا
نی تمکو آنکہہ دی ہی دیکہنی کو کان دئی سنی کو زبان دی ہی بولنی کو یعنی ہر چیز ایک ایک کام کی لئی دی ہے
پہر مین پوچہتا ہون عقل کہ سب چیز سی افضل ہے یہہ کس لئی دی ہی آخر عقلمند یہی کہی گا کہ عقل خدا نی
اسواسطی دی ہی کہ اپنی پیدا کرنیوالی کو پہچانی اور دین حق اور باطل مین تمیز کری تا کہ اللہ کی رضامندی
مین رہے اور اپنی سعادت حاصل کری پہر اللہ کی بخشی ہوئے عقل کو یون ہی بیکار چہوڑ دینا او حق اور باطل
کی تمیز صرف اور ون کی تقلید پر چہوڑ دینی سخت کبیرہ گناہ ہی اگر دینکی تحقیق مین صرف باپ دادی کی تقلید
کافی ہوتی تو اللہ تمکو جدی جدے عقل کیون دیتا اور ہر کسیکو جدی جدے عقل خدا نی اسیواسطی دی
ہی کہ ہر کوئی اپنی دینکی تحقیق آپ کری سو ہر کسیکو چاہئی کہ باپ دادا کی چال چلن جو موافق مرضی اللہ کے ہو
اوسپر چلین اور جو مخالف ہو اوسکو چہوڑ دین اور کیا خوب کہا ہی کسی شاعر نی **بیت** لیک لیک گاڑی
چلی لیکہین چلین کپوت ✣ تینون لیک نہ چالتی شاعر سنگہہ سپوت ✣ اور خود تمہارے شاستر ون
سی ثابت ہے کہ جو باپ دادا کا مذہب برا ہو اوسکا چہوڑنا ضرور ہی چنانچہ بقول تمہارے ہرن کشپ
کا یہہ مذہب تہا کہ وہ بدبخت اپنی آپ کو خدا کہلاتا تہا اور پر ہلاد اوسکی بیٹی نی اوسکی مذہب کو برا جانکر
چہوڑ دیا ہرن کشپ کا مذہب خود پرستی تہا پر ہلاد کا مذہب خدا پرستی ہوا پہر تمہاری شاستر ون مین پر ہلاد
کی بہت تعریف لکہی ہے اسی سبب سے کہ اوسنی اپنی باپ کا طریق برا جانکر چہوڑ دیا اور اگر تم یہہ کہو کہ ہرن
کشپ اور پر ہلاد کا اعتقاد اور چال چلن جدا جدا تہا اور دین دونونکا ایک ہے تہا سو اسکا جواب یہہ ہے
کہ دین کی بدلنی مین یہی ہے تو اعتقاد اور چال چلن کا بدلنا ہوتا ہی اور کچہہ نہین بدلتا سو جیسی پر ہلاد نی
اپنی باپ کے بری اعتقاد اور چال چلن کو چہوڑ کر اچہا اعتقاد اور چال چلن اختیار کیا اسی طرح تم بہی برا اعتقاد
یعنی اللہ کے سوا اور کی عبادت کو درست جاننا اور برا چال چلن یعنی بت پرستی چہوڑ کر اچہا اعتقاد یعنی
اللہ کو معبود اور رسول کو رہنما جاننا اور اچہی چال چلن یعنی خدا پرستی جیسی نماز روزہ وغیرہ اختیار کرو
اور جو تم یہہ کہو کہ پر ہلاد نی ہرن کشپ کا مذہب اسیواسطی چہوڑ دیا کہ ہرن کشپ نے اپنی باپ دادا کا
مذہب چہوڑ دیا تہا اور نیا مذہب یعنی خود پرستی اختیار کر لیا تہا اور اصل مین پر ہلاد کا وہی مذہب
تہا جو اوسکے بزرگونکا تہا تو اسکا جواب یہہ ہی کہ جیسی بقول تمہارے ہرن کشپ نے اپنی بزرگونکا

مذہب یعنی خدا پرستی کو چھوڑ کر نیا مذہب یعنی خود پرستی اختیار کر لیا تہا اور برہلادنی اوسکو برا جان کر
چھوڑ دیا اسیطرح تمہارے باپ دادا نے بہی حضرت آدم اور حضرت نوح علی نبینا وعلیہما السلام اپنی
بزرگونکا اصل مذہب یعنی توحید کو چھوڑ کر بت پرستی اختیار کر لی ہی تو تم بہی اونکا مذہب چھوڑ
کر مذہب قدیمی حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کا یعنی توحید اختیار کرو اور جو تم یہہ کہو کہ حضرت آدمؑ اور حضرت
نوحؑ ہماری بزرگ نہتی بلکہ ہم برہما کی اولاد ہین تو یہہ قول تمہارا محض غلط ہی کیونکہ اگر تم برہما کی
اولاد ہوتی تو جیسی بقول تمہارے برہما کی چار مونہہ تہے تمہارے بہی چار ہی مونہہ ہوتی بلکہ تمنی صرف
شیطان کی تلقین سی آپکو برہما کی اولاد مقرر کیا ہی اور حقیقت مین ہم تم سب بنی آدم ہین اور تم جو
خواہ نخواہ حضرت آدم کی نسل سی باہر ہوکر برہما دیو کی اولاد بنتی ہو تو اسمین تمکو ایک اور قباحت لازم
آویگی اور وہ یہہ ہی کہ برہمانی اپنی بیٹی سارستی کو اپنی جورو بنا لیا اور تمہارے نزدیک باپ دادا کی تقلید ضرور
ہی تو تمکو بہی ایسا کام کرنا ضرور پڑا اور بعضی ہندو اس خاکسار پر یہہ اعتراض کیا کرتی ہین کہ تونی
جو اپنی باپ دادا کا طریق چہوڑا کیا تیری باپ دادا بیعقل تہے تو ہی بڑا عقلمند پیدا ہوا سو اسکا جواب
یہہ ہی کہ پرہلادنی اپنی باپ ہرنکسب کا طریق چہوڑا اور شاستروں مین اوسکی تعریف اور ہرنکسب
کی ہجو لکہی ہی اسمقام مین کہنی والا یون کہہ سکتا ہی کہ کیا ہرنکسب بیعقل تہا پرہلاد ہی بڑا عقلمند
پیدا ہوا تہا اور اسمقام مین تمہاری دین پر ایک بڑا اعتراض وارد ہوتا ہی مین نہین جانتا کہ تم اوسکا کیا
جواب دوگی اور وہ یہہ ہی کہ تم لوگ ہرنکسب دیت کو کیون برا جانتی ہو اور دشٹ یعنی دشمن خدا کا سمجھتی
ہو آخر اسی واسطی کہ وہ بندہ ہوکر خدا کہلایا اب مین کہتا ہون تمہاری رامچندر اور پرسرام اور کشن وغیرہ
یہہ لوگ بہی تو بندہ ہوکر خدا کہلائی ہین انکو دشٹ کیون نہین جانتی انکو بہی برا جانو اور انکی متابعت
چہوڑو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی متابعت اختیار کرو جو خدا نہین کہلائی بندی کہلائی ہین بلکہ
بندہ ہونیکو اپنا شرف سمجہتی ہین جیسی ہمارے کلمہ شہادت سی ظاہر ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی مین گواہی دیتا ہون اس بات کی
کہ نہین کوئی معبود برحق سوا اللہ کی اور گواہی دیتا ہون اسکی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بندی اور
اوسکی رسول ہین اور جو یہہ کہو کہ رام اور کشن وغیرہ خدا کی اوتار تہی اسواسطی ہم اونکی متابعت اور پرستش
کرتی ہین تو اوسکا جواب یہہ ہے کہ جیسا ہرنکسب بہوک پیاس نیند موت وغیرہ عوارض بشری مین
مبتلا اور عاجز تہا ایسی ہی رام اور کشن وغیرہ بہی چنانچہ تمہارے شاستروں سی ثابت ہی کہ رامچندر کے
بی بی کو راون پکڑ لیگیا رامچندر بہت متردد اور عاجز ہوا آخر ش ہنومان وغیرہ بندروں کی مدد سے

اوسکو چہڑا کر لایا اور کشن کی پیر مین ایک شکاری کی ہاتہہ سی تیر لگا اوسی زخم کی تکلیف سی مر گیا علی ہذا
القیاس تمہاری معبودون کا عجز اور بندہ ہونا ثابت ہی پہر ان لوگو نمین کونسی صفت خدائی کے
ہی کہ ہر ان کتب مین نہین ہی اور جو اسمقام مین ہندو یہہ اعتراض کرین کہ بعضی مسلمان بہی باپ دادا وغیرہ
کی چال اور چلن اگرچہ خلاف شرع کی ہو نہین چہوڑتے جیسی بیاہون مین سہرا اور کنگنا وغیرہ رسوم باطلہ
اور بیاہ کرنی اور مرنی مین سوم اور چہلم اور چہہ ماہی اور برسی اور عرس کا اہتمام اور روشنی اور مجلس اور
محرم اور شب برات وغیرہ کی بدعات اور سوا اسکی جن کاموں کی شرع مین کچہہ اصل نہین بلکہ بعضی مسلمان یہہ کہتی
ہین کہ اگرچہ فلانی بات خلاف شرع کی ہی لیکن ہمارے بزرگونکی رسم ہی ہم اوسکو ہرگز نہین چہوڑینگی سو اسکا
جواب یہہ ہی کہ ہماری دین مین یہہ بات درست نہین ہی کہ اپنی بزرگونکی رسوم اگرچہ خلاف شرع ہون اوسکو
چہوڑین ہمارے شرع شریف مین یون آیا ہی کہ جو رسم باپ دادا کی یا استاد مولوی کی یا پیر مرشد کی یا حاکم اور
بادشاہ کی یا کسی اور کی برخلاف شرع شریف کی ہو اوسکو چہوڑ دینا چاہیئی اور جو کوئی بزرگونکی رسم کو شرع
شریف پر مقدم جانی اور شرع کی حکم کو ناپسند کری تو وہ شخص مسلمان نہین رہتا بلکہ اسلام سی خارج اور کافر
اور مرتد ہو جاتا ہے کیونکہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑہتی ہین یعنی اونکی دین مین ہین کچہہ باپ
دادا اور استاد مولوی اور پیر مرشد اور حاکم بادشاہ یا کسی اور کا کلمہ نہین پڑہتی بزرگونکی چال چلن وہی اچہی ہین
جو مطابق شرع شریف کی ہون اور جو رسم برخلاف شرع کی ہو خواہ کسی کی ہو اوسپر چلنا ہرگز درست نہین دین کے
امر مین رسول اللہ کو ہرگز خطا نہین ہوتی اور باپ دادا استاد مولوی پیر مرشد بادشاہ حاکم وغیرہ ان سب کو
خطا ہونی ممکن ہے اور جو کسی ہندو کو اس تقریر سی یہہ شبہہ پڑی کہ مسلمان لوگ کلمہ تو پڑہتی ہین پیغمبر صاحب
کا پہر حنفی اور شافعی اور حنبلی اور مالکی اور قادری اور چشتی اور نقشبندی اور سہروردی اور اویسی اور مجددی اور
اشعری اور ماتریدی کیون کہلاتی ہین اور ان بزرگونکی تقلید کیون کرتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ ہم اپنی
آپکو ان بزرگونکی دین مین نہین جانتے یہہ بزرگ بہی پیغمبر صاحب کے دین مین ہین ہم لوگ بہی پیغمبر صاحب کے
دین مین ہین ہان اتنا فرق ہی کہ بہ نسبت ہماری یہہ لوگ قران شریف اور حدیث کی خوب معنی سمجہتی تہین
اور ان لوگون نی قران شریف اور حدیث کی معنی سمجہہ کر اوس سی مسئلی احتیاجی نکالی سو جس مسلمان کو جس بزرگ
سی زیادہ حسن ظن ہوا وہ اوسی سی طریق محمدی کو سیکہنی لگا اور اپنی آپکو اوسکی طرف نسبت کرنی لگا
اور حقیقت مین سب محمدی ہین اور ہم لوگ ان بزرگونکی تقلید اسواسطی کرتی ہین کہ حدیث سے مسئلہ نکال لینا اور
ناسخ اور منسوخ حدیث کو دریافت کرنا ہم لوگونکی حوصلہ سی باہر ہی لاچار کیواسطی ہم انکی تقلید کرتی ہین اور
جو شخص خود ایسا کامل ہو کہ حدیث سی مسئلہ نکال سکتا ہو اوسکو انکی تقلید ضرور نہین ہی کیونکہ قران شریف

مین آیا ہی فَاسْئَلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی اگر تمکو معلوم نہو اور سمجہہ والونسی پوچہہ
لو اور باوجود اسبات کی پہر جس مسئلہ مین ہمکو یقین ہوجاوے کہ فلانی امام کا فلانا قول مخالف قران یا حدیث
کی ہی تو ہم یہہ گمان کرینگی کہ اس مسئلہ مین امام چوک گیا اور اوس مسئلہ مین امام کی قول پر ہرگز عمل نکرینگی کیونکہ
اللہ اور رسول کی کلام مین خطا نہین ہوتے اورون کی کلام مین خطا کا ہونا محال نہین اور اس چوک ہوجانے
مین امام کا ذرہ بہی قصور نہین اوسکو تو مسئلہ نکالنی مین ثواب خطا پر بہی ملتا ہی چوک اور خطا ہوجانی اپنی
اختیار مین نہین ہوتی اور ہماری امامون نی فرمایا ہی کہ اُتْرُكُوْا قَوْلَنَا بِالْحَدِيْثِ یعنی جو ہمارے قول تمکو
برخلاف حدیث کی معلوم ہون اونکو چہوڑ دو حدیث پر عمل کرو غرض بہر حال ہمارے دین مین اللہ اور رسول کے
حکم کی مخالف خواہ کسیکا قول ہو اوسکی متابعت درست نہین ہی چنانچہ یہہ بات قرآن شریف سی ثابت ہی حق تعالے
نی فرمایا ہی يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ یعنی اى ایمان والو
تابع ہو اللہ کی اور رسول کے اور اون لوگونکی جنکا تمپر اختیار ہی یعنی بادشاہ مسلمان اور استاد اور پیر مرشد یا
اور سیطرحکا امیر جیسی کہ قوم کا سردار یا چودہری پہر آگی یون فرما دیا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى
اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ یعنی اگر تم مین اور ان لوگونمین کسی بات مین
اختلاف پڑی یعنی تم کچہہ کہتی ہو اور یہہ تمہارے امیر اور طرح کہتی ہون تو اوسبات کو رجوع کرو اللہ اور رسول کیطرف
اگر یقین رکہتی ہو اللہ اور پچہلی دن پر یعنی جسطرح اللہ اور رسول کا کہنا ہو اوسپر چلو اگر تمہارے رای کی موافق ہو
اپنی رای کو سچ جانو اور اگر ان امیرون کی رائے کی موافق ہو تو اونکی رائے کو درست جانو غرض بہر صورت اللہ
اور رسول کی حکم کو مقدم رکہو اور پہر آگی یون فرما دیا ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا یعنی یہہ بات بہت نیک
ہی اور بہتر تحقیق کرنا ہی اگر اسمقام مین کسیکو یہہ وہم پڑی کہ دیوان حافظ مین لکہا ہے بمی سجادہ
رنگین کن گرت پیر مغان گوید؛ یعنی اگر پیر کسیکام خلاف شرع کا حکم کری اوسکو ماننا چاہیی سو اسکا جواب یہہ ہے
کہ اول تو اس قول کا مطلب کچہہ اور ہی ہی معنی ظاہری مراد نہین دوسرے دیوان حافظ ہماری دین کی کتاب
نہین کہ جسکی سند پکڑی جاوے اور ہماری یہان ایک قاعدہ ٹہر رہا ہی کہ اگر کسی بزرگ کا کوئی شعر یا کچہہ عبارت
برخلاف شرع شریف کی معلوم ہو تو اوسکی تاویل صحیح کرکی اوسکی معنی موافق شرع شریف کی درست کئی جاتی ہین
یا یہہ گمان ہوتا ہی کہ اسکی معنی جو اوس بزرگ کی مراد ہین ہمارے سمجہہ مین نہین آتی لیکن اسکی ظاہری معنی
کہ مخالف شرع معلوم ہوتی ہین قبول نہین کئی جاتی یا یہہ گمان کیا جاتا ہی کہ یہہ کلام اوس بزرگ کا نہین کسی
بی سمجہہ یا بدمذہب نی کہکر اوسکی ذمہ لگا دیا ہی چنانچہ یہہ بات تجربہ کو پہنچ گئی ہے کہ بہت سی حدیثین لوگون
نی آپ بنا کی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نام منسوب کر دین ہین اور یا یہہ کہ یہہ کلام غلبہ حال اور بیہوشی مین

بیت [illegible]

اوس بزرگ سی صادر ہوا ہوگا اور بیہوشی کی حالت پر الله تعالی سے نہین پکڑتا اور ایسی حالت کا
کلام قابل سند کے نہین ہوتا اور بارہا ہہ کہ اوسوقت مین اوس بزرگ نی اس قول سی رجوع اور توبہ کرلی ہوگی
غرض ہر صورت برخلاف شرع شریف کی کسیکی قول کی سند نہین پکڑی جاتی اور بُری شاعرون کا ذکر الله تعالے نے
نی قرآن شریف مین یون فرمایا ہی وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ یعنی شاعرون کی بات پر وہی چلتی ہین
جو بیراہ ہین چنانچہ اس زمانہ مین بعضی اشعار اور عبارات ایسی بیراہی کی ہین کہ جسکی ظاہر معنی کفر کی ہین
جیسی کہ یہہ اشعار ع ہم عشق کی بندے ہین مذہب سی نہین واقف + گر کعبہ ہوا تو کیا بتخانہ ہوا تو کیا +
ع ہوئی ہم بت کی بندی برہمن سے راہ کرلی ہین + حرم کی رہنی والو تم سی عشق الله کرتی ہین +
دنیا مین تو بچا جو جلد گنہگار نہوگا + محشر مین خدا کا اوسی دیدار نہوگا + ع شخصی آمد کہ من رسولیم
گفتا تو برو کہ من خدایم ع چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال + کہ من از خدا پیش بودم دو سال ع
راہ حق ہرگز نیابی تا نگیری چار ترک + ترک دنیا ترک عقبی ترک مولی ترک ترک + ع کوی جانان سی خاک
لائینگی ہم + اپنا کعبہ نیا بنائینگی ہم ع بہلی ہوئی ہتر ہیری سر سی ملی بلا سے + الکا ایکی کر گئی دو دنیا
گئی ستای ع ہیری ترک شو رگ فرمایا + گورنی آ دا گون مٹایا + ایسی گور رتن من واردان +
ہر جا دون پر گور نہ بساردان + اور کسینی جھوٹ اور زنا اور فسق کی قصونکو مزہ دار بنا دیا جیسی کہ بدر منیر
اور بہار دانش کی بعضے مقام اور کسینی لوگونکو گناہ پر دلیر دلائی جیسی کہ یہہ شعر ع یہہ حسن وجوانی
یہہ جوش وخروش + مغفورست ایزد تو ساغر بنوش اور کسینی بزرگون کی ہجو کہہ ڈالی جیسی شیعون کی بزرگی
اور رفیع السودا وغیرہ شاعرون کی بنائی ہوئین ہجوین اور کسینی القاب وآداب مین بہت زیادتی کی لوگون
کو کہنی لگی قبلہ وکعبہ بندگی پرستند کی سجدات عبودیت وغیرہ اور کسیکی کلام سی فرشتون کی حقارت نکلتی
جیسی کہ یہہ شعر ع جو دیکہی وہ انگیا جواہر نگار + فرشتہ ملی ہاتہہ بی اختیار + اور سوای اسکی اور بہت
اقسام بُری شعرون کی ہین کہ ہم ایسی کلامونکو بہت بد جانتی ہین اور اونکی پڑہنی سننی کو سبب خرابی
دین کا سمجھتی ہین لیکن بسبب احتمال توبہ کر لینیکی صاحبان کلام کو برائی سی یاد نہین کرتی اور اگر کوئی یہہ کہی کہ
حضرت مولانا روم نے بموجب حکم اپنی مرشد یعنی حضرت شمس تبریز کی شراب کا باسن اوٹھا لائی مرشد نے
کہا ہمکو معشوق چاہئی تو اپنی بیوی کو لی آئی مرشد نی کہا ہمکو نازنین لڑکا چاہئی تو اپنی بیٹی کو حاضر کیا مرشد
نی کہا ہم تیرا حسن عقیدت اور رسوخ آزماتی تہی تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ایسی حکایات محض غلط اور جھوٹ
اور مفسدون کی بناوٹ ہوتی ہین اور جو کسی کتاب مین ہی لکہی ہون تو کسی بیدین کی ملائی ہوئی یا
مصنف کی عدم تحقیق سی ہوتی ہین جیسکہ لوگون نی پیغمبر خدا صلعم پر بہت سی جھوٹ باندھی ہون اگر

کسی ولی پر باندہا تو کیا عجب ہے ایسی حکایات سی ہماری دین پر اعتراض نہین آتا اور اگر حقیقت مین
کسی بزرگ سی کوئی کام خلاف شرع ثابت بہی ہو جاوے وہی احتمالات کہ اوپر ذکر ہو چکی وہان بہی جاری
ہو سکتی ہین غرض کہ ہمارے دین مین اللہ اور رسول کے برخلاف کسی کو حکم کرنا اور کسیکا حکم ماننا اور
کسیکی قول و فعل کو سند پکڑنا درست نہین نہ اوستاد کا نہ پیر کا نہ کسی اور کا اور جو کوئی اللہ اور رسول
کی حکم کی مقابلہ مین کسیکی حکم کو پسند کری وہ شخص کافر اور مرتد اور دین اسلام سی خارج ہی اور بعضی
کہا کرتی ہین کہ ہندو مسلمان مین کیا فرق ہی خدانی ایک حد بنا دی ہی سو اپنی حد پر قایم رہنا چاہئی سو
اوسکا جواب یہہ ہے کہ ہندو مسلمان مین زمین و آسمان کا فرق ہی چنانچہ اس کتاب مین بہت بیان اس فرق
کا آیا ہی اور یہہ حد تمنی آپ ہے مقرر کر لی ہی کچہہ خدانی تمکو یہہ حکم نہین دیا کہ اس حد پر قایم رہو ہمکو بتلاؤ
کہ تمکو خدانی کسکی زبان سی حکم دیا ہی اور اگر اس حکم مین اپنی بزرگونکی سند پکڑتی ہو سو اونکی زبانکا
کچہہ اعتبار نہین کیونکہ وہ لوگ بقول تمہارے فاسق اور کاذب اور بندہ نفس کے تہی چنانچہ پہلی سی معلوم ہو چکا
ہی ہان دین اسلام قبول کرکی اس حد پر قایم ہونا چاہئی کہ اسکی رہنما یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی
ہین جنسی کبہی مخالف مرضی حق تعالی کے کوئی قول فعل خلق ظاہر نہین ہوا

باب دوسرا بیچ بیان عبادات کی

اسباب مین یہہ فصلین ہین

فصل پہلی بیچ بیان دور کرنی نجاسات کی

ہمارے نزدیک نجاست کئی قسم پر ہی ایک ناپاک ہونا دل کا ساتہہ بُری
اعتقاد اور بُری اخلاق کے اور دلیر ہونا گناہون پر سو یہہ ناپاکی سب ناپاکیون سی سخت تر ہی اور اسکی
دور کرنیکی تدبیر یہہ ہی کہ اول اعتقاد اپنا سنواری اور بُری اعتقاد دلسی بچی چنانچہ اعتقاد کی بیان مین
بہت کتابین ہین اُن سی دریافت کری اور مختصر اعتقادیات کا بیان اس کتاب کی پہلی باب مین ہو لیا ہی
اوسپر اپنا اعتقاد جماوی اور اوسکی خلاف سی بچی اور پہر بُری اخلاق اور گناہون سی بچی چنانچہ اسبات
کا بیان کیمیاے سعادت اور احیاء العلوم اور دوسری کتابون سلوک اور فقہ مین مفصل لکہا ہی وہان
دریافت کری دوسرے ناپاک ہونا بدن اور کپڑی وغیرہ کا چنانچہ اسمقام مین ہمکو اسی ناپاکی کی دور کرنی
کی تدبیر کا بیان کرنا منظور ہی سو ہمارے نزدیک یہہ ناپاکی دو طور پر ہی ایک حقیقی دوسری حکمی نجاست حقیقی
جیسی گوہ پیشاب لید گوبر لہو پیپ کُتا سوئر وغیرہ سو اگر اسطرحکی نجاست کی لگنیسے کوئی چیز پاک ناپاک
ہو جاوے تو اوسکی پاک کرنیکا یہہ طور ہی کہ اوس چیز کو خوب ملکر پانی وغیرہ سی دہو ڈالین یہانتک کہ نجاست
باقی نرہی اور بعضی چیزین رگڑنی سی بہی پاک ہو جاتی ہین جیسی تلوار اور تانبی وغیرہ کی برتن اور آئینہ وغیرہ
کیونکہ ان چیزونکا جسم سخت ہی مسام دار نہین اسواسطی نجاست انکی جسم مین سرایت نہین کرتی کہ دہونا اور نچوڑنا

ضرور ہو بلکہ رگڑنی ہی سی نجاست دور ہوتی ہی اور جو ناپاک چیز آگ مین جلکر راکھہ ہو جاوی یا نمک مین مِلکر نمک ہو جاوی یا زمین مین مِلکر مٹی ہو جاوے یا کسی اور طرح سی اوسکی ماہیت بدل جاوے تو وہ بہی پاک ہو جاتی ہی اور زمین یا دیوار یا درخت یا جو چیز کہ زمین مین گڑی ہوئی ہو بعد خشک ہونیکی پاک ہو جاتی ہے جب کہ نجاست کا اثر باقی نرہے اور سوا اسکی اور مسائل جزئی اسکی فقہ کی کتابون مین موجود ہین اور نجاست حکمی یہہ ہی کہ مثلاً کسیکے منی شہوتکی ساتہہ نکلی یا سوتی مین منی نکلی یا جماع کری خواہ منی نکلی یا نہ نکلی تو اس قسم کی پلیدی کو جنابت کہتی ہین اور کسی عورت کی رحم سی بعادت معہودہ لہو جاری ہو تو اوسکو حیض کہتی ہین اور کوئی عورت بچا جنی اور اوسکی اندر سی لہو نکلی تو اوسکو نفاس کہتی ہین سو جنابت کی ناپاکی سارے بدن کی دہونی سی دور ہوتی ہے اور حدث کی ناپاکی وضو کرنی سی جاتی رہتی ہی اور جب حیض اور نفاس کا خون خشک ہوا اوسوقت عورت غسل کرلی تو یہہ نجاست جاتی رہتی ہی پر اس حکمی نجاست سے کچھہ آدمی کا بدن نجس نہین ہوتا جو کسی چیز مین ڈالنی سے یا اوسکی پسینی سی کوئی چیز ناپاک ہو جاوے بلکہ حکم نجاست کا کیا جاتا ہی یعنی اس حالت مین نماز پڑہنی اور بعضی اور کام منع ہو جاتی ہین پہر اس ناپاکی کی دور ہونی کو کچھہ تو نکا گذرنا شرط نہین ہی بلکہ جب وضو اور غسل کر لیا اوسیوقت جنابت اور حدث رفع ہوا اور جب حیض اور نفاس خشک ہوا اور غسل کیا ناپاکی دور ہوئی اور اگر حیض دس دن سی زیادہ اور نفاس چالیس دن سی زیادہ رہی تو یہہ حیض اور نفاس نہین بلکہ یہہ ایک اور بیماری ہی جسکا نام استحاضہ ہی تو اسحالت مین غسل کرکی نماز درست ہی **اور** ہندون کی دین مین بہی ظاہر ناپاکی دو طور پر معلوم ہوتی ہی ایک حقیقی دوسرے حکمی ناپاکی حقیقی کئی قسم پر ہی ایک قسم جیسی گوہ موت وغیرہ اگر ایسی چیز کپڑی وغیرہ کو لگ جاوے تو پانی سی دہوتی ہین اور بدن کو لگ جاوے تو مٹی لگاکر پانی سے دہو دین اور کانسی یا پیتل کے برتن کو لگ جاوے تو اوسکو آگ سی چہوا کر اور مٹی لگاکر پانی سی دہوین دوسرے قسم جیسی ہندو کا موتہہ جو کانسی کی باسن کو لگ جاوے تو راکھہ ملکر دہو دین اور چاندی یا سونی کی برتن کو لگ جاوے تو صرف پانی سی دہونا کفایت ہی اور بعضی کہتی ہین کہ سونی کا برتن ہوا سی پاک ہو جاتا ہی اور جو کسی غیر قوم کا موتہہ انکی برتن کو لگ جاوے تو آگ اور مٹی دونو نکو لگا کر دہو دین سبحان اللہ آدمی اشرف المخلوقات جسکو ہندو نر نارائن یعنی دیو جانتی ہین اوسکا موتہہ جس سے کہانا کہایا جاوے اور اللہ کا نام لیا جاوے اوسکو ناپاک جانتی ہین اور کہوڑی کا موتہہ اور گای کا گوبر اور پیشاب پاک جانتی ہین تیسرے قسم یہہ کہ کپڑا جب بنتی اوتر تا ہی اسکو ناپاک جانتی ہین یعنی بدون پاک کئی اوس کپڑی کو عبادت کرنی درست نہین گنتی اور اوسکو پاک یون کرتی ہین کہ کپڑا اگر سفید اور سوت کا ہی تو پانی مین دہوتی ہین اور اگر رنگ دار ہے تو بقول انکی پانی کا چہینٹا دینی سے پاک ہو جاتا ہے اور ریشمی کپڑا ہو

لگنی سی اور رشیمی سورج کی سامنی ہونی سی پاک ہوتا ہے چوتہی قسم جو زمین کو پاک کرنا ہو تو گائی کا گوبر یا برا پانی
مگر زمین کو پاک جانتی ہین اور جو کوئی جا ضرور سی باہر آوی اوسکی لئی شاستر یون کہتا ہی کہ اول بائین
ہاتہہ کی سیدہے طرف کی اونگلیان دس بار مٹی اور پانی سی دہووین اور پہر اوسی ہاتہہ کی پیٹہہ دس بار
دہووین اسیطرح اور پہر دونون ہاتہون کو آپسمین ملا ملا کر سات بار مٹی اور پانی سے دہووین بارہ کلیان
کرین تب کہین پاک ہون اور نجاست حکمی انکی نزدیک یہہ ہی کہ جب آدمی رات کو سو کر فجر کو اوٹہا ناپاک ہوا
بدن اوسکا جب تک غسل نکری عبادت نکری اور کہانا نکہاوی اور جب آسن یعنی عبادت کی جگہہ سی اوٹہہ کر اور جگہہ گیا
ناپاک ہوا ہاتہہ پانو دہوی کلی کری تب عبادت کری اور جب کسی عورت کو حیض آیا اوسکا تمام بدن ناپاکی
حقیقی سی ناپاک ہوگیا یہانتک کہ اوسکا سو کہانا تہہ ہی کپڑی اور برتن کو چہونی نہین دیتی جب بعد چہہ دن کے
غسل کری تب پاک ہو یہان عقل حیران ہی کہ لہو نکلا ایک مکان سی سارا بدن کسطرح ناپاک ہوا اور جب
کسی عورت نی بچا جنا ناپاک ہوئی بلکہ سارا بدن اوسکا نجاست حقیقی ناپاک ہوا بلکہ سارے قوم اوسکی سب مرد
اور عورت ناپاک ہوگئی اور جو لوگ اوسکی قوم کی کسی اور شہر مین یا سفر مین ہین جسکو یہہ خبر پہنچی سب ناپاک
ہوگئی اس پلیدی کا نام سوتک ہے پہر ان پلیدونکو سندہیا یعنی ہر روز کی عبادت جو شہو ہی اور ترپن
یعنی مری ہوئی بزرگونکو پانی دینا درست نہین ہوتا اور انکی ہاتہہ کا پانی اور قوم والی نہین پیتی پہر اس
عورت جنی والی کا بدن چالیس دنکی پیچہی پاک ہوتا ہی غسل کری اور اپنی سر کو گائی کی گوبر اور پیشاب سی دہووے
اور گائی کا گوبر اور پیشاب پیوی اور اوسکی قوم کی لوگ اسطرح سی پاک ہوتی ہین کہ اگر وہ برہمن ہین تو گیارہوین
دن پاک ہوتی ہین اسطور پر کہ نیا زنار بدلین اور گنگا جل پیوین اور جو گو موت پیوین تو بہت ہی صفائی حاصل ہو
اور جو کہتری ہین تو تیرہوین دن بدستور انکو پاک ہوتی ہین اور جو بیس یعنی بنئی وغیرہ ہووین تو پندرہ دن
پیچہی پاک ہوتی ہین اور جو شودر یعنی نجار لوہار وغیرہ ہین تو تیس دن کی بعد پاک ہوتی ہین اور سوتک کے دنونمین
مٹی کی برتن جو استعمال مین آتے ہین پہر اونکو توڑ دیتی ہین یہہ عجب بات ہی کہ ایک عورت نی بچا جنا تمام قوم ناپاک
ہوگئی اور عجب تر یہہ کہ ناپاکی خبر کی ساتہہ دوڑی اور پہر پاک ہوئی تو یون ہوئی کہ کوئی قوم گیارہ دن مین کوئی
تیرہ دن مین کوئی پندرہ دن مین کوئی تیس دن مین اور انکی ناپاکی بہے بڑی عقلمندی کہ ہر قوم مین جو جب
شرافت اور رذالت اونکی کی رہتی ہے اور جب کوئی شخص مرجاتا ہی تو اسیطرح سی تمام قوم اوسکی بہے ناپاک ہوجاتے
ہین اس ناپاکی کا نام پاتک ہے اور اکثر احکام اس ناپاکی کی یعنی پاتک کے اور پہر پاک ہونی ہر قوم کی ویسی ہین
جیسی سوتک مین بیان ہوئی کچہہ تہوڑا سا کسی حکم مین فرق بہے ہی اور جنازہ کی ساتہہ جتنی آدمی جاتی ہین اگرچہ
غیر قوم کی ہون ناپاک ہوجاتی ہین نہاوین اور کپڑونکو پاک کرین پناہ خدا کی ایسی ناپاکی سی کہ اپنی قوم کو ناپاک

کرگی اور قوموں تک پہنچی اور ایک قسم انکی ناپاکی کی اور ہی کہ اگر کسی چمار یا چوہڑی یا حائض اور نفسا اور مرتکب کبیرہ گناہ اور مُردہ اور کُتا اور گدہا اور بلی اور کوا اور مرغ اور خوجہ کا بدن انکی ایک عضو سی لگ جاوے تو انکا تمام بدن کپڑوں سمیت ناپاک ہوجاوے کپڑوں سمیت نہاوین تو پاک ہووین اس ناپاکی کو مین نہ حقیقی کہہ سکون نہ حکمی کچہہ عقل کام نہین کرتی اور علی ہذاالقیاس جب کوئی ہندو کہانا کہاتاہے تو بموجب حکم شاستر کی زمین کو گوبر وغیرہ سی ناپاک کرکی سوائے دہوتی کے اور کپڑونکو اوتار کی کہانا کہاتاہی پہر اوسکی روٹی کہاتی ہوئی اگرچہ اوسکا سگا بہائی باہر سی اگر اوسکی چوکی مین کپڑوں سمیت چلاجاوے تو اوسکا چوتکا بہرشٹ یعنی ناپاک ہوجاوے اور اوس طعام کا کہانا اوسپر نادرست ہوجاوے دیکہو یہان ناپاکی کی کیسی تاثیر ہوئی کہ صرف چوکی مین پیر دہرنی سی یا ہاتہہ لگانی سی سب کچہہ ناپاک ہوگیا اور انگرکہہ اور پگڑے اور چادر کہ اوپرکی بدن میں ہوتے ہین اونکو ناپاک سمجھکر کہانیکی وقت اوتار دیتی ہین اور دہوتی کہ نیچی کی بدن مین ہوتی ہی اور وہ مخرج نجاست کے اوس مین ہوتے ہین اسواسطی اکثر اوقات دہوتی کی پلید ہونیکا احتمال ہوتاہے اور زمین سی بہی اگر پیشاب یا پلید پانی کا چہینٹا پڑی تو بنسبت اور کپڑونکی دہوتی پر پڑنی کا احتمال زیادہ ہوتاہی کیونکہ دہوتی زمین سی نزدیک ہوتے ہی سو اوس دہوتی کو پگڑی اور انگرکہی اور چادر سی زیادہ پاک سمجھتی ہین

فصل دوسرے نماز کی بیان مین

ہماری اوپر رات اور دن مین ایک عبادت خدا تعالیٰ نی فرض کی ہی جسکا نام صلوٰۃ ہی پانچ وقت اوسکی مشہور ہین اور نماز ایسی چیز ہی جسمین دل اور زبان اور تمام بدن سی اللہ ہی کی تعظیم مین مصروف رہنا ہوتا ہی دل سی یہہ خیال رکہنا کہ اللہ مجہکو دیکہتا ہی اور لفظونکی معنی سمجہکر اللہ کی تعظیم دل مین ٹہانی اور اوسکی عذاب سی ڈرنا اور رحمت کا امیدوار ہونا اور زبان سی اللہ کی بزرگی اور تعریف اور اپنی بندگی اور بیچارگی بیان کرنی اور اللہ سی دعا مانگنی اور بدن سی اللہ کی تعظیم مین ہاتہہ باندہ کر کہڑا ہونا اور اول مین دونون کانون تک ہاتہہ اوٹہانی اس لحاظ سی کہ مینی سوائے اللہ کی سب چیز سی ہاتہہ اوٹہایا اور پہر اللہ کی تعظیم مین جہککر رکوع کرنا پہر ناک اور ماتہا کہ ساری بدن سی اونچا ہی اللہ ہی کی تعظیم مین زمین پر رکہہ دینا پہر اللہ کی تعظیم مین دوزانو بیٹہنا دیکہو نماز مین کتنی کام تعظیم کی جمع ہین سو ہمارے دین مین یہہ سب کام سوائے اللہ کی اور کی تعظیم مین کرنی روا نہین اور بموجب ہندوئونکی دین کی دن اور رات مین ایک عبادت فرض ہے اوسکا نام سندہیا ہی وقت اوسکی تین ہین پرات کال یعنی صبح کا وقت مدہیان یعنی دن کی بیچ سایَن کال یعنی شام کا وقت اور سندہیا ایسی چیز ہے جسمین دل سی تو برہما اور بشن اور مہادیو کی تعظیم مین مصروف رہنا ہوتا ہی یعنی انکہین اور ناک بند کرکی اونکی صورت کا دہیان کرنا بشن کی تصویر کو اپنی ناف مین خیال کرنا سیاہ رنگ چار ہاتہہ ایک ہاتہہ مین سنکہ ایک ہاتہہ مین چکر ایک ہاتہہ مین گرز اور برہما کی صورت کو اپنی

سینہ مین دہیان کرنا سرخ پوشاک چار مونہہ کنول کی پہول مین بیٹہا ہوا اور مہادیو کی صورت کو اپنی دماغ مین خیال کرنا تین آنکہین پانچ مونہہ سفید پوشاک ماتہی پر ٹیکا اور زبان سی گایتری کا جپ کرنا اور سوا اسکی اور منتر بہی پڑہنی اور بدن سی آفتاب کی تعظیم مین مصروف رہنا صبح کی سندہیا مین مشرق کیطرف مونہہ کر کی کہڑی ہونا اور دونون ہاتہہ بطور دعا کی اوٹہانی اور دن کی سندہیا مین کہ آفتاب اونچا ہوتا ہی کہڑی ہو کر دونون ہاتہہ اونچی کرنی اور شام کی سندہیا مین مغرب کیطرف مونہہ کر کی کہڑی ہونا اور دونون ہاتہہ دعا کی طور پر اوٹہانی اور اس سندہیا مین کہ ہندوونکی دین مین اس سی زیادہ کوئی عبادت نہین ہی اللہ صاحب کا نام بہی نہین اور گایتری کا پڑہنا انکی نزدیک بڑا ثواب ہی بلکہ تمام ہندوونکا اتفاق ہی اس بات پر کہ گایتری کی برابر اور کوئی منتر نہین ہی اور اسکو مول منتر یعنی اصل منتر جانتی ہین اور کہتی ہین کہ اگر کوئی برہمن اکیلا بیٹہہ کر ہزار بار گایتری کا جپ کری تو وہ کبیرہ گناہ سی ایسا پاک ہوجاتا ہی جیسی سانپ اپنی کینچلی سی جدا ہوجاتا ہی اور جانتی ہین کہ ایسا کوئی کام نہین ہی کہ گایتری کی طفیل سی نہو سکی اور اتنا مبالغہ کرتی ہین کہ برہما اور وشن اور شب اور بید گایتری سی ہوئی ہین اور سنو شاستر مین لکہا ہی کہ پنڈت گایتری کی پڑہنی سی بیشک حکمت حاصل کرتا ہی اگرچہ اور کام اپنی مذہب کے نکری اور سورج نارائن اپ نشد مین لکہا ہی کہ جو کوئی سورج کی سامنی بیٹہہ کر گایتری پڑہتا ہی اوسکی دل کا خوف جاتا رہتا ہی اور مصیبت دور ہوجاتی ہے اور اوس شخص کو حرام کہانا اور بری صحبت مین بیٹہنا بہی ضرر نہین کرتا اور اسکندہ پران مین لکہا ہے کہ بید مین گایتری سی زیادہ کوئی چیز نہین اور کوئی منتر اوسکی برابر نہین جیسی کوئی شہر کاشی کے برابر نہین اور گایتری بید اور برہمنونکی ماں ہی اور وہ اپنی پڑہنی والونکی حفاظت کرتی ہی سو جس گایتری کا اتنا وصف ہی وہ یہہ ہی اوم بہور بہوہ سوہ تت سویتر ورینیا بہرگو دیوسیہ دیمہی دہیو یو نہ پرچودیات

ओं भू भुवः स्वः तत सवितुर वरे एणं भर्गो देव
स्य धीमही धीयो योनः परचोद यते॥

اور اسکی معنی یہہ ہین گایتری کی ابتدا مین کہ لفظ اوم کا ہی یہہ لفظ تو ہر منتر کی ابتدا مین ہوا کرتا ہی اور بید کی ابتدا مین آیا ہی اور یہہ لفظ مرکب ہے اڑہائی حرفون سی ایک اکار یعنی الف مفتوح دوسرا اکار یعنی الف مضموم تیسرا آدہا مکار یعنی آدہا میم اور اکار نام ہی بشن کا اور اکار نام ہی مہادیو کا اور مکار نام ہی شکتی یعنی دیوی کا پہر دوسرا لفظ ہی بہور اسکی معنی ہین زمین پہر تیسرا لفظ ہی بہوہ اسکی معنی اکاس چوتہا لفظ ہی سوہ اسکی معنی ہین سرگ اور سوا ان چار لفظونکی باقی جتنی عبارت

گایتری کی ہی اوسکی یہہ معنی ہین کہ ہم سورج کی بڑی روشنی پر دہیان کرتی ہین وہ ہماری دلکی رہنمائی کری
اب دیکہئی کہ جس گایتری کی تعریف مین ہندونکی یہان اتنی دہوم دہام ہی اور اوسکو ایسا چہپاکر رکہتی ہین کہ
سوای براہمن اور کہتری کی اور کو سکہانی درست نہین جانتے اور اونکو بہی ظاہر انہین پڑہاتی آہستہ سی کانمین
بتلاتی ہین سو اوس گایتری کا مضمون ایسا پوچ اور عبث ہی کہ جس سے سوای گناہ کی کچہہ بہی حاصل نہین اسکی
وہی مثل ہی کہ جیسی ایک چودہری گانوکا رئیس دربار لگائی ہوئی بیٹہا تہا ایک عورت حلالخوری نی آکر کہا
کہ چودہری صاحب مجکو آپ سے خلوت مین کچہہ عرض کرنا ہی چودہری وہان سی اوٹہکر اوسکی بات سننی لگا اوس [illegible]
نی کہا کہ مین یہہ عرض کرتی ہون کہ کل کی رات بہت ہی جاڑا ہوا تہا آپ اب اس بات کو خیال کرنا چاہئی کہ اس عورت
نی اول اپنی بات کو چہپایا اور جب ظاہر کیا تو ایسی بات نکلی کہ اوسکا بیان کرنا محض بیفائدہ تہا اور کچہہ لائق
چہپانی کے نہ تہی ف استمقام مین شاید ہندونکی خیال مین آویگا کہ بعضی مسلمان بہی سوای اللہ کی اورونکی نام
کی نماز پڑہتی ہین جیسی بعضی جاہل کہتی ہین کہ فرض نماز اللہ کی ہے اور سنت رسول اللہ کی اور بعضی عورتین
حضرت بی بی فاطمہ کے نام کی نماز پڑہتی ہین اور بعضی لوگ صلوٰۃ الخطوات یعنی ضرب الاقدام پڑہتی ہین
یعنی گیارہ قدم بغداد کیطرف مونہہ کرکی چلتی ہین اور اسمین حضرت پیر صاحب کا نام لیتی ہین سو اوسکا جواب
یہہ ہی کہ سنت رسول اللہ سی مراد ہی متابعت رسول اللہ کی یعنی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی یہہ
نماز پڑہتی تہے اور فرض اور سنت مین فرق اتنا ہی کہ جو شخص فرض نہ ادا کری مستحق عذاب دوزخ کا ہوتا ہے
اور اگر فرض کا انکار کری تو کافر ہوتا ہی اور جو سنت نہ ادا کری تو لائق جہڑکی اور ملامت کی ہوتا ہی بیچ میدان
قیامت کے اور فرض اور سنت سب اللہ ہی کی نماز ہی اگر کوئی شخص سنتین پڑہتا ہوا یہہ سمجہی کہ مین رسول اللہ
کی بندگی کرتا ہون تو وہ شخص مسلمان کہان رہا بلکہ کافر ہی ہوگیا اور بی بی فاطمہ کی تعظیم مین جو کوئی نماز
پڑہی وہ بہی مشرک ہی ہان اگر اللہ کی نماز نفل پڑہکر اوسکا ثواب حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام یا حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا یا کسی اور بزرگ کی روح کو بہیج دی تو مضائقہ نہین اور جو لوگ کہ صلوٰۃ الخطوات پڑہتی
ہین نماز تو قبلہ ہی کیطرف مونہہ کرکی اللہ کی نام کی پڑہتی ہین لیکن اپنی دانست مین حضرت محبوب سبحانی کی
تعظیم مین بغداد کیطرف کئی قدم چلتی ہین یا اس فعل کو رقیہ یعنی عملیات مین سی جانتی ہین لیکن ہمارے
دین مین اسبات کی کچہہ اصل نہین ایک رسم بد پڑگئی ہی چنانچہ حضرت نظام الدین اولیا کے وقت مین
علمانی ایک فتوی ہی اس فعل کے رد مین لکہا تہا اور اس زمانہ مین ایک فتوے جناب مسند الفقہا مفتی محمد صدرالدین
صاحب دہلوی نی اس فعل کے حرام ہونی پر لکہاہے اور اور بہی علمای دہلی اور سہارنپور اور لودہیانہ
اور کوٹ رای اور لاہور اور قصور اور امرتسر وغیرہ نی مہرین کین ہین غرض ہر صورت ہمارے دین مین

اللہ کی سوای اور کو معبود پکڑنا اور بیت اللہ کی سوای اور کو قبلہ عبادت کا ٹہیرانا درست نہین **فصل**
تیسری بیچ بیان روزی کی ہمارے دین مین روزہ کہتی ہین اسکام کو کہ صبح صادق سی
آفتاب کی غروب ہونی تلک اللہ کی تعظیم مین کہانی اور پینی اور جماع کرنی سی بند رہنا اور رات کو جو
حلال ہی جو ملی سو کہالینا تمام برس مین ایک مہینا رمضانکی روزی رکہنی فرض یعنی نہایت ضرور ہین
جو کوئی رکہی تو ثواب پاوے اور نہین تو سخت گنہگار ہو اور منکر اوسکا کافر ہی اور سوای اسکی اور روزے
نفل ہین کوئی رکہی تو ثواب پاوے نہین تو کچہہ گنہگار نہوگا اور روزہ بڑی عبادت ہی اور سوای اللہ کے
اور کی نام کا روزہ رکہنا کفر ہی اور ہندو اپنی معبودون اور بتونکی نام پر روزہ رکہتی ہین اور اوسکو برت
کہتی ہین ایکادسی یعنی گیارہوین تاریخ کا برت وشن کی نام کا رکہتی ہین چودس کو مہادیو کا
منگل کے دن ہنومان کا اتوار کو سورج کا ہفتہ کی دن سنیچر یعنی زحل کا بہادون کی اشٹمی کو
کرشن کا برت رکہتی ہین کاتک کے اماوس یعنی دیوالی کو لچہمی کا چیت اور آسوج کے نوراتون مین
دیوی کی برت رکہتی ہین اور بعضی عورتین کالکا کا برت رکہتی ہین علی ہذا القیاس اور معبودون کی نام پر
رکہتی ہین اور بعضی غذائین اناج وغیرہ کہ اور دنونمین کہانی درست جانتی ہین بعضی برتونمین اونکا کہانا
حرام سمجہتی ہین اور بعضی برتون مین رات اور دن کو بہی کچہہ نہین کہاتی بعضی دنمین کہاتی ہین رات کو
بہی کچہہ تہوڑا سا کہالیتی ہین غرض کہ اللہ کی نام کا برت انکی دین مین کوئی نہین معلوم ہوتا اور دن ہے
کی نام کی ہین اور اگر اسمقام مین ہندوونکو شبہہ پڑی کہ بعضی مسلمان مخدوم جہانیان کی نام کا روزہ
رکہتی ہین اور بعضی حضرت مرتضی علی کی نام کا اور بعضی عورتین سید سلطان اور بی بی مراد اور غرض
کی نام کا روزہ رکہتی ہین اور بعضی عورتین جہگڑی کا برت رکہتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہے کہ ایسی لوگ
گمراہ اور خلاف شرع ہین اونکی ایسی افعال سی ہمارے دین پر اعتراض نہین آسکتا کیونکہ یہہ تمام کام ہمارے
دین مین درست نہین ہین اور جو کوئی مرد یا عورت مسلمان سوای اللہ کی اور کی تعظیم مین نماز یا روزہ وغیرہ
عبادت کری وہ شخص مشرک ہی **فصل چوتہی بیچ بیان صدقہ کی** جاننا چاہیی کہ عبادت
دو قسم پر ہی بدنی اور مالی بدنی وہ جو بدن سی کیجاوی جیسی نماز اور روزہ وغیرہ اور مالی وہ جو مال سے
ادا ہو یعنی اپنی مال مین سی کچہہ ایک مال اللہ کی نام پر نکالنا جیسی مال کی زکوۃ فرض ہی اہل نصاب پر اور وہ
اور منکر اوسکا کافر ہی اور صدقہ عید الفطر کا اور قربانی عید الضحی کے واجب ہے اہل توفیق پر اور سوا
انکی اور صدقات نفلی وغیرہ سو یہہ ہر قسم کی عبادات ہم لوگ اللہ کی رضامندی اور تقرب حاصل کرنیکو
کرتی ہین اور اللہ ہی سی امید رکہتی ہین کہ ان کامونکی کرنی سی اللہ تعالی ہمسی خوش ہوگا اور اللہ نے

سی ڈرتی ہین کہ جو عبادت ضروری ہی اگر ہم ادا نکرینگی تو اللہ خفا ہوگا غرض ہر طرحکی عبادت خواہ مالی ہو
خواہ بدنی اللہ ہی کی قربت حاصل کرنیکو اور اللہ ہی سی خوف اور امید رکہکر ہم لوگ کرتی ہین اور ہندو لوگ
سوای اللہ کی اوروں کی قربت اور رضا حاصل کرنیکو یا اونسی ڈرکر عبادت بدنی اور مالی کرتی ہین عبادت
بدنی جیسی اس کی پہلی بیان ہو لیا اور عبادت مالی جیسی دیوتونکو بکرا زندہ چڑہانا یا جانسی ماردینا اور دیوتاؤن
کی نام پر اپنی مال مین سی حصہ نکالنا اور ہوم کرنا اور دیوتاؤن کی نذر نیاز دینا اور جو کوئی ہندو یہہ کہی کہ
بعضی مسلمان بہی پیر صاحب یا سید سلطان کا دسوان حصہ اپنی مال مین سی نکالتی ہین اور بعضی اپنی
اولادکو پیر صاحب کی دسوند ہی بناکر اوسکی قیمت مقرر کرکی اوسکا دسوان حصہ پیر صاحب کی نام پر دیتی ہین
اور بعضی اپنی غلہ مین سی حضرت مرتضی علی کی چونگی نکالتی ہین اور بعضی کسیکی نام پر اپنا زیور دہوکر رکہہ چہوڑتی
ہین اور بعضی لوگ پیرون سی ڈرکر اور اونسی نفع کی امید رکہکر اونکی نذر نیاز دیتی ہین اور بعضی پیرونکی نام
کی منتین مانتی ہین اور بعضی پیرونکی نام پر جانور ذبح کرتی یا چہوڑ دیتی ہین بعضی قبرون پر بکرا وغیرہ چڑہادا
چڑہاتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ لوگ جاہل اور گمراہ ہین اور ان کاموں سی ہمارے دین مین ایک بہی
درست نہین اور تمہارے دین مین سب درست ہین ہمارے دین مین عبادت خواہ بدنی ہو یا مالی سوائے اللہ کی اور
سی تقرب حاصل کرنیکو کرنی درست نہین اور سوای اللہ کی اوروں سی امید اور خوف رکہنا اور نفع یا نقصان
سمجہنا درست نہین **فصل پانچوین بیچ بیان حج کی** ہمارے دین مین ہر مسلمان صاحب
توفیق پر جو راہ کا خرچ اور سواری رکہتا ہو اور جنکا نان نفقہ اسکی ذمہ پر فرض ہو اونکو دی سکتا ہو اور راہ کا
بہی امن ہو ایک مرتبہ کعبہ شریفہ کا حج کرنا فرض ہی اور کعبہ ایک مبارک گہر ہی مکہ معظمہ مین اللہ کا حکم
ہی کہ جب کوئی نماز پڑہی کعبہ کیطرف کو مونہہ کرکی ادا کری اور اوس طرف سی سوا اور طرفکو مونہہ کرکی
سجدہ کرنا منع ہی اور یہہ سجدہ کچہہ اوس گہر کو نہین بلکہ سجدہ اللہ کو ہی اس گہر کیطرف مونہہ کرکی سجدہ کرنیکا
حکم ہی سو اللہ صاحب نی اوس گہر کو سب مسلمانونکی لئی قبلہ عبادتکا ٹہرا دیا ہی بسبب شرف اور بزرگی اوس گہر
کی پہر ہم مسلمان لوگ وہان جاکر اللہ کی پاکی بیان کرتی ہین اور اپنی عاجزی اور اوس مبارک گہر کا طواف
کرتی ہین اور کعبہ شریفہ کی نزدیک ایک عرفات میدان ہی عرفہ کی دن وہان جاکر کہڑی ہوتی اور پہرتی
ہین اور جو کوئی حج کرتا ہی اس سی پہلی جو اس شخص نی اللہ کی تقصیرات اور گناہ کئی تہی سو اللہ معاف
کردیتا ہی اور سوای خانہ کعبہ کی کسی اور مکان کو حج کی نیت سی جانا درست نہین بلکہ شرک ہی اور ہندونکی
زیارتگاہ مختلف ہین اپنی معبودونکی نام پر مقرر کرلئی ہین اونہین مکانون پر جاتی ہین اور وہان جاکر اپنی
معبودونکی عبادت کرتی ہین سو وی زیارتگاہ سیکڑون ہین جیسی گڑ کہنیسر گنگا جمنا جوالامکہی کانگڑا

چنت بورنی نساد بوی آساد بوی بالاشند ہی جنکی بہتر کالی اشت ہو جی بند راین تہراد وکار
کاشی جگن ناتہہ بدرے کدار گیا پہکر ہما نخل اور سوا اُنکی اور بہے ہین لیکن اِن جگہو نمین جانے سی اللہ کی
عبادتکا ثواب بہی نہین لگتا سچ فرمایا ہی حضرت شیخ مصلح الدین رحمۃ اللہ نے ہر سو دوڈ انکس زدر
خویش براند ✦ وان راکہ بخواند بدر کس نہ دواند ✦ اور اگر اسمقام مین کوئی ہندو یہہ اعتراض کرے کہ مسلمانونکی
زیارتگاہ بہی مختلف ہین جن مکانون مین بزرگونکی قبور ہین جیسے اجمیر سرہند پاک پٹن سندہورہ کمن پور
بہرایچ ہانسہ کہرام پیران کلیر گنگوہ شیخو پورہ برناوہ سُنام تہانیسر امروہہ وغیرہم اور دور دور سے مسلمان
لوگ حاجتین مانگنے کو ان مکانون پر جاتی ہین بلکہ پاک پٹن سے تو یہہ اعتقاد رکہتے ہین کہ جو کوئی وہان
جاکر ایک دفعہ جنتی دروازہمین کو نکل جاوے بہشتی ہو جاوے سو ایسی اعتراضونکا جواب ہم کئی دفعہ دے چکے
ہین کہ جاہلونکی بات کا اعتبار ہرگز نہین ہوتا سو اصل یہہ ہی کہ ہماری دین مین قبرونکی زیارتکا بہت
فائدہ لکہا ہے اسطور پر کہ وہان جاکر اہل قبور سے بطور مسنون سلام کہے اور اپنی اور اونکی لئے اللہ سے بہتری
کی دعا مانگے اور اپنی موت کو یاد کرے تاکہ دنیا سے دل سرد ہو اور گناہ سے بچنے لگے اور اگر کسی بزرگ کی
قبر کی زیارت کو دور سے قصد کر کے جاوے اس نیت سے کہ اونکی قبر پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہوگی مجہے بہی
اوسسے برکت حاصل ہو تو مضایقہ نہین اور حضرت خواجہ کائنات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف
کی زیارت کرنی ایسی ہے کہ اوسکا بہت ہے ثواب ہے لیکن بنیت حج اور پرستش اور طلب حاجات کی کسی قبر پر
جانا درست نہین بلکہ یہان تک اس بات کا بند وبست ہی کہ کسی قبر کو سجدہ اور طواف کرنا اور بوسہ دینا
بہی درست نہین حتی کہ قبر پر چراغ جلانا بہی حرام ہی اور قبر کو چونہ گچ کرنا اور اوسپر عمارت بنانی بہی منع ہی
اور پاک پٹن کا جنتی دروازہ جو مشہور ہی اوسکی کچہہ اصل نہین ہی بلکہ مجاوران طالب دنیانے یون ہے
مشہور کر رکہا ہی یہہ بات ہمارے دین مین نہین کہ کسی دروازہ مین کو نکلکر بہشتی ہو جاوے بہشت مین
داخل ہونیکا سبب اللہ کا فضل اور ایمان اور نیک اعمال ہین اور ہماری دین مین قطعی یعنی یقینی بہشتی
کہنا کسیکو درست نہین مگر اون لوگونکو کہ جنکا بہشتی ہونا قران یا حدیث سے ثابت ہو گیا ہی جیسے
انبیا علیہم السلام اور حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور ابو عُبیدہ اور سعد اور سعید اور
عبد الرحمن اور حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین اور سوائے انکی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور اسیطرح قطعی دوزخی
کہنا بہی کسیکو درست نہین مگر جنکا دوزخی ہونا قران یا حدیث سے ثابت ہوا ہی جیسے شیطان اور دجال اور فرعون
اور ابو لہب اور ابو جہل وغیرہ پہر جابکہ حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کا قطعاً و یقیناً بہشتی ہونا معلوم نہین
تو دروازہ مین کو نکلنے والا کہانسے یقینی بہشتی ہوا اور پاک پٹن کی دروازہ کی حقیقت یہہ ہی کہ ایکروز حضرت

نظام الدین اولیا کو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تہی اوس جگہہ پر جہان وہ دروازہ بنا ہوا ہے سو حضرت نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بسبب غلبہ محبت اور فرط شوق حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس جگہہ سے محبت رکہتے تہے سجادہ نشینون نی اپنی پیداوار کی لئی وہان دروازہ بناکر اوسکا نام جنتی دروازہ رکہہ دیا ہے

فصل چہٹی مردونکو ثواب پہنچانی مین جاننا چاہئی کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو عمل کرنیسی رہ جاتا ہے پہر جو کوئی زندہ اوس مردہ کی لئی عمل نیک کردی یعنی کسی مسکین کو کہانا کہلاکی یا کپڑا پہنا کی یا نقد دیکی یا آپ نماز نفلی یا روزہ نفلی ادا کرکی یا قران شریف پڑہ کی یا کوئی اور نیک عمل کرکی اوسکا ثواب مردیکو بخشدی یعنی جو اوس عمل کا ثواب اللہ تعالے کی جناب سے اسکو ملتا سو اوس مردیکو دلاوے تو انشاء اللہ تعالے یہہ ثواب مردیکو پہنچ جاویگا بشرطیکہ یہہ عمل اللہ کی خوشنودی کی لئی کیا ہو اور جو دنیا کی نام آوری کو کیا ہی تو کچہہ ثواب نہین ہوتا نہ پہنچانی والی کو نہ مردیکو اور یہہ ثواب پہنچانا دو طور پر ہی ایک یہہ کہ جب کوئی عمل نیک کرنی لگی تو ابتدا مین یون نیت کری کہ مین فلانی شخص کیطرف سی نایب ہوکر یہہ عمل کرتا ہون اور یہہ صورت خاص عبادت مالی مین ہی دوسرا یہہ کہ جب عبادت کرچکی اوسوقت اللہ تعالے کی جناب مین دعا کری کہ ای پروردگار اس عمل کا ثواب تو اپنی فضل سی فلانی شخص کو بخشدی اور اس ثواب پہنچانی کیواسطی کوئی دن مقرر نہین ہے جسدن چاہی پہنچادی لیکن بعضی دن اہل مین جنکی فضیلت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سی معلوم ہوئی جیانچہ رمضان شریف اور کسی قسم کا کہانا اور کوئی عمل کسیکی لئی خاص نہین ہی بلکہ جو کچہہ بن آوی سو کردی لیکن مال حلال شرط ہی اور یہہ بہی مقرر نہین ہی کہ اس قسم کی کہانی فلانی لوگ کہاوین اور فلانی نکہاوین بلکہ ہر کسیکو کہلا دینا اور دیدینا درست ہے لیکن فقیر اور مفلس اور ناتہ دار اور یتیم اور مسافر اور قیدی اور بیمار اور طالب علم اور ایسونکو کہلانا اور دینا بہت اچہا ہی اور یہہ ثواب پہنچانا حقیقت مین ایک مروت ہی مردونکی ساتہہ کچہہ یہہ نہین کہ اونسی ڈر کر یا اونسی حاجت برآرنی کی امید رکہکر اونکو ثواب پہنچاوین اور یہہ بہی نہین کہ وہ مردے کچہہ غیب دان ہین اور ثواب پہنچانیکی وقت ضرور اونکی روح حاضر ہوجاتی ہین بلکہ جہان اونکی روح ہوتی ہی اوسکا ثواب وہان ہی اونکو پہنچ جاتا ہی اور یہہ ثواب پہنچانا کچہہ فرض اور واجب نہین ہی کہ قرض لیکر بہی کسیکی روح کو ثواب پہنچاوین بلکہ قرض چڑہا کر کسیکو ثواب پہنچانا اچہا نہین بہتر یہہ ہی کہ اپنی جورو بچون کی خرچ سی جو زائد ہو اوسمین سی خیرات کرکی اوسکا ثواب پہنچادی اور ثواب پہنچانی کی لئی جو کہانا طیار کیا جاوی تو اوسکی لئی نئی باسن کا کچہہ ضرور نہین بلکہ جو برتن ہمیشہ برتنی مین آتی ہین وہی کافی ہین اور یہہ بہی ضرور نہین کہ اوس کہانی پر کچہہ پڑہا جاوی تب اسکا ثواب پہنچی بلکہ نیت ہی کافی ہی اور اسکی ساتہہ پانی کا رکہنا بہی ضرور نہین اور ثواب پہنچانی سی پہلی اوس کہانی

مین بہی جو کوئی کہانی نو درست ہی منع نہین اور ہندوان کی دین مین ثواب پہنچانیکا یہہ طریق ہی کہ مثلاً کہانا
یا کپڑا وغیرہ جس چیز کا ثواب پہنچانا ہو تو اوسکا سنکلپ یعنے نیت یون کرین کہ ثواب پہنچانی والا اپنی
ہاتہہ مین پانی لیکر شاستر کی زبان مین یہہ کہی کہ اب جو فلانا مہینا فلانی تاریخ فلانا دن ہی تو مین فلانا شخص
فلانی قوم کے فلانی فلانی چیز فلانی شخص کے لئی صدقہ کرتا ہون پہر اوس پانی کو زمین پر ڈالدی اور ثواب
پہنچانا انکی نزدیک اگرچہ ہر روز درست ہے پر بعضی دن اسکے مقرر کرنی ضرور جانتی ہین چنانچہ ایکدن واسطی
کِرِیا کرم کی مقرر ہی کہتی ہین کہ مُردی کی مرنی سے اسدن تلک اوس مردہ کا ایک بدن عالم برزخ مین طیار
ہوتا ہی اور قابل جزا اور سزا کی ہوتا ہی اسواسطی اسدن کا نام کریا کرم رکہا ہی کیونکہ شاستر کی زبان مین
کریا کہتی ہین بدن کو اور کرم کہتی ہین عمل کو یعنی مرنیکی دن سی اسدن تلک کوئی شخص اوس مردی کا
اقرب موافق شاستر کی ایسی عمل بجا لاوی جنکی سبب سے اوس مردے کا بدن طیار ہو پہر اسدن مین اوس
مردی کیواسطی کچہہ عمل کیا جاوی اوس عمل کا نام کریا کرم ہی یعنی بدن کا عمل سواس دن مین اوس کریا کی نیت
یہہ کرم کرتی ہین کہ اوس مردے کی نام پر کہانا پوشاک پلنگ توشک لحاف زیور باسن چہتری کہوڑا وغیرہ اسباب
عمدہ بموجب اپنے مقدور کی مہا برہمن کو دیتی ہین اور اعتقاد کہتی ہین کہ سب کچہہ اوسکو پہنچتا ہی اور اسدن نہین
اور بہت سا کہیر اکرتی ہین اور مہا برہمن وہ برہمن ہین کہ مردونکی نام کا صدقہ اونکو دیتی ہین اور اوس
کریا کرم کیواسطی برہمن کی مرنیکی بعد گیارہوان دن اور کہتری کی مرنی کی بعد تیرہوان دن اور دیس یعنے
بنئی وغیرہ کی مرنی کی بعد پندرہوان یا سولہوان دن اور شودر یعنی باذہی وغیرہ کی مرنیکی بعد تیسوان یا اکتیسوان
دن مقرر ہی از انجملہ ایک چہہ ماہے کا دن ہی یعنی مرنی کی بعد چہہ مہینی از انجملہ برسی کا دن ہی اور اوس دن پر
گنگا جی کو بہی کہانا کہلاتی ہین از انجملہ ایکدن سُدہ کا ہی مردہ کی مرنی سی چار برس پیچہی از انجملہ اسوج کی مہینی
کی نصف اول مین ہر سال اپنی بزرگونکو ثواب پہنچاتے ہین لیکن جس تاریخ کو کوئی موا ہو اوسی تاریخ مین ثواب
پہنچانا ضرور جانتی ہین اور کہانیکی ثواب پہنچانیکا نام سرادہ ہی اور جب سرادہ کا کہانا تیار ہو جاوے تو اول اوس
پنڈت کو بلا کر کچہہ بید پڑہواتی ہین جو پنڈت اس کہانی پر بید پڑہتا ہی وہ انکی زبان مین اکہشر من کہلاتا ہے
اور اسیطرح پر اور بہی دن مقرر ہین اور جب اپنے معبودون کی روح کیواسطی کچہہ کرتی ہین تو وہان کچہہ ثواب پہنچانیکی
نیت تو ہوتی نہین بلکہ اونسی ڈر کر یا کچہہ نفع کی امید رکہکر یا بطور نذر منت کی اونکی بہینٹ دیتی ہین اور انکیواسطی
بہی دن معین ہین اور انکی بعضی معبودونکی روح کیواسطی بعضی کہانی بہی مقرر ہین جیسی دیوی کو شراب اور گوشت
کا بہوگ لگانا بام مارگ مین بڑا ثواب جانتے ہین اور ہنومان کو چورما اور مہادیو کو دہاتورہ کا پہول اور بیل کا پتا
وغیرہ اور انکی معبودونکی نیاز اگرچہ سب ہندو انکو کہانی درست جانتی ہین لیکن جو کسی مردہ یا معبود کی نام پر

سنکلپ کر کے دیا جاوے تو وہ سوائے برہمن کی اور کو لینا اور کہانا درست نہین جانتے اگرچہ برہمن مالدار اور دوسری
قوم کی محتاج ہون یہہ باہمنون کی بڑون نی اپنی اولاد کی گذران کی خوب تدبیر کری ہی کہ شاستر مین لکھہ دیا
کہ سنکلپ کیا ہوا مال سوائے باہمنون کی کوئی نہ لیوی اور اپنی معبودونکی نام پر میوجات اور جو اور تل اور گھی اور شہد
اگ مین جلا دیتے ہین اسکا نام ہوم ہی اور کئی معبودون اور مُردونکی نام لی لیکر پانی گراتی جاتی ہین جب بشن برہما
وغیرہ دیوتاؤنکو پانی دینی لگتی ہین تو زنار کو داہنی پسلی پر کر لیتی ہین اور اسطرحکی زنار رکہنی کو بشن سَبت کہتی
ہین اور جب بعضی اپنی پہلی پنڈتون اور بہگتون کو پانی دیتی ہین جسکو رِکہہ کہتی ہین تو زنار کو سینہ پر لٹکا لیتی
ہین اسکا نام ہی کنٹہی اور جب اپنے بزرگونکو پانی دیتی ہین تو زنار کو بائین پسلی پر کر لیتی ہین اسکا نام ہی
پتر سَبت اور پتر انکی زبا مین مرے ہوئی بزرگونکو کہتی ہین اور جانتے ہین کہ یہہ پانی بزرگونکو پہنچتا ہی اسکا نام
ترپن ہی معاذ اللہ خدا تعالی کی نعمتونکو اگ مین جلا دینا اور زمین پر پہینک دینا کیسی بیوقوفی کی بات ہے
بہلا ثواب تو اوس چیز کا پہنچی کہ کسی مسکین کی کام آوی اور آگ مین جلا دینا اور زمین پر پہینک دینا تو ایک
بڑا گناہ ہی اور یون ہی بیفائدہ مال ضایع ہو جاتا ہی پہر اس سی ثواب کے امید رکہنی محض نادانی ہی
خدا کی پناہ شیطان کیسا شریر ہی کہ اسی بہانہ سی آدمیونکی مال ضایع کرواتا ہی اور عاقبت کی عذاب مین پہنساتا ہی
اور جب دن انکی کسی مردی یا معبود کے نام پر کہانا تیار ہوتا ہی اوس دن مین جبتک برہمن نہ کہا لیوین تب
تلک اوس کہانی مین سی اور کو کہلانا درست نہین جانتی اگرچہ لڑکی بالی بہوکہہ کی عذاب مین گرفتار رہین
لیکن اوسمین سی اونکو نہین کہلاتی **ف** اسمقام مین شاید ہندو یہہ اعتراض کرین کہ مسلمانون کی
بہی ثواب پہنچانی مین یہی سارے رسوم ہندؤنکی موجود ہین بعضی مسلمانون نی ثواب پہنچانیکی لئی دن
مقرر کر لئی ہین جیسی مردہ کی سوم کو قُل کرتی ہین اور چالیسوین کو پلنگ بچھا کر اور طرح طرح کی کہانی رکھہ کر
اعتقاد رکھتی ہین کہ مردہ کی روح یہان آتی ہی اور بعضی کہتی ہین اسدن روح گہر سی نکلتی ہی اور چہ ماہی
اور سالیانہ کرتی ہین اور حضرت پیران پیر کا فاتحہ سوا ہی گیارہوین اور ستر ہوین کی اور دن مین نہین کرتی
اور حضرت امیر حمزہ کا ختم شبرات ہی کو کرتی ہین اور حضرت امام حسین کا محرم کی عشرہ مین علی ہذا القیاس
اور بزرگونکا فاتحہ اونکی مرنی ہی کی دن کرتی ہین اور بعضونکی روح کی لئی بعض کہانی بہی مقرر کر رکھی ہین
جیسی شاہ عبد الحق کا توشہ حلوہ کا اور حضرت بی بی کی صحنک دہی خشکہ کی اور حضرت ابو علی قلندر کا
مالیدہ اور حضرت علی کا کونڈا میٹھی چانولونکا اور اسکا کہانا ہی گرما گرم ضرور جانتی ہین بلکہ اوس کی
پکانا اور سبخ دوزی بہی ضرور رکھتی ہین اور بعضی اوسدن روزہ رکھتی ہین اور حضرت امام حسین
کی نیاز حلیم اور شربت اور سید سلطان کا روٹ یا رپوڑیان اور بابا فرید کی کہچڑی میٹھی اور پیر خوبی کا

نماز

تک علی ہذا القیاس اور بزرگونکی نام پر مقرر کرلئی ہین بلکہ بعضی شخصون نی یہہ بہی قید رکہی ہی کہ فلانی
بزرگ کی نیاز سوا روپیہ کی ہو فلان کی پانچ پیسی کی فلانی کا روٹ سوامن کا فلانی کا روٹ پانچ سیر کا
فلانی کی تین کوڑی کی اور مردہ کا اسقاط خاص قرآن مجید ہی کا ہو اور ضرور اوسکو سات ہی آدمیونکی
ہاتہہ مین پہرایا جاوے اور بعضون نی ان نیازون کی کہانے اور لینی والی بہی مقرر کر رکہی ہین جیسی کہتی ہین
کہ شاہ عبد الحق کا توشہ وہی شخص کہاوی جو حقانہ پیوی اور کہاوی تو وضو کر کی کہاوی اور حضرت فاطمہ کی
صحنک صرف عورتین ہی کہاوین اور عورت بہی وہ کہاوی جسنی دوسرا خاوند نکیا ہو اور حضرت عباس کی
نیاز سید ہی کہاوین اور کندوری کی نیاز کنواری لڑکیان کہاوین بلکہ بعضی دنونکی الٹی بہی بعض
کہانی مقرر کر رکہی ہین جیسی ہندؤنکی رسم ہی کہ دسہرہ کو دہی اور خشکہ اور دیوالی کو شیرینی اور منگل اور
اتوار کی دن برت یعنی روزہ مین میٹہا اور گوگی پیر کی نومی کو سویان اسیطرح مسلمانون نی بہی مقرر
کر لئی ہین کہ شبرات کو حلوا ہی ضرور ہو اور محرم کو حلیم اور شربت اور عید کو سویان اور مخدوم جہانیان کی ورد
مین میٹہیان روٹیان اور سوای انکی ایسی قیدین لگا رکہی ہین اور بعضی مسلمان بزرگون کی نیاز اس امید
پر دیتی ہین کہ وہ ہمارے رزق یا اولاد مین ترقی کر دینگی یا کوتی اور مراد پوری کرینگی اور ڈرتی ہین کہ اگر
ہم انکی نیاز ندینگی تو وہ ہمارا کچہہ نقصان کر دینگی اور بعضی لوگ ثواب پہنچانیکو فرض کیطرح ضرور جانتی ہین
جو کوئی گیارہوین وغیرہ کا دن نکری اوسکو طعنہ دیتی ہین اور بعضی نیاز وغیرہ کی دن ٹہی باسن لگانی بہی
ضرور جانتی ہین اور جیسی ہندو سرادہ کی دن کہانا پکا کر برہمن سی منتر پڑہواتی ہین اسیطرح مسلمان بہی ملان
کو بلا کر ختم دلاتی ہین اور جب تلک ملان اوسپر ختم نہ پڑہ لی تب تلک اوسمین سی کسیکو کہانی نہین دیتی
اور ہندو سنکلپ کرینکی وقت داہنی ہاتہہ مین پانی لی لیتی ہین مسلمان پانیکا پیالا کہانیکی ساتہہ ختم کیوقت
رکہنا نہایت ضرور جانتی ہین اور ہندو اپنی بزرگونکو پانی دیتی ہین ویسی ہی مسلمان محرم مین حضرت امام کی
روح کی واسطی پانی کی مشکین زمین پر بہا دیتی ہین اور جیسی ہندو دیوتاؤن کی نام پر گہی وغیرہ آگ مین
جلا کر اوسکا نام ہوم رکہتی ہین ایسی ہی مسلمان بزرگونکی واسطی ہزارہا چراغ روشن کر کر اور اوسمین ڈہیرون
اور منون تیل جلا کر اللہ کی نعمت کو ضایع کر کر اوسکا نام روشنائی رکہتی ہین اور بعضی ختم کیوقت ہاتہہ
باندہکر کہڑی ہوتی ہین اس اعتقاد سی کہ بزرگونکی ارواح یہان حاضر ناظر ہین اور بعضی ختم کیوقت چراغ بہی
کرتی ہین اور سوای اسکی اس قسم کی رسوم مسلمانون مین رواج پا رہی ہین جسکی تفصیل درازی ہی سوال
کا جواب یہہ ہی کہ یہہ کام ہمارے دین کی کتابونسی ثابت نہین ہین بی سمجہہ لوگون نی شاید ہندؤنکی ریس سی
یہہ باتین نکالی ہین اور ہمارے دین مین دوسرے دین والونکی ریس کرنی اونکی رسوم مخصوصہ مین منع ہی

منع ہی یہانتک کہ ہولی اور دیوالی اور دسہرہ وغیرہ ہندوؤنکی تہوارون مین سیر کی لئی شامل ہونا بہی حرام ہی کیونکہ
فرمایا ہی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنی جسنی ریس کری کسی قوم کی وہ اونہی
ہی مین سی ہی اور یہہ رسوم باطلہ جو اس فصل مین مذکور ہوئی ہین ہمارے دین مین اونکا کچہہ بہی اصل نہین
اسواسطی ہم لوگ ان رسمونکو بدعات اور شباہت ہنود مین گنتی ہین اور بعضی انمین سی مکروہ ہین بعضی حرام
بعضی شرک پہر جو بات ہماری دین مین نہو اوسپر اعتراض کرنی سی ہمارے دین پر اعتراض نہین آتا **سوال**
ہندووان سنی جو کہا کہ ہمارے دین مسلمانی مین اور دین والون کی ریس کرنی بہت بری ہی اور اونکی تہوارون
مین بطور سیر کی شامل ہونا منع ہی پہر اور دین والی کہانا کہاتی ہین یا پہنتی ہین سو تمہین ہو کہ اونکو کہانا کہلاتی
ہین تو تمکو چاہئی کہ یہہ کام بہی چہوڑ دو اور ہندوؤن کی تہوارونمین یونہی بطور سیر شامل ہونا نکرنا بلکہ
بعضی ملان شاگردونکو بعض اشعار لکہہ دیتی ہین جنمین ہندوؤنکی تہوارونکی یعنی دیوالی وغیرہ کی تعریفین ہوتی
ہین اور ان اشعار کا نام رکہتی ہین عیدی **سو اسکا جواب** یہہ کہ ہماری دین مین اور دین والونکی رسم
اون باتومین منع ہی کہ جنکی اصل دین ہمارے مین کچہہ نہو اور اونہی کی خصوصیات مین سی ہو اور جو کام ہمارے
اور دوسری دین والونکی مشترک ہین وہ کام ہم کیون نکرین اور یہہ جو تمنی کہا کہ بعضی ملان ہندوؤنکی تہوارون
کی عیدی لکہہ دیتی ہین سو ہمارے دین مین یہہ بہی منع ہی ایسی عیدی وہی ملان لکہہ دیتی ہین کہ دو چار پیسی
پر اپنی تقوی کو بیچ دیتی ہین اور یہہ لوگ ہمارے نزدیک فاسق ہین غرض یہہ ہی کہ ان باتون سی ہمارے دین پر
ہرگز اعتراض نہین آسکتا **باب تیسرا بیچ معاملات کی** اور اس باب مین تین فصلین
ہین **فصل پہلی نکاح کی بیان مین** ہماری دین مین نکاح وہ چیز ہی کہ کوئی عورت اپنی آپ
کو کسی مرد کی عقد مین دی اور مرد اوسکو قبول کری اگر وہ عورت یا مرد نابالغ ہو تو کوئی اوسکا ولی جیسی
باپ یا بہائی اسکا نکاح کر دین پر اس اقرار کیواسطی دو شخص ایمان والونکا گواہ ہونا ضرور ہی اور عورت کی نفس کا کچہہ
عوض بہی مرد پر ٹہیر جاتا ہی اسکا نام مہر ہی اور وقت نکاح کی خطبہ پڑہنا سنت ہی اور خطبہ مین اللہ کی حمد
اور حضرت کی رسالت کا بیان اور کچہہ نصیحت کا مضمون ہوتا ہی اور دولہہ دولہن کی حق مین دعا کرنی بہی سنت ہی
اور بعد نکاح کی مرد کو چاہئی کہ اس نعمت کی شکر مین درویشون اور دوستونکو ضیافت کری اسکا نام ولیمہ ہی
اور نکاح مین دولہہ اور دولہن کو اچہی کپڑی پہرنی اور خوشبو لگانی واسطی ستہرائی کی تہ واسطی نام آوری
اور تکبر کی درست ہی اور دف کی آواز سی نکاح کی شہرت کر دینی جائز بلکہ مستحب ہی اور اگر مرد اپنی عورت کو
طلاق دیدی یا کسی عورت کا خاوند مر جاوی تو اس عورت کو کسی اور مرد سی نکاح کر لینا درست بلکہ بڑا
ثواب ہی اور ہندوؤنکی نزدیک نکاح مشہور وہ چیز ہی کہ عورت کی والی جیسی باپ وغیرہ اوس عورت کو

سنکلپ کرکی کسی مرد کو دی دی اور سنکلپ کا بیان دوسرے باب کی چھٹی فصل مین ہو لیا ہی اور مرد اس عورت
کو قبول کری اس لفظ سی سُوَسْتْ پہر اس اقرار کیواسطی اگ کو گواہ پکڑتی ہین یعنی آگ جلاکر دولہ
دولہن کو اگ کی گرد پہیری دیتی ہین نہین معلوم کہ اگ کے گواہ کرنی مین کیا فایدہ ہی اگر کوئی شعور والا گواہ
ہو تو اوسکی گواہی وقت حاجت کی کام بہی آوی اور اگ تو ایک چیز بیجان ہی اور جو ہندو یہہ کہین کہ اگ
کا موکل ہی اگنتر دیوتا وہ تو شعور والا ہے ہم اوسکو گواہ پکڑتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہے کہ آدمیونکی گواہی
کرنی سی تو یہہ بہی فائدہ ہی کہ برتقدیر اگر حاکم کی سامنی جہگڑا جاوی تو اوسوقت گواہ کام آوی اور دیوتا
کی گواہی کہ امر موہوم ہی اور نظر سی غائب ہے کیا کام آوی اور سوائے اسکی جتنی رسوم کہ ہندو نکاح مین
کرتی ہین اونسی عقل حیران ہی ازانجملہ دولہ دولہن کے کنگنا اور سہرا باندہنا برادری کی عورتون کا جمع ہوکر
سات یا پانچ یا تین دن تک سات سوہاگنونکی ہاتہہ سی دولہ اور دولہن کی بٹنا لگانا تیل چڑہانا اور تنی کڑاہی اور
سانت کا کرنا اور جونک پوزنا اور نام آوری کیواسطی ڈہکاوکرنا بار ڈالنا بضرورت ہاتہی کہوڑون پر سوار
ہوکر چلنا طوائف کا ناچ کروانا آتشبازی چہڑوانا ڈہول نفیری نقارہ طاشہ وغیرہ باجی بجوانا بندوقین سرکرنا
اور سمدہیون کا آپسمین ملکر ہنسی اور ٹہٹہاکرنا اور میٹہا اور کہٹا بہات مقرر کرنا بلکہ بعضی کہترونمین رسم ہے
کہ جب برات کی ضیافت کرتی ہین تو شیرینی کی کہیر لی بناکر براتیون کو گرد اوسکی بٹہاکر کہلاتے ہین
اور چہلنی مین چراغ رکہکر دروازہ پر لٹکانا اور نوشہ کا اسکو تلوار سی گرا دینا اور نوشہ سی عورتون کا چہند
کہلانی اور لونگ الایچی مانگنی اور نامحرم عورتون کا نوشہ کی گرد جمع ہوکر چہل اور مزاح کرنا اور طرح طرح کی پہیلیان
اور پہیری مردون اور عورتون کا کہنی اور عورتون کا مردونکو راگ مین گالیان فحش دینی جسکو سیٹہنا کہتی
ہین اور دولہن کی جوتی کو دولہ سی سجدہ کروانا اور نائن کا دولہ کا بدن سرخ ڈوری سی ناپنا اور عورت کے
سر کی بال دولہ سی گندہوانی جسکا نام ڈہوریان ہی اور کنگنا کہیلنا اور گوت کنالا کرنا یعنی قوم کی مرد عورتون
کا ایک باسن مین کہانا اور دولہ کی ماکا لسی مین پانو ڈالنا اور براسوہی اور کہٹ نام آوری کی لئی کرنی
اور نام اور فخر کی لئی طرح طرح کی بہاجی اور برادری کی روٹی کرنی اور سوائے اسکی اور بہت سی رسوم باطلہ ہین کہ
اون سب کا بیان کرنا بسبب طوالت کی آب نہین معلوم کہ ان رسمونمین کیا فائدہ ہی بلکہ ظاہر مال کا ضائع کرنا
اور اکثر بیحیائی کی کام ہین اور اگر ہندو یہہ کہین کہ ان رسمونسی بعضی رسمین بعضی مسلمانون مین بہی جاری ہین
سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہماری دین مین یہہ کام سب باطل اور مردود اور حرام ہین جاہل لوگ ہندون کے
ریس سی کرتی ہین سو برا کرتی ہین اور اونکا کچہہ اعتبار نہین اور جو ہندو یہہ کہین کہ بعضی ان رسمون مین سے
ہندو نکی شاستر مین بہی بیان نہین ہوئے بلکہ عوام لوگ ازخود کرتی ہین تو اسکا جواب یہہ ہے کہ تمہاری جتنی کتب

پنڈت ہین ان رسمون کی پابند ہونیکو بُرا نہین جانتی اور ہماری دین کی علمار باعمل رسوم کی پابندی پر سخت
انکار کرتی ہین اور برا جانتی ہین کیونکہ ہماری دین مین سوای شرع شریف کی اور کسی چیز کا پابند ہونا درست
نہین اور بعضی رسمین انہین سی خود تمہاری شاسترونکی موافق بہی ہین چنانچہ مہابہارت کی آدہ پرب مین لکہا ہے
کہ پانچ مقام مین جہوٹ بولنا گناہ نہین ایک جہان یار دشنا ہستی ہوئی جہوٹ بولین دوسری خاوند عورت
کی دل خوش کرنیکو جہوٹ بولی تیسری بیاہ مین جہوٹی گالیان دی جاوین چوتہی کسیکو ظالم کی قتل
کرنی سی بچانیکی لئی جہوٹ بولا جاوی پانچوین مال کی حفاظت کی لئی جہوٹ بولا جاوی غرض بیاہ مین گالیان
دینی شاستر سی ثابت ہین اور جب کسی عورت کا خاوند مرجاوی تو اسکی لئی پہر دوسرا نکاح کرنا ہندون کی
دین مین بمذہب مشہور روا نہین مگر انہین جو لوگ رذائل ہین وہ لوگ رانڈ عورت کو البتہ کسیکی گہر مین جورو
بناکی بہا دیتی ہین اور انہین جو اشراف کہلاتی ہین ہرگز یہہ بات روا نہین رکہتی اگرچہ وہ عورت عمر
طفولیت مین بیوہ ہوجاوی پر تمام عمر اپنی اوسی حالت مین کاٹی بیوہ ہی رہی دیکہو یہہ کتنی بڑی ظلم کی بات ہے
اور جو کسی مرد کی عورت مرجاوی تو پہر اوس مرد کی نکاح مین بڑا اہتمام کرتی ہین اور عورت بیچاری پر اتنا ظلم
کرتی ہین کہ اوسکو دوسری دفعہ خاوند کرنی نہین دیتی وہ بیچاری ساری عمر ترس ترس کی ٹہنڈی سانس
بہری اور ان ظالمون کی جان پر صبر کری اور سوای اسکی عورتین بی شوہر رہنی مین یہہ قباحت کتنی بڑی
ہی کہ بہت سی عورتین بی شوہر زنا مین پڑجاتی ہین اور اگر کوئی زنا سی بچی ہے تو خیالات فاسدہ سی بچنا
تو نہایت ہی مشکل ہے اور حکمت الہی کو سمجہنا چاہئی کہ مرد اور عورت کی نکاح ہونی مین کتنا بڑا فائدہ ہی
کہ بنی آدم دنیا مین زیادہ پہیل پڑین اور اللہ کی عبادت کرین اور مرد یا عورت کو عبث بی نکاح چہوڑ دینا
سراسر مخالف مرضی حق تعالی کی ہی مثلاً ایک سردار اپنی غلامونکو کچہہ اپنی زمین واسطی کہیتی کرنی کے
سپرد کری اگر وہ غلام اوس زمین کو بی تردد چہوڑ دین اور اوسمین کہیتی کرنیکو اچہا نجانین تو بلاشبہہ اون
غلامون پر مولا کا غصہ ہوگا سو اسیطرح اللہ صاحب نی عورتونکو اس لئی پیدا کیا ہی کہ مرد انسی نکاح
کرین تاکہ اولاد حاصل ہو پہر جو کوئی عورتونکو بی نکاح چہوڑیگا وہ بہی اللہ کی قہر مین مبتلا ہوگا اس مقام
پر شاید ہندونکی یہہ اعتراض خیال مین گذریگا کہ اکثر اشراف مسلمان بہی بیوہ عورت کو دوسرا نکاح نہین
کرنی دیتی سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ نکاح دوسرا ہماری دین مین منع نہین ہے بلکہ سنت ہی اور بعضی وقت واجب
بہی ہوجاتا ہے ہندوون کی صحبت کی تاثیر سی بعضی مسلمان اہل ہند ازراہ حماقت کی رانڈ عورتونکا نکاح
نہین کرتی سو ان لوگون مین جو کوئی تہوڑی سی بہی سمجہہ رکہتی ہین اس رسم کو یعنی رانڈ کی نکاح نکرنیکو
بہت ہی بُرا جانتی ہین اور اکثر اہل ہمت تو اپنی بہنون اور بیٹیون رانڈونکا نکاح کروا ہی دیتی ہین

اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور سارے عرب اور روم اور فارس اور ترکستان وغیرہ ولایتون مین سب
اشراف مسلمانون مین بیوون کی نکاح کی رسم جاری ہی ایک خاوند فوت ہوجاوے یا طلاق دی دی دوسرا
نکاح کردین اگر دوسرا فوت ہوجاوے تیسرا اسیطرح اگر ایک عورت کی کتنی ہی نکاح ہوتی رہین تو عیب نہین
جانتی یہہ آفت صرف ہند کی ولایت مین ہی کہ بعضی جاہل بسبب صحبت ہندون کی دوسرے نکاح کو نہین
ہونی دیتی اور جو لوگ بیوہ کی نکاح ہونیکو عیب سمجہین اور برا جانین وہ لوگ مسلمان نہین ہین بلکہ ہندونکی
بہائی ہین اونکو اشراف کہنا چاہئی بلکہ اجلاف ہین اور ان لوگون کی حقمین مولانا شاہ عبدالعزیز رح
رسالہ نکاح ثانی مین لکہتی ہین پس الیق بحال ایشان آنست کہ خود را از زمرہ سادات و شیوخ نشمارند بلکہ در
زمرہ راجپوتان و رانگہڑان و دیگر کفرہ فجرہ ہندوستان داخل نمایند یعنی ان لوگون کو چاہئی کہ اپنی
آپکو سید اور شیخ نجانی بلکہ اپنی آپکو رانگہڑون اور راجپوتون اور دوسری کافران ہندسی سمجہین اور
اس زمانہ مین مولانا حافظ احمد علی سلمہ اللہ سہارنپوری نے ایک فتوے نکاح ثانی مین لکہا ہی اوسکا خلاصہ
یہہ ہی کہ عورت کے نکاح ثانی کو جو عیب سمجہی وہ کافر ہی اور اس فتوے پر چالیس سی زیادہ عالمونکی مہر اور
دستخط ہین **حکایت** ایک روز ایک ہندو نی کہا کہ عورت کو خاوند بمنزلہ پرمیسر یعنی خدا کی ہی اور پرمیسر
ایک ہے ہی سو عورت کا خاوند بہی ایک ہے چاہئی سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ قول تمہارا اسر اسر پوچ ہی
اور قابل التفات کے نہین آدمی کبہی خدائی کی مرتبہ کو نہین پہنچتا ہی اور اگر بفرض محال خاوند کو عورت
کا پرمیسر سمجہتی ہو تو ایسا پرمیسر بی بقا جب موت کی ہاتہہ مین گرفتار ہوکر اپنی پرمیسر ہونی سی معزول ہوا اور
دوسرا شخص اوسکی قایم مقام ہو تو کیا عجب ہے بلکہ بقول تمہارے بعد مرجانے پہلی پرمیسر کی ہونا اوسکی
قایم مقام کا ضرور ہی اور نہین تو اوس عورتکو دو صورت رہتی بدون پرمیسر کی خدا جانی کیا کیا قباحت
درپیش آوی گی نعوذ باللہ منہا اور انکی دین کا ایک اور عجیب مسئلہ ہی کہ بڑی بہائی سی پہلی چہوٹی
بہائی کا بیاہ کردینا ایسا گناہ ہی جیسی گئو ہتیا یعنی گای کا قتل کرنا اور سوای راجا کی اور کو دو
عورتین اپنی نکاح مین لینا درست نہین جانتی اور مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہے کہ جو کوئی عورت
حیض سی پاک ہوا اور کسی آدمی کو اپنی طرف طلب کری اور وہ شخص اوسکی پاس نہ جاوی تو ایسا ہی جیسا
ناحق خون کیا اور ہندونکی مذہب مین آٹہہ طرح کا نکاح لکہا ہے ازانجملہ ایک قسم یہہ بہی ہی کہ چہتری کسی
کی لڑکی زبردستی سی پکڑ لی جیسی بہیکہم نی اپنی بہائی کی لئی بنارس کی راجہ کی بیٹیان زبردستی سی
پکڑ لین اور یہہ قصہ اور اسطور کی نکاح کا بیان مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہی اور یہہ تفصیل اس قصہ
کی پہلی باب کی دوسرے فصل مین ہوچکی ہی **فصل دوسرے بیچ بیان بعضی**

چیزون حلال اور حرام کی ہماری دین مین جو چیز کہ زمین سی اوگی مثل ترکاریون اور ساگ
اور ہر طرح کا اناج وغیرہ سب حلال ہین بشرطیکہ وہ چیز آدمی کی بدن کو مضر اور مہلک اور نشہ والی ہنو یعنی
زہریات اور افیون اور بہنگ وغیرہ زہریات اور مسکرات اور مٹی یہہ سب حرام ہین اور جو چیز بدبودار ہو
جیسی کہ لہسن اور پیاز وغیرہ سو مکروہ ہی اور ہندوون کی دین مین اناج اور ترکاریون مین سی مسور اور شلجم
اور گاجر کا کہانا بہی مثل لہسن اور پیاز کی منع ہی حالانکہ یہہ چیزین نہ آدمی کو مضر اور مہلک ہین نہ ان
مین نشا ہی نہ بدبو ہی اور ہمارے نزدیک ہر طرح کی شراب ہر کسی پر حرام ہی اور ہندؤنکی نزدیک شراب تین
قسم کی ہی ایک وہ کہ چانول وغیرہ اناج سی بنائی جاوے دوسرے وہ کہ میوجات سے تیار کیجاوی تیسرے
وہ کہ گوڑ سی بنالیوین سو انکی دین مین برہمن کو ہر طرح کے شراب حرام ہی اور کہتری اور بیس کو پہلی اور
دوسرے حرام ہی تیسری جائز ہی اور سودر کو ہر طرح کی حلال ہے اور بام مارگی لوگ تو پینا شراب کا ہر کسیکو
جائز بلکہ بڑا ثواب جانتے ہین اور انکی مذہب مین قسم کہانیکی وقت زہر کا کہانا بہی حلال ہے چنانچہ آگی
بیان ہوگا یہان ذرا انصاف کرنا چاہیی کہ شراب جو حرام ہی تو نشی کی سبب سے حرام ہی کیونکہ نشی کی
سبب سے آدمی کی عقل ماری جاتی ہی اور عقل پر مدار سب امور دین و دنیا کا ہی سو ایسی چیز کہ جس سے
عقل متغیر ہوجاوے حرام ہی چاہیی کیونکہ اکثر لوگونکا یہہ حال ہوتا ہے کہ شراب پیکر جورو اور بہن مین تمیز نہین
کرتی اور کچہہ انگور گوڑ اور چانول اور میوجات وغیرہ کی سبب سے شراب حرام نہین ہوتے کیونکہ یہہ چیزین
سب کہانے مین آتی ہین اور انکو کوئی حرام نہین سمجہتا اور اس سبب سی بہی حرام نہین ہوئی کہ پتلی ہے
کیونکہ اگر یہہ ہوتا تو پانی سبب سے حرام ہوتا کہ وہ بہی اسیطرح پتلا ہی سو وہ بہی بالاتفاق حلال ہے جب یہہ
بات ہوئی کہ شراب نشی کے سبب سے حرام ہی تو چاہیی کہ ہر قسم کی شراب ہر آدمی کو حرام ہو کیونکہ
ہر قسم کی شراب مین نشا ہے اور نشا عقل کا دشمن ہوا اور عقل ہر آدمی رکہتا ہی پہر اس تخصیص کے کیا
وجہ کہ فلانی قسم کی شراب فلانے شخصونکو حرام ہی اور فلانیکو حلال اور آدمی کو زہر کا کہلا دینا کیسی بُرے
بات ہی اور ہمارے دین مین تمام پیشہ ورون کی گہر کا کہانا حلال ہے بشرطیکہ انکا مال حرام کی پیشہ سی
پیدا نہوا ہو یعنی کسبی کنچنی اور ڈوم اور سودخوار اور رہزن اور چور اور رشوت خور اور شراب فروش وغیرہ
جنکی گہر صرف حرام کی وجہ سی مال آتا ہی سو انکی گہر کا کہانا حرام ہی اور ہندوون کی دین مین لوہار
صیقل گر سنار جولاہہ دہوبی دباغ سلاح فروش سراج کمہار طبیب ان لوگونکی گہر کا کہانا بہی منع
ہی حالانکہ ان لوگونکی کسب عقلاً بری نہین اور ہمارے دین مین حلال جانورونکا دودہ پینا حلال ہے
اور ہندؤنکی نزدیک جس گاہی کا بچہڑا مر جاوے اوسکا دودہ پینا درست نہین اسمین بہی ناحق الکہ کے

نعمت کا ضایع کرنا ہی

فصل تیسری بیچ بیان تحیت ملاقات کی

ہماری دین میں بڑا ثواب ہے اس بات کا کہ جب دو مسلمان آپسمین ملین پہلی ہاتہہ ملین اور آپسمین سلام کرین ایک کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ اور دوسرا کہی وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ اور حدیث شریف سی معلوم ہوتا ہی کہ جو پہلی سلام کری اوسکو بڑا ثواب ہی اور جو پہلی سلام کرنی سی عار کری وہ بڑا بخیل ہے اور یہہ سلام سب مسلمانونکا ساجہا ہی خواہ بوڈہا ہو خواہ جوان خواہ لڑکا امیر ہو یا فقیر اُستاد ہو یا شاگرد پیر ہو یا مرید میان ہو یا خادم آزاد ہو یا غلام واقف ہو یا ناواقف یعنی ان سبکو آپسمین سلام کرنا درست ہے پر جوان عورتون نامحرم سی سلام کرنا مردونکو منع ہی اور جوان مردون نامحرمون سی سلام کرنا عورتونکو منع ہی اور جو عورتین محرم ہین جیسی بہن اور مان اور خالہ اور پہوپہی وغیرہ جنسی نکاح کرنا کبہی درست نہین ہوتا اور اپنی بیوی ان سب سے بہی السلام علیکم کرنا سنت ہے اور اول سلام کرنا سنت علی الکفایہ ہی یعنی سارے جماعت مین سی ایک بہی کر دیوی تو سبکے ذمہ سی سنت ادا ہو جاوے اور جواب دینا سلام کا فرض علی الکفایہ ہی یعنی سارے جماعت مین ایک بہی جواب دیوی تو سبکے ذمہ سی فرض اوتر جاوی اور نہین تو سب گنہگار ہون اور سلام کی ساتہہ پشت خم کرنا منع ہی اور ہاتہہ اوٹہانا بہی اچہا نہین اور مصافحہ یعنی ایک دوسری کی ہاتہہ پکڑنی پیار سی بہت اچہے ہین اور ہندؤن کی تحیۃ وقت ملاقات بہت مختلف ہین اور انکی نزدیک جو چہوٹا ہی وہ پہلی بڑی کو ماتہا ٹیکی یعنی تسلیمات کری اور خادم مخدوم کو اور چیلا گورو کو اور شاگرد اوستاد کو اور بیٹا باپ کو اور بڑا اوسکی جواب مین دعا دیوے اور برہمن آشربادا اور چیرنجیو کی لفظ سی دعا دیتی ہین اور دوسرے قوم باہمن کو ماتہا ٹیک کہین اور سنیاسی فقیرونکو نمو نارایِن کہتی ہین اور بیراگی فقیرونکو جی مہاراج کہتی ہین اور یہہ لوگ جب آپسمین ملتی ہین تو واہ گورو جی کی فتح کہتی ہین اور باہمن اور فقیر اور بڑی انکی ماری تکبر کی اورونکو اور چہوٹونکو سلام مین ابتدا نہین کرتی اگر اسمقام مین ہندو یہہ اعتراض کرین کہ مسلمانون سے بہی بعضی اس زمانہ کی پیرزادی اور مشایخ پہلی آپ سلام کرنا گوارا نہین رکہتی اور السلام علیکم کی جگہہ اپنی مریدونسی حضرت سلامت کہلاتی ہین اور مصافحہ کی جگہہ گہٹنونکو ہاتہہ لگواتی ہین بلکہ قدم بوسی کرواتی ہین اور چہوٹی لڑکون سی السلام علیکم کرنا درست نہین جانتی اور بعضی لوگ صاحب سلامت کہتی ہین اور بعضی میانجی سلام کہتی ہین اور بعضی اپنی اوستادون کی آگی پشت خم ہو کر اول زمین پر پہر چہاتی پر ہاتہہ رکہکر سلام کرتی ہین اور اونکی اُستاد اس بات سی خوش ہوتی ہین اور بعضی فقیر السلام علیکم کی جگہہ یاد الہی کہتی ہین اور بعضی یا علی مدد اور بعضی کرم مرتضی اور فضل حق اور بعضی عشق اللہ کہتی ہین اور بعضی شخص بندگی

آداب مجرا کہتی ہین اور بعضی اتنا ہی کہدیتی ہین آپی حضرت جناب اور بعضی فقط ہاتہہ ہی کا اشارہ کردیتی ہین سو اُسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ باتین ہماری دین مین سب نادرست ہین اور یہہ لوگ برا کرتی ہین کیونکہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب بڑون سی بڑی ہین ہرکسیکو پہلی آپ سلام کرتی تہی بلکہ حضرت نبی چہوٹی لڑکونکو بہی السلام علیکم کہا ہی اور جو شخص السلام علیکم سی برا مانی یا کسی اور سنت نبوی کو برا جانی وہ شخص گمراہ اور بڑا خبیث ہی سو جاہلونکی بات کا اعتبار نہین ہوتا اور تمہاری دین مین قدیم سی ایسا ہی حال معلوم ہوتا ہی کہ چہوٹی بڑونکو سجدہ کرتی رہی ہین کیونکہ تمہاری نزدیک سوای خدا کی اور ونکی تعظیم بطور عبادت کی کرنی درست ہی چنانچہ پہلی باب کی چہٹی فصل مین معلوم ہو چکا ہی **فصل چوتھی بیچ بیان شروع کرنی کامون کی** ہرکام کی پہلی اللہ کا نام لینا اور اوسکی تعریف کرنی موجب ثواب اور برکت کا ہی سو ہم لوگ ہرکام کی پہلی کہتی ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی یہہ کام مین شروع کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کی کہ بہت مہربان ہی نہایت رحم والا اور بعضی کامونکی ابتدا مین اتنا ہی کہنا آیا ہی بسم اللہ اور بعضی کامونکی ابتدا مین بعضی اور دعائین ہی حدیث سی منقول ہین جنسی صرف اللہ کی خداوندی اور بندون کی عاجزی اور بیچارگی معلوم ہوتی ہی اور ہندونکی دین مین ہرکام کی پہلے گنیش کا نام لینا ضروری ہی سو ہندو ہرکام کی پہلی کہتی ہین سری گنیشای نمہ یعنی گنیش کو میری نمسکار یعنی تسلیمات ہی اور گنیش وہ ہی کہ مہادیو کا بیٹا جسکا سر ہاتہی کا ہی چنانچہ اسکا بیان پہلی باب کی پہلی فصل مین ہو چکا ہی سبحان اللہ سب نعمتون اور سب کامونکی قوت تو بخشی اللہ نی اور یہہ لوگ ہرکام کی ابتدا مین گنیش کا نام لیتی ہین بلکہ سچ تو یون ہی کہ جسکا کہا ہی اوسیکا گائی شاید اسبات پر بہی ہندو یہہ شبہہ اوٹہا دین کہ بعضی مسلمان بہی اکثر کامون کی ابتدا مین اور اپنی اوٹہنی بیٹہنی مین بعضی اولیا کا نام لیتی ہین جیسی کہتی ہین یا علی یا حسین یا محبوب اور بعضی اہل حرفت اپنی کام کی شروع مین استاد پیر لقمان حکیم کہتی ہین اور بعضی لوگ پنجابی شہر کی دروازہ مین داخل ہوتی کہیرا بادشاہ کہتی ہین اور ملاح کشتی چلاتی وقت حضرت خواجہ خضر کا نام لیتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ اسطرح کی باتین ہماری دین مین درست نہین ہین بلکہ بہت بری ہین یہہ صرف ان لوگونکی بیوقوفی ہی **فصل پانچوین بیچ بیان شرافت اور رزالت قومون کی اور اختیار معاش ہر ایک کی** ہمارے مسلمانونکی دین سی ثابت ہی کہ شرافت اور رزالت ہرکسیکی دو جہت سی ہی ایک اعمال کی جہت سی یعنی جو شخص خوش اعتقاد اور نیک اخلاق اور گناہون سی بچنی والا اور اللہ اور رسول کی اطاعت مین سرگرم ہو وہ شخص اللہ کی نزدیک اشرف ہی اوسکا مرتبہ عاقبت مین بلند ہوگا اور جو شخص بداعتقاد اور بدعتی اور بد اخلاق

اور فاسق ہو وہ اللہ کی نزدیک ارذل ہی اور اللہ کی بخشش اور مغفرت جدی چیز ہی چاہے بری کو بہلا
کردی غرض کہ اللہ کی نزدیک شرافت اور رذالت بسبب اعمال کی ہی چنانچہ حق تعالے نی فرمایا ہے
إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ یعنی تم مین گرامی تر اللہ کی نزدیک وہ ہے جو پرہیزگار تر ہی ؏ دوسرے
بسبب قرابت انبیا اور اولیا کی یعنی جو قوم کسی نبی یا ولی سی قرابت رکہتی ہوں انکو شرف ہے دوسری قوموں
سی جیسی سید اور بنی ہاشم اور قریش اور بنی اسمٰعیل اور قوموں سی افضل ہین لیکن یہہ شرف قوم کا ہے
موقوف ہی ایمان اور اعمال صالحہ پر اور جو ایمان اور اعمال نیک نہوں تو قوم کی شرافت کسی کام نہین آتی
اور ہمارے دین مین جو کسب حلال ہے سو سب قوموںکو کرنا درست ہی جیسی کہیتی اور ہر چیز حلال اور پاک کی سوداگری
اور جولاہگی اور درزی گری اور سماری اور سوا انکے اور کسی کو ہر مسلمان کو کسی کسب حلال سی عار نہین آتی
اور جو کسب حرام ہین سو سب قوموںکو حرام ہین جیسی شراب کشی اور غناگری اور طبلہ بانی اور مزامیر و معازف
نوازی اور سوا انکی اور ہر مسلمان سمجھہ والیکو ایسی کاموںسی عار ہی اور یہہ نہین کہ فلانا پیشہ فلانی قوم کو تو
درست ہے اور فلانی کو منع ہی چنانچہ روایت صحیح مین آیا ہے کہ سرور کونین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنا موزہ
آپ گانٹہ لیتی تہے اور ہنود کی دین مین اگرچہ شرافت بسبب اعمال کی بہی ہے لیکن انکی نزدیک قومیت
کی شرافت کو غلبہ اور زیادہ اعتبار ہی سارے ہنود چار برن یعنی چار قوم ہین ایک برہمن دوسری کہتری
کہ اب کہتری مشہور ہین تیسری ویش یعنی بنئی وغیرہ چوتہی شودر یعنی جات وغیرہ سوا ان چاروں مین برہمن
کو سب اور کہتری کو بیس اور سودرسی اور ویش کو سودرسی اشرف جانتی ہین اور انکی کرم پہاک مین لکہا ہے
کہ موکہش یعنی نجات اخروی سوا برہمن کی اور کسی کو حاصل نہین ہوتی یعنی اور قوم جتنی ہین خواہ کیسی
ہی عمل نیک کرین لیکن جب تلک برہمن کا جنم نہ پاوین انکی موکہش یعنی نجات نہین ہوتی ہے اور لکہا ہے کہ
اگر شودر اپنی عمر مین عمل نیک کرتا ہی تو بعد مرنیکی ویش کا جنم لیتا ہی اور اسیطرح ویش کہتری کا اور کہتری برہمن
کا اور برہمن عمل کرتا ہی جب موکہش حاصل کری اور برہمن کی تعریف مین اور شودر کی حقارت مین عجب طرح
کا مبالغہ کرتی ہین کہ عقل حیران ہی چنانچہ منو شاستر مین لکہا ہے کہ برہمن کی نام مین دو لفظ چاہئین
پہلی کی معنی پاکیزگی اور دوسرے کی معنی اقبالمندی ہوں اور چہتری کی نام مین بہی دو لفظ چاہئین پہلی کے
معنی قدرت اور دوسری کی معنی حفاظت اور ویش کی نام مین دو لفظ چاہئین پہلی کی معنے مال
اور دوسرے کی معنی پرورش کرنا اور شودر کی نام مین بہی دو لفظ چاہئین پہلی کی معنی حقارت دوسرے کی معنی
حاضری سی خدمت کرنا اور اسیواسطی ہی کہ ہندوؤں کی نزدیک ہر قوم کی لئی جدی جدی پیشی مقرر ہین اور
ایک قوم کو دوسرے کا پیشہ کرنا درست نہین جانتی چنانچہ برہمن کی لئی یہہ کام مقرر ہین بدیا یعنی علم پڑہنا

علم پڑہانا جگ کرنا جگ کروانا صدقہ دینا صدقہ لینا اور کہتری کی لئی یہہ کام مقرر ہین بید یا یعنی علم پڑہنا نہ پڑہانا جگ کرنا صدقہ دینا نہ لینا برہمن کی خدمت ملک کے حفاظت حفاظت کیلیے مزدوری لوگون سے وصول کرنی دین کی حفاظت بدکارون سی جرمانہ لینا اور اونکو سزا دینی مال جمع کرنا موقع پر خرچ کرنا اور کہوڑا ہیل اور خادمون کی خبر رکہنی سوال نکرنا نیکو نکا اعتبار زیادہ کرنا اور ویش کی لئی یہہ کام مقرر ہین علم پڑہنا جگ کرنا صدقہ دینا خدمت کرنی کہیتی کرنی سوداگری کرنی بیل چرانا اور شودر کی لئی یہہ کام مقرر ہین برہمن اور چہتری اور ویش کی نوکری کرنی اور اونکی اوتری ہوئی کپڑی پہننی اور اونکا جہوٹہا کہانا اور مصوری اور زرگری اور درودگری اور نمک اور شہد اور دودہ اور دہی اور گہی اور اناج کی سوداگری کرنی اور منو شاستر مین لکہا ہے کہ اگر کوئی شودر برہمن کو سخت بات کہی تو اوسکی زبان کاٹی جاوی کیونکہ شودر برہما کی پانوسی پیدا ہوا ہے اور پانو ساری اعضا سی ادنی ہے اور جو کوئی کمذات اشرف ذات کی آسن پر بیٹہہ جاوے تو راجا اوسکی کمر پر داغ دلواکر اوسکو ملک سے نکال دی یا اوسکی چوتڑ مین زخم کردی اور لکہا ہے کہ برہمن کو قتل کی سزا دینی نہایت بیوقوفی ہی پر اور ذات کو جان کی سزا دینی جائز ہی برہمن نے اگرچہ سب سے زیادہ گناہ کیا ہو تو بہی اوسکو قتل کرنا نچاہیی بلکہ اسکو معہ مال و اسباب کے اپنی ملک سے نکال دیجیی اور لکہا ہے کہ برہمن کا بدن تمام دیوتاؤن کی رہنی کی جگہہ ہی اگر وہ مارا جاوے تو اونکی کہان ٹہکانا اور لکہا ہی کہ برہمن شودر کا مال بے دہڑک لی لی کیونکہ شودر کا کچہہ بہی نہین اوسکا مال و اسباب اوسکی آقا کا ہی یعنی برہمن کا اور سوای اسکی اور بہت بیان اسطرح کا ہی کہان تک لکہا جاوی غرض برہمن انکی نزدیک سبکا آقا اور کہتری اوسکا سپاہی ہے اور ویس اوسکا سوداگر اور شودر اوسکا غلام ہی اور ان چارون قومون کی سوا اور سب خلقت کو ملیچہہ جانتی ہین اور ان چارون قومون کی مقرر ہونی مین انکی روایات مختلفہ ہین پر سام بید اور اکثر پوتہیون سی معلوم ہوتا ہی کہ برہمن برہما کی مونہہ سی اور کہتری برہما کی باہون سی اور ویس اوسکی رانون سی اور شودر اوسکی پانون سی پیدا ہوئی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ چارون قوم راجا شونک کے وقت سی مقرر ہوئی ہین اور بہاگوت مین یون لکہا ہی کہ برہمانی اپنی آپ کو دو حصہ کر ڈالا داہنا حصہ مرد بن گیا جسکا نام سویم بہو ہہ ہی اور بایان حصہ ستا روپا عورت اور اونہون نی اپنی اولاد کو چار قسم پر کردیا انتہی اور انکی یہان کا ایک اشلوک برہمن کی تعریف مین واسطی سند کی لکہا جاتا ہی +

دیوادہینم جگت سرب منتر ادہینم دیوتا + تی منتر ابراہمنادہی نا برہمن تسمات دیوتا + یعنی تمام جہان دیوتاؤن کا تابع ہی اور دیوتی منتر کے

تابع ہین اور منتر برہمن کا تابع ہے سو برہمن ہیرا دیوتا ہے

देवाधीनं जतत्सर्वं मंत्राधीनं त देवता ॥
तेमंत्रं ब्राह्मणाधीनं ब्राह्मणा तस्मात देवता

اور منو شاستر مین لکہا ہی کہ اگر برہمن کی ہاتہہ کتا یا بلی یا مینڈک یا چہپکلی یا کوا یا اُلو مارا جاوی تو اوسکا کفارہ ایسا ہی جیسا شودر کی ماری جانی کا اس سی معلوم ہوا کہ انکی نزدیک شودر ان جانورون کی مانند ہی

فصل چہٹی بیچ بیان بعضی مسائل عدالت اور انصاف کے

جاننا چاہی کہ جو شخص عدالت مین جاکر کسی شخص پر کسی طرح کی نالش اور دعوی کرتا ہی اوسکو مُدّعی کہتی ہین اور جس شخص پر اوسکا دعوی ہوتا ہی اوسکو مدعا علیہ کہتی ہین سو ہمارے دین مین انصاف کا طریق یہہ ہی کہ مدعی سی دو گواہ عدل طلب کئے جاوین اگر ایسی دو گواہ اوسکی دعوے پر گواہی دین تو وہ شخص قاضی کے نزدیک سچا ہوتا ہی ورنہ مدعا علیہ کو حلف دیجاوی اور قسم کا طریق یہہ ہی کہ قسم کہانیوالا اللہ کی قسم کہا کر مدعی کی دعوے کا انکار کردی تو وہ سچا ہو جاتا ہی اور سوای اللہ کی اور کسیکی نام کی قسم کہانی درست نہین اور ہندون کی دین مین بیوہار شاستر یعنی عدالت کی علم مین یون لکہا ہی کہ مدعی چار یا تین گواہ حاضر لاوی اور جو گواہ عدل ہو تو ایک بہی کافی ہی اور قسم انکی نزدیک مدعی پر ہی یا حاکم جسکو چاہی قسم دیوی لیکن انکی نزدیک قسم عجب طرح کی ہی کہ اوسکی بنا وہم اور خیالات اور امور اتفاقیہ پر ہی اور بعضی قسم ایسی ہے جس سی آدمی ہلاک ہو جاوے اور قسم دینا انکی ہان آٹہہ قسم پر ہی پہلا قسم یہہ کہ قسم کرنیوالیکو ایک پلہ ترازو مین بٹہاوین اور کچہہ منتر پڑہین اگر اوسکا پلا اونچا ہو جاوے تو اوسکو سچا جانین اور نہین تو جہوٹا اور یہہ قسم خاص برہمن کے لئی ہے دوسرا قسم یہہ کہ سات خط مدوّر زمین پر کہینچین اور قسم کرنیوالیکو غسل دین اور کچہہ منتر بہی پڑہا جاوین اور سات پتی پیپل کے اوسکی ہاتہہ پر رکہکر کچا سوت اوسپر لپیٹین اور لوہا آگ مین سرخ کر کر اون پتون پر رکہدین اور وہ شخص اسی طرح سی اون دائرون کی اندر قدم رکہتا ہوا چلی جب آخری دائرے مین پہنچی لوہی کو گرا دی اس عرصہ مین جو اوسکی ہاتہہ کو آنچ نہین پہنچی تو اوسکو سچا جانتی ہین اور یہہ قسم خاص کہتری کی لئی ہی تیسرا قسم وہ کہ قسم کہانیوالیکو ناف کے برابر گہری پانی مین رو بمشرق کہڑا کر کی غوطہ دین اور اوسکی غوطہ لگانی کی ساتہہ ایک شخص ایک سو چہہ اونگل کے کمان مین تیر بی پیکان رکہکر چلاوی اور ایک شخص تیز قدم اوس تیر کی اوٹہانی کو جاوی تیر کو اوٹہا کر لاتی تلک اگر وہ غوطہ خور پانی مین اپنا دم قایم رکہی تو جانین کہ سچا ہی اور یہہ قسم خاص بیس کی لئی ہے چوتہا قسم یہہ کہ تہوڑی سی زہر ہلاہل گہی مین ملاکر اور اوسپر کچہہ منتر پڑہ کر قسم کہانیوالیکو رو بجنوب کر کی کہلاوین اور کہلانیوالا رو بمشرق یا رو بشمال ہو

پانسو تالی بجانی کی مدت تلک اگر زہر تاثیر نکری تو اوسکو سچا جانین پہر زہر کی دفع کرنی کے دوا اوسکو
کہلاوین اور یہہ قسم خاص شودرہی کی لئی ہی ہندومنین بیچاری شودر کی ہر طرح کم بختی ہی جسکے
لئی قسم ہے ایسی تجویز کرے جو ہلاک کا سبب ہے پانچوان قسم یہہ کہ ایک بت کو نہلا کر اوسکی دہوون مین
سی تین چلو قسم والیکو پلاوین اگر چودہ دن سی پہلی اوسکو کچہہ تکلیف نہ پہنچی تو جانین کہ سچا ہی چہٹا قسم
یہہ کہ ساٹہی کے چاولونکو رات بہر مٹی کی برتن مین رکہہ چہوڑین اور کچہہ منتر پڑہ کر قسم والیکو رو بمشرق
کر کی کہلاوین پہر اوسکا تہوک پیپل کے پتی یا بہوج پتر پر گراوین اگر کچہہ لہو نکلی یا اوسکی مونہہ کی سیطرف
سوجن ظاہر ہووے یا کانپنی لگ جاوی تو جانین کہ جہوٹا ہی ساتہوین قسم یہہ کہ ایک مٹی یا کانسی کے برتن
مین کہ سولہ انگل لنبا اور اسیقدر چوڑا اور چار انگل گہرا ہو بوزن چالیس دام کی گہی یا تلون کی تیل کو
خوب جوش دین اور ایک ماشہ سونا اوسمین ڈالدین قسم کرنیوالا اگر اوس سونیکو دو انگلیونکی ساتہہ نکال
لی اور اوسکا ہاتہہ نہ جلی تو اوسکو سچا جانین آٹہوین قسم یہہ کہ دہرم یعنی راستی کیصورت چاندی سی اور
ادہرم یعنی ناراستی کیصورت لوہی سی بنا کر نئی کوزہ مین ڈالین یا دہرم کیصورت سفید پرچہ پا انوپر
لکہہ کر اور ادہرم کی صورت سیاہ پرچہ پر لکہہ کر کوزہ مین ڈالدین اور قسم کرنیوالا اون دونون مین سی ایک
کو نکالے اگر دہرم کی صورت اوسکی ہاتہہ مین آجاوی تو اوسکو سچا جانین انتہی اور چار دن پہلی قسم
ہر قوم کی لئی درست جانتی ہین ✤

باب چوتہا بیچ جواب بعضی اون اعتراضونکی کہ ہندو لوگ دین اسلام پر کیا کرتی ہین

سو ہم پہلی اون سب اعتراضون کا جواب کلی
دیتی ہین اور پہر اونکی جوابات جزئیہ لکہتی ہین جواب کلی یہہ ہی کہ ہماری دین کی جو بات ہی سو بموجب حکم
حضرت حق جل وعلی کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد سی ہمکو پہنچی ہی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کی صداقت کی دلیل اونکی خوش اخلاق اور نیک افعال اور ظاہر ہونا معجزات کا ہی کہ پہلی باب کے چوتہی فصل مین
اسکا بیان ہوچکا ہے اور ہمکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد کا بجالانا فرض ہی سو تم ہماری دین کی جس بات پر
اعتراض کرو اوسکی جواب مین ہمکو اتنا ہی کہدینا کافی ہی کہ ہمکو جسطرح ہمارے پیشوا مخبر صادق صاحب معجزات
علیہ السلام نی بتلادیا ہم وہ کرتی ہین اور جو اسکی جواب مین تم یہہ کہو کہ ہماری ہندون کی دین کی جو بات
ہی وہ بموجب حکم خدا کی برہما اور دوسرے دیوتاؤن اور رکہیشرونکی زبان سی معلوم ہوئی ہین اور جنسے
تمہاری پیغمبر صاحب سے معجزات ظاہر ہوئی ویسیہی ہمارے بزرگون سی خرق عادات ظاہر ہوئی جیسی برہما
کی اچہیا یعنی خواہش سی اوسکی چار مونہہ ہوگئی اور بشن اپنی کرامت سی جلندہر دیت کی صورت پر بن گیا
تہا اور کشن کی ہزارہا بیوی تہی رات کو اکیلی ہی کشن جی ہر ایک کے محل مین ہوتی تہے اور کشن نے

یعنے کنہیا ۱۲

ایک بار پہاڑ کو ہاتھہ پر اوٹھا لیا تھا اور مہادیو کی غصے کے تیزی سی جلندر دیت پیدا ہوگیا تھا
اسیطرح اور بہت خرق عادات ہماری بزرگون سی ظاہر ہوئی ہین سو جیسی معجزات کا ظاہر ہونا تمہاری پیغمبر
صاحب کے صداقت کی دلیل ہی ایسی ہی ان خرق عادات کا ظاہر ہونا ہماری بزرگون کی صداقت کے
دلیل ہے اور جیسی تمکو پیغمبر صاحب کے ارشاد کی بجا آوری ضرور ہی ہمکو بھی اپنی بزرگون کی ارشاد کی بجا آوری
ضرور ہی ہم بھی جو کام دین کی کرتی ہین اونہین کی تبلائی ہوئی کرتی ہین پھر تم ہماری دین پر کیون
اعتراض کیا کرتی ہو جیسی تم پیغمبر صاحب کی متابعت کرتی ہو ویسی ہی ہم برہما وغیرہ کی متابعت کرتی ہین
انتہی اسکا جواب یہہ ہی کہ پیغمبر صاحب سے جو معجزات ظاہر ہوئی تو معتبر روایتون سی ثابت ہوئی ہین
اور اوسکی ساتھہ ایسی ہی روایتون سی حضرت کی خوش اخلاق اور نیک افعال بھی ثابت ہین اور راویون
کی راست گوئی اور معتبری کی تحقیق کیواسطی ہمارے یہان ایک جدا علم اور فن مقرر ہی کہ اوس فن کی استعمال
کرنیوالی علما محدثین کہلاتی ہین اور وہ لوگ اسی خدمت مین اکثر مشغول رہا کرتی ہین تاکہ ضعیف روایتون
کو صحیح روایتون سی جدا کرین اور ہر ایک راوے کی تحقیق یہان تک ہوتے ہی کہ کون شخص تھا کسکا بیٹا
کہان رہتا تھا کب پیدا ہوا کب مرا کیسا تھا فضول گو تھا یا راست گو مغلوب النسیان تھا یا حافظہ والا اور احادیث
کی تحقیق مین تجسس کرتا تھا یا سستی کرتا تھا اور اپنی بیان اور تقریر مین مضطرب تھا یا مستقل تھا اور حق اور باطل
مین تمیز کرنے والا تھا یا نہین اور کبیرہ گناہ سی بچنی والا تھا یا نہین اور کیسا مذہب رکھتا تھا انتہی پھر بعد
اسقدر تفتیش حال راوے کی اگر اوسکی معتبر ہونی مین کچھہ شک پڑجاتا ہی تو اوسکی روایت کا چندان اعتبار
نہین کرتی اور تمہارے بڑون کی خرق عادات تمہاری ہی شاسترون سی معلوم ہوتی ہین اور تمہاری شاسترون
کا کچھہ اعتبار نہین ہی کیونکہ تمہاری دین مین راویون کی تحقیق اور تفتیش نہین ہی اور کوئی فن واسطی تحقیق
راویون کی مقرر نہین ہے بلکہ جو کچھہ کسینی لکھہ دیا وہی مذہب ٹھہر گیا اور سوائے اسکی اور باتین واہیات بہت سی
جو تمہاری پوتھیون مین مندرج ہین کہ وہ تمہاری نزدیک بہت ہی معتبر ہین تو اس سی تمہارے پوتھیون کی بات
بالکل پایۂ اعتبار سی ساقط ہی اور بالفرض والتسلیم اگر تمہارے پوتھیونکی روایات کی تصدیق کر کی تمہارے
بڑون کی خرق عادات سچ بہی جان لین تو بہی وہ اونکی کرامات اور معجزہ نہین ہو سکتی کیونکہ اونہین پوتھیون
کی روایات سے تمہاری بڑون کی اخلاق ذمیمہ اور افعال قبیحہ ظاہر ہین چنانچہ کچھہ تھوڑا بیان اونکا اس
کتاب مین پہلے ہو لیا ہی اور جس شخص کی اخلاق اور افعال ناپسندیدہ ہون اگر اوسکی ہاتھہ سی کچھہ خرق عادات
ظاہر ہون تو اونکو کرامت اور معجزہ نہین کہتی بلکہ استدراج کہتی ہین اور جسکی ہاتھہ سی کوئی خرق عادات
بطور استدراج کی ظاہر ہو تو وہ شخص خدا کا مقبول نہین ہوتا بلکہ مردود ہوتا ہی سو بقول تمہارے اگر تمہارے

بزرگون کی افعال ذمیمہ جو تمہاری پوتہیو نمین لکہی ہین سچ ہین اور اون سی خرق عادات بہی ظاہر ہوتی
تو ہم اونکو استدراج جانینگی معجزہ اور کرامت نہین کہہ سکتی اور استدراج والی کی بات کا اعتبار نہین ہوتا
اور اگر یہہ کہو کہ بعضی فقیر مسلمان بہنگی شرابی اور بی نماز اور فاسق ہین اور اونکی ہاتہہ سی خرق عادات ظاہر
ہوتی ہین اور مسلمان اونکو نیک بخت اور ولی اور سائین لوگ اور اونکی خرق عادات کو کرامت کہتی ہین
سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ ایسی لوگ ہمارے نزدیک نیکبخت اور ولی نہین ہین بلکہ کم بخت اور گنہگار ہین اور
اونکا خرق عادت کرامت نہین ہی بلکہ استدراج ہی حقیقت یہہ ہی کہ ہماری نزدیک خرق عادت کئی قسم
پر ہی ایک تو یہہ کہ کسی پیغمبر کی ہاتہہ سی ظاہر ہو پہچھی اس سی کہ اوسنی دعوا پیغمبری کا کر لیا ہو اوسکو معجزہ
کہتی ہین جیسی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی معجزات اس کتاب مین بیان ہولئی ہین اور دوسرا
وہ کہ پیغمبر کی ہاتہہ سی ظاہر ہووے پیغمبر ہونی سے پہلی اوسکو ارہاص کہتی ہین جیسی ہمارے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو پتہر اور درخت نی سلام کیا پہلی پیغمبر ہونی سی اور تیسرا وہ کہ کسی ولی کی ہاتہہ سی ظاہر ہو اوسکو
کرامت کہتی ہین چنانچہ تہوڑا سا بیان اس قسم کا بہی اس کتاب مین ہو لیا ہی چوتہا وہ کہ کسی عام مسلمان
نیک بخت کی ہاتہہ سی ظاہر ہو اوسکو معونت کہتی ہین پانچوان وہ کہ کسی مسلمان بد عقیدے فاسق جیسی بی نماز
اور شرابی بہنگی وغیرہ یا کسی کافر کی ہاتہہ سی ظاہر ہو اوسکو استدراج کہتی ہین چہٹا وہ کہ ایسی شخص کے
ہاتہہ سی ظاہر ہو جسنی جہوٹا دعوا پیغمبری کا کیا ہو پر اوسکی ہاتہہ سی ایسی طرح سی ظاہر ہوتا ہی کہ وہ بد بخت
اوس سے ظاہر ہوتا اور بیعزت ہو جاوی اوسکو اہانت اور خذلان کہتی ہین جیسی حضرت پیغمبر صلعم کے
وقت مین مسیلمہ کذاب نی یمامہ کی ملک مین دعوا پیغمبری کا کیا اور حضرت کو خط اس مضمون کا لکہا کہ یہہ خط
ہی مسیلمہ نبی اللہ سی طرف محمد رسول اللہ کی کہ زمین آدہی ہمارے ہی اور آدہی تمہاری لیکن تم قریشی لوگ
ظالم ہو کہ ساری زمین یعنی تمام نواح عرب وغیرہ اپنی قبضہ مین کر رکہی ہے حضرت نی اوسکی جواب مین
فرمان عالیشان لکہا اوسکا حاصل مطلب یہہ تہا کہ یہہ خط ہی محمد رسول اللہ سی طرف مسیلمہ کذاب کے
زمین نہ میری ہی نہ تیری ہے بلکہ اللہ کے ہی تو نی یمامہ کی لوگون کو تباہ کر دیا اللہ تجہکو تباہ کری
کہتی ہین کہ مسیلمہ نی سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی کلی کر کے وہ پانی کوئی مین ڈالا کوئی کا پانی بہت
اور میٹہا ہو گیا مسیلمہ نی بہی ایسا ہی کیا جس کوئی مین اپنی کلی کا پانی ڈالا اوس کوئی کا پانی زمین
مین غائب ہو گیا اور جو کچہہ کہ رہا سو کہاری ہو گیا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی بیمار لڑکون
کی حق مین دعا کرتی وہ اچہی ہو جاتے مسیلمہ نی ایک لڑکے کی سر پر ہاتہہ پہیرا وہ لڑکا گنجا ہو گیا اور ایک لڑکے
کی حلق مین اونگلی ڈالی اوسکی زبان ٹوٹ گئی اور ایک دفعہ اپنی وضو کا پانی ایک باغ مین چہڑک دیا

پہر کبہی اوس باغ مین گہانس تک اوگی اسیطرح جسکی حق مین عمر درازی کی دعا کرتا وہ اوسی وقت مرجاتا اور
اور جسکی آنکہہ کے روشنی کی دعا کرتا وہ اوسیوقت اندہا ہوجاتا غرض اوسکی خرق عادات اوسکی دعوے
کی برخلاف ظاہر ہوا کرتی تہے جس سی وہ مردود ہوتا اور ذلیل ہوجایا کرتا سو ان سب خرق عادات کے
چار قسم پہلی یعنی معجزہ اور ارہاص اور کرامت او معونت تو بہر صورت اچہی اور فائدہ دینے والی ہین اور
دو قسم پچہلی یعنے استدراج اور اہانت جسکی ہاتہہ پر ظاہر ہون اوسکی حق مین مفید نہین ہوتی بلکہ سراسر
مضر ہوتی ہین آمدم برسر مطلب اب بخوبی ثابت ہوگیا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ صاحب اخلاق
حمیدہ اور افعال برگزیدہ ہین اونسی بیشمار معجزی ظاہر ہوئی اونکا ارشاد فیض بنیاد واجب الانقیاد
ہی اور تمہاری بڑی کہ جنکی افعال قبیحہ اور اخلاق شنیعہ تمہاری ہی پوتہیونسی ثابت ہین اونکا کہنا واجب
الانقیاد نہین سو جو بات ثابت ہو جاوی کہ بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اوسپر اعتراض کرنا کسیکو
نہین پہنچتا اور تم ہندو کسی پر کیا اعتراض کرو اول جو جو اعتراضات تمہاری دین پر آتی ہین اونکی طرف تو خیال
کرو اور اونکی جواب دینی سی فارغ ہوجاو تب ہے کسی پر اعتراض کرنا چنانچہ اونمین سی بہت ہی تہوری اس کتاب
مین بہی درج ہین اور ہمارے دین مین کوئی بات ایسی نہین ہی کہ عقل کے نزدیک ناپسند ہو اور اگر تم بعضی باتونکو
اپنی عقل ناقص کی نزدیک ناپسند سمجہکر اعتراض کرو تو اونکی جواب باصواب پاوگی انشاء اللہ تعالے
اور جواب جزئیہ اون اعتراضون کی یہہ ہین **اعتراض قولہم** مسلمان اپنی بہن سی نکاح کرتی ہین یعنے
چچا کی بیٹی سی کہ وہ بہی بہن ہوتی ہی نکاح کرتی ہین یہہ کیسی بے شرمی کی بات ہی **جواب** چچا کی بیٹی کو
بہن اسواسطی کہتی ہو کہ وہ باپ کے بہائی کی بیٹی ہی تو اس قیاس پر ماموں کی بیٹی بہی بہن ہی کیونکہ یہہ ماں کی بہائی
کی بیٹی ہے سو ماموں کی بیٹی سے کہ وہ بہی بہن ہی بیاہ کرنا تمہاری دین مین درست ہی یہہ کیسی بے
شرمی کی بات ہی اسمقام مین بعضی ہندو کہا کرتی ہین کہ ماموں کی بیٹی سی نکاح کرنا ہماری جایز نہین
سو اسکا جواب یہہ ہی کہ تم اپنی مذہب سی ناواقف ہو شاستر والی کہتی ہین کہ بیٹی کی دینی والی بہانجی سی
زیادہ کون اوسکا رہی یعنی مستحق ہی اور بعضی شاستروں مین لکہا ہی کہ دکہشنی یا تلنے گنیا ان
اوتردے ماتلس بہوجنا پشچمی کریا ناسنیچی ترنو دوکھ شبدتے یعنی دکہن کے
ملک مین ماموں کی بیٹی کو بیاہ لینا پہاڑ کی ملک مین گوشت کہانا اور پچہم کے ملک مین کریا کرم کا
ناس کر دینا ان تینوں کاموں مین کچہہ دوکھ یعنی گناہ نہین

द त्त पेा मातुली कं न्या उ त्रे मां स भोजनं ॥
प शचमे कि यी ना स स चै त्रयो दा षा न वि द्व ते ॥

اور بنوت عشق لعل کہتہل نی یہہ کہا تہا کہ ماموں کی بیٹی اپنی قوم سی خارج ہوتی ہے اور چچا کی بیٹی اپنی قوم مین
داخل سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ چچا کی بیٹی باپ کے قوم مین سے ہے اور ماموں کی بیٹی ماں کی قوم سی سو قرابت
اوس مین ہونا طرح ثابت ہے اور بقول تمہارے برہما نی اپنی بیٹی سارستی سی کہ اوسی کی قوم سی تہی بدون
بیاہ کی قصد جماع کا کیا اور اوسکو اپنی جورو بنایا پہر اپنی بیٹی سی بیاہ دیا یہہ کیسی بے شرمی کی بات ہی
اور بقول تمہارے برا اعلیٰ سر رکہہ نی پہو در سی زنا کیا جس سے بیاس تمہارا بڑا پیشوا شاستروں کا مصنف پیدا
ہوا یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہے اور بقول تمہارے دروپدی کشن جی کی بہگنی کے پانچ خاوند تہی جنکو
پانچ پانڈو کہتی ہو اور یہہ کہتی ہو کہ یہہ پانچوں کشن جی کی بڑی مقرب تہی یہہ کیسی بے شرمی کی بات ہے
اور اگر یہہ کہو کہ یہہ پانچوں اپنی نوبت دروپدی کو آگ مین جلا کر پہر زندہ کرتی تہی سو اوسکا جواب یہہ ہے کہ بدن
جل جاتا تہا جان تو وہی رہتی تہے کیونکہ جان جل نہین سکتی اور جسم بہی جلکر پہر وہی جسم بقول تمہارے
زندہ ہوتا تہا پہر جان وہی رہی اور جسم بہی وہی باقی رہا تو جوں کی توں دروپدی باقی رہی اور بقول تمہارے
گنتی ان پانچ پانڈوں کی ماں راجا پانڈ کے بیوی جس سے کئی دیوتاؤں نی زنا کیا اوس سی پانچ
پانڈو ولد الزنا پیدا ہوئی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہے اور بیاس تمہاری پیشوانی اپنی بہابہوں سے
زنا کیا جس سے راجا پانڈ اور دہرتراشٹ پیدا ہوئی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہارے
اندر بہشت کی راجا نی چندرمان دیوتا کی رفاقت سی آ کر گوتم کے بیوی سی زنا کیا اور گوتم کی بد دعا
سی ہزار فرج اوسکی بدن پر ظاہر ہوئی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہارے سیتا رام چندر کی
بیوی کو راون دیت پکڑ لیگیا پہر جب وہ رام چندر کے گہر مین آئی رام چندر نی غیرت سی اوسکو
جنگل مین نکال دیا پہر لا کر اپنی گہر مین رکہا یہہ کیسی بے شرمی کی بات ہی اور باوجود ان باتوں کی ان
عورتوں مین سے بعضیوں کو تم کنیاں یعنی کنواریاں اور معصوم گنتی ہو یہہ کیسی جہوٹ اور بی شرمی کے
بات ہی اور سب مرد اور عورت مہادیو کی لنگ کو پوجتی ہو یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول
تمہاری برہما اور بشن مہادیو کی آلت کو ناپنی لگی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بام مارگی فرج
کی پرستش کرتی ہین یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہے اور کشن اور رادہا سکی بیوی کی نقل بنا کر اپنی
سامنی نچوانا اور اونکی فضیحتوں کو بیان کرنا یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہارے ایک
دفعہ مہادیو کو نیند کی حالت مین شہوت غالب ہوئی اور اوسکا لنگ کہڑا ہوا پاربتی بخیال اسبات کی
کہ اسکی شہوت ضایع نجاوی لنگ کو اپنی فرج مین داخل کر کر اوسپر بیٹہہ گئی اور لنگ زیادہ ہونی لگا
یہاں تک کہ آسمانوں تک پہنچا پاربتی بہی اوسکی اوپر بیٹہی رہی جب دیوتاؤں کی مقام تک پہنچا تو

وہان جاکر لیجانا مان یعنی شرمناک ہوتی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری مہادیوجی
بہ ہمنون کی عورتون مین اپنی لنگ کو ننگا کرکی جا کہڑی ہوئی یہہ کیسی بیشرمی کی بات ہی
اور سوای اونکی اور بہت بی شرمی کی باتین تمہاری دین مین ہین **اعتراض قولہم** مسلمان برے
گندی ہین پاخانہ سی نکل کر ہاتہہ پانو مٹی سی ملکر نہین دہوتی بلکہ نہین کرتی برتن کو نہین مانجتی
جواب ہم لوگ نجاست کے دور کرنی مین اتنی کچہہ ستہرائی کرتی ہین کہ تم ہندون کو نصیب نہین یعنی اول نجاست
کو ڈہیلون سی دور کرکی پہر اس احتیاط سی دہوتی ہین کہ ناپاکی کا اثر باقی نرہی اور نجاست کچہہ مونہہ
اور ہاتہہ اور پانو کو نہین لگ جاتی کہ ناحق پانی ضایع کرین اور تم لوگ شاید مونہہ سی ہگتی ہوگی کہ بموجب
حکم شاستر کی بارہ کلیان کرو تب تمہارا مونہہ پاک ہو اور اپنی دلمین سوچو تو سہی کہ جو لوگ گوبر اور
موت کو پاک جانین وہ اورون پر کیا اعتراض کرین **اعتراض قولہم** مسلمان ایک دوسری
کی جہوٹی سی نہین بچتی اکٹہی بیٹہہ کر کہانا کہالیتی ہین ایک دوسری کا جہوٹا پانی پیتی ہین **جواب**
آدمی کا مونہہ پلید نہین ہے اگر پلید ہوتا تو اس سی اللہ کا نام پاک لینا اچہا نہ ہوتا اور جب کہ مونہہ
پاک ٹہرا تو ایک کو دوسری کی جہونٹی سی بچنا کیا ضرور ہی اور تم لوگ آدمی اشرف المخلوقات کی
مونہہ کو پلید جانتی ہو گہوڑی کی مونہہ اور گای کی گوبر اور پیشاب کو بہت پاک جانتی ہو **مصرع**
ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا **حکایت** ایک سردار ہندو نی جناب مولوی فضل امام
مرحوم سی کہا دیکہو ہندو ایک دوسری کی جہونٹہ سی کیسی بچتی ہین اور مسلمان اکٹہی بیٹہکر ملکر کہانا
کہالیتی ہین مولانا نی جواب دیا کہ گائین دس ملکر ایک کہرلی پر تہانس کہالیتی ہین اور کتی دو بہی ملکر
نہین کہاتی ہین اور فرمایا ہی حضرت شیخ مصلح الدین رحمۃ اللہ نی کہ دہ درویش بر یک سفرہ بخورند و دو سگ بام داری بسر نبرند اور
دوسری تمہاری شاسترون سی بہی ثابت ہی کہ جگن ناتہہ مین کہتری برہمن بیس شودر سبکو ملکر کہانا درست ہی ایک
دوسری کی جہونٹہی سی پرہیز کرنا نہین درست اور دوسرا ہمارا مونہہ پاک ہی ہم ایک دوسری کی جہونٹہ کو پلید نہین جانتی تمہارا مونہہ پلید ہے
تم اسیواسطی ایک دوسری کی جہونٹی کو پلید جانتی ہو **اعتراض قولہم** مسلمانون کی دین مین
لکہا ہے کہ ان لوگونکو اللہ نہین بخشیگا قاطع الشجر یعنی درخت کی کاٹنی والا دایم الخمر یعنی ہمیشہ کا
شرابی ذابح البقر یعنی گای کا ذبح کرنیوالا اس پر بہی مسلمان ہندون کی ضد سی گئوکا مارا کرتی
ہین **جواب** یہہ بات سراسر جہوٹ ہی ہمارے دین مین کہین نہین لکہا کہ اللہ ان شخصون
کو نہین بخشیگا درخت کا مالک اگر اپنی درخت کو کاٹی کچہہ ڈر نہین اور گای کا ذبح کرنا بہی منع نہین
البتہ شراب کا پینا ہماری دین مین سخت گناہ ہی مگر یہہ نہین کہ خدا تعالی دایم الخمر کو بخشیگا نہین

بلکہ دایم الخمر خواہ اوکسی گناہ کا مرتکب جب توبہ کری اسیوقت اللہ اوسکا گناہ بخش دیتا ہی اور توبہ یہہ ہے
کہ پچہلی گناہ کئی پر ندامت کہاوی اور آگی کو وعدہ کری کہ گناہ نکرون کا اور جو نماز روزہ حج زکات قربانی
وغیرہ ترک ہوئی ہین تو اونکو ادا کری اور جو گناہ ایسی ہین کہ جن مین بندونکی حق تلف ہوئی ہین جیسی
رشوت لینا چوری قزاقی غیبت دشنام وغیرہ سو اون سی معاف کراوی اور خدا تعالی کی آگی بہی توبہ کری
اور حق تعالی ایسا مہربان ہی کہ جسکو چاہیگا بدون توبہ کی بہی بخش دیگا اور ہم جو گائی کو ذبح کرتی ہین
تمہاری ضد سی نہین کرتی بلکہ جیسی بکری وغیرہ جاندار ہمارے نزدیک حلال ہین ایسی ہی گائی بہی ہی اور
ہم گائی کا برا نہین کرتی بلکہ بہلا کرتی ہین کیونکہ جو جانور اللہ کا نام لیکر ذبح کیا جاتا ہی آخر وہ بہشت کی
شی بنایا جاویگا یہہ ذبح اوسکا برا نہین بلکہ بہلا ہی اور تم کیا گائی کا بہلا کرتی ہو کہ بیلون پر بوجہہ لادتے
ہو اونسی ہل چلاتے ہو اور طرح طرح کی اون پر مار کرتی ہو بچہڑی کو باندہ کر ترساتی ہو اوسکی ماکا دودہ
آپ لے جاتی ہو اور مری ہوئی گائی کو چوہڑی چمارون کی حوالہ کر دیتی ہو تم آپ تو اوسکا گوشت نہین
کہاتے لیکن جو ہر چمارونکی ضیافت کرتی ہو اور اوسکی چمڑی کی جوتیان آپ بہی پہنتی ہو اور تمہارے
کتاب منو سمرتہ مین لکہا ہے کہ جب برہمن کا بیٹا کاشی سے پڑہا یعنی علم پڑہ کر آوی تو اوسکا باپ
اوسکی استقبال کو جاوے اور گائی ذبح کرکی اوسکی کہال گرما گرم بیٹی کی بدن پر رکہی اور تمہاری دین مین تو
گائی کا کہانا اور ذبح کرنا بڑا ثواب ہی بلکہ اگر کوئی بیگانی گائی کو چوری سی ذبح کرکی کہا جاوے اور اوسکی
ساتہہ تہوڑا سا جہوٹ بہی بولدی تو اوسکی نجات ہی ہو جاوے چنانچہ متسیہ پران مین لکہا ہی کہ کونک
کی سات بیٹی تہے اوسکی مرنیکی پیچہی بڑا قحط ہوا جب اونکے پاس کہانیکو کچہہ نرہا وی گرگ رشی کے
پاس چلی گئی اوسنی اونکو اپنی گائی چرانی کی لئی بن مین بہیج دیا وی بن مین جا کر ماری بہوکہہ کی اوس
گائی کو ذبح کرکی دیوپترونکو چڑہا کر کہا گئی وقت شام کی آکر گائی کی مالک سے کہنی لگی کہ تمہارے گائی
کو شیر نی کہا لیا چنانچہ اس پُن کی سبب سے اونکی پرم گت یعنی نجات ہو گئی اب چاہئی کہ ذرا سمجہو آنکہین
انصاف کی بند نکرو کہ جس دین مین بیگانی جانور کو ذبح کرکی دیوپترونکو چڑہانا اور کہا جانا اور جہوٹ بولنا
گناہ نہو بلکہ سبب نجات کا ہو پہر ایسی دین کو خدا کی طرف سی سمجہنا اور اوس پر نجات کی امید رکہنی پرلی سر
کی گمراہی اور جان بوجہہ کر جہنم مین داخل ہونا ہی اور گائی کی قربانی کا بیان رگ بید مین بہی لکہا ہے

اعتراض قولہم گئو ہندون کو دودہ دیتی ہی مسلمانون کو کیا موت دیتی ہی کہ اوسکی تعظیم نہین
کرتی **جواب** حقیقت مین گائی موت تمکو دیتی ہی کہ مزہ سی جیتی ہو ہمکو دودہ بہی دیتی ہی اور گوشت
بہی دیتی ہی اور گائی ہماری اور تمہارے درمیان مین یون تقسیم ہوئی ہے کہ اوسکا دودہ تو ہمارا

تمہارا ساجھی ہی اور اوسکا گوشت خاص ہماری حصہ مین آیا ہی اور موت خاص تمہاری غذا ہی
اعتراض قولہم ہندو سی مسلمان بن جاتا ہی مسلمان سی ہندو نہین ہوتا یعنی اچھی
چیز بگڑ کر بُری بن جاتی ہے اور بُری سی اچھی نہین ہوتی جیسی اناج سی گندگی بن جاتی ہی گندگی
سی اناج نہین بنتا **جواب** یہہ قول تمہارا غلط ہی کیونکہ تمہی لوگ کہتی ہو کہ سدہنا قصائی اور
گنکا کنچنی اور میران بائی رانی اور اجامل پہلوان اور گوپی چند اور بہرتری راجا یہہ لوگ سب پرمیشر کی
بہگت ہوئی اور بُری سی اچھی ہوگئی ان کو بہے کہو کہ اناج سی گندگی بن گئی اور ہندو سے
مسلمان بن جانا ایسا نہین جیسا تمنی کہا بلکہ ایسا ہی جیسا تانبی سی سونا اور قلعی سی چاندی بن جانا
جیسی اکسیر کی ڈالنی سی تانبا سونا اور قلعی چاندی اور پارس کی چہونی سی لوہا سونا بن جاتا ہی ایسا
ہی اعتقاد کی ساتہہ کلمہ پڑہنی سی کافر ہی مسلمان اور سب گناہون سی پاک بن جاتا ہی **اعتراض**
قولہم مسلمان ہر قوم کی لوگون کو اپنی مین ملالیتی ہین خواہ چوہڑا ہو یا چمار یا سانئسی یا گندہیلا
ایسی ناکارہ قومون سی بہی بچاو نہین کرتی **جواب** سمندر مین تمام جہان کی ندیان جا ملتی ہین
اور سمندر سبکو اپنی مین ملالیتا ہی ایسا ہی دین مسلمانی مین ہر کسی کو دخل ہو جاتا ہے چہوٹی جوہڑ کو
کہان حوصلہ ہی کہ اور ندیان اوسمین مل جاوین اور جیسی ہر طرح کی ناپاک چیزین سمندر مین جاکر دہوئی
جاتی ہین پاک ہو جاتی ہین اسیطرح دین اسلام مین آکر ہر آدمی گناہ سی پاک ہو جاتا ہی سو یہہ دریا دلی دین
مسلمانی کو ہی کفر کو نہین اور جو حوض کا پانی خود پلید ہو اوس سی اور چیز کسطرح پاک ہو سو اسیطرح تمہارا
دین ہی وہ دوسری کو کیا پاک کری اور ہر عاقل صاحب فراست پر ظاہر ہی کہ گندگی دو قسم کی ہوتی
ہی ایک گندہ ہونا بدن کا ہر طرح کی پلیدیون سی دوسری گندہ ہونا روح کا بُری اعتقاد اور بُری
اخلاق سی بُری اعتقاد جیسی سوای اللہ کی اور کو جہان کا مالک اور حاکم اور واجب الوجود اور غیب دان
سمجہنا اور سوای اللہ کی اور کی عبادت کو درست جاننا اور پیغمبرون اور آسمانی کتابون سی بی اعتقاد
رہنا اور فرشتون کو اور شریعت کی احکام کو حقیر سمجہنا اور قیامت کی ہونی مین شک کہنا اور خدا کی
رحمت سی ناامید اور اوسکی عذاب سی بیخوف ہونا اور جو کام کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کئی
ہین نہ فرمائی ہین اونکو مستحسن اور دین کی کام سمجہنا اور سوای اسکی اور بُری اخلاق جیسی اپنی آپ کو
بہتر سمجہنا اور اپنی عبادت پر لوگون کی خوشی اور شاباشی کی خواہش کرنی اور کسیکی پاس کوئی
نعمت دیکہکر جلنا اور کسیکی طرف سی دل مین کینہ رکہنا اور مال و دولت سی محبت بہت رکہنی اور بہت
دن تک زندگانی کی امید رکہنی اور گناہ پر دلیر ہونا اور سوای انکی سو دوسری قسم کی گندگی پہلے

قسم سی زیادہ خبیث ہی کیونکہ بدن کی گندگی کا دور ہونا بہت آسان ہی فقط پانی سی دور ہو جاتی ہی اور روح کی پلیدی کا دور کرنا سخت مشکل ہے اور روح کی پلیدیون مین کفریات کی ناپاکی سب سے زیادہ سخت ہی کہ ہمیشہ کی عذاب کو پہنچاتی ہی سو ہم لوگ جو کافرونکو برا جانتی ہین بسبب پلیدی روح یعنی کفر کی برا جانتی ہین نہ بسبب پلیدی بدن کی سو یہہ روح کی پلیدی یعنی کفر ایمان لانی سی جاتی رہتی ہے کیونکہ جب اعتقاد دُرست ہو گیا روح پاک ہوئی خواہ چوہڑا ہو خواہ چمار خواہ کوئی ہو اور ہمارے نزدیک چوہڑا چمار ہندو سب برابر ہین جو شخص کفر کی پلیدی سی توبہ کری وہ ہمارا بھائی ہے اسیواسطی ہماری دین مین فرض ہی کہ جو شخص مسلمان ہوا چاہی اول اوسکو یہہ تلقین کرین کہ سوا اللہ کی کسیکی بندگی کرنی روا نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی بہیجی ہوئی اور ہماری راہ نما ہین اور حضرت کی متابعت ہر کسی پر فرض ہی پہر اوسکو مضمون صفت ایمان کا سکہا دین اور کفریات سے توبہ کرادین اسکی پیچہی ستہرائی کے لئی اوسکو غسل دینا مستحب ہے اور تم جو چوہڑی اور چمار کو برا جانتی ہو بسبب پلیدی بدن کی برا جانتی ہو روح کی پلیدی کہ سب سے بری ہی اوسکو تم برا نہین جانتی یہہ تمہاری بی سمجہی ہے اور اگر تم ان لوگون کو بسبب استعمال پلیدی ظاہری کی دین مین ملانا برا جانتی ہو تو ایک چوہڑا یعنی بایان ہاتہہ تمہاری بدن مین بہی موجود ہی کہ دو وقت نجاست کو اوسی سی دہوتی ہو اوسکو بہی اپنی بدن سی کاٹ ڈالو **اعتراض قولہم** مسلمان جو ختنہ کرتی ہین اگر یہہ کام اللہ کو منظور ہوتا تو اول ہی ہر مسلمان کو ختنہ کیا ہوا پیدا کرتا **جواب** اللہ کو پسند ہونا یا نہونا پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سی معلوم ہوتا ہی سو اللہ کو اگر یہہ کام پسند نہوتا تو ہمکو حضرت کے زبان سی اس کام کا حکم نکرتا اور اسمقام مین کہنی والا یون کہہ سکتا ہے کہ ہندو جیتی عورت کو آگ مین جلا دیتی ہین اور بعضی کاشی مین جا کر آرہ کی ساتہہ چر کر مرجاتی ہین اور گنگا مین پرواہ لیکر یعنی ڈوب کر مرجاتی ہین اور ہمانچل یعنی ایک برف کی پہاڑ مین گل کر مرجاتے ہین اور آنکہہ بند کر کی دکہن کیطرف روانہ ہوتی ہین اس امید پر کہ کوئی کنوان یا خندق آگی آجاوی اوس مین گر کر مرجاوین اور اسطرح کی موت کو بڑا ثواب سمجہتی ہین اگر خدا کو یہہ کام منظور ہوتے تو ان لوگون کو پہلی سی دنیا مین پیدا نکرتا اور اگر کہو کہ اس زمانہ مین کوئی ہندو ایسی کام نہین کرتا سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ تمہارے دین مین یہہ سب کام جایز بلکہ مستحسن ہین اب انگریزی حکومت مین ایسی کامون سی ممانعت ہو گئی ہے اسواسطی کوئی ہندو ایسا کام نہین کر سکتا اور حقیقت مین جان کا ضایع کر دینا اور حرام موت مرنا بڑی بیوقوفی ہے اور خود تم لوگ کہا کرتی ہو

کہ آپ کہاتی مہاپاپی یعنی اپنی نفس کا قاتل بڑا گنہگار ہی اور بڑا تعجب ہے کہ یہہ لوگ کہ حرام موت مرجاتے
ہین تمہارے نزدیک بڑا درجہ پاتی ہین اور جو کوئی بیچارہ چارپائی پر مرجاوی یا کوئی عورت بچہ جنکر
مرجاوے یا کوئی سانپ کے کاٹی سی مرجاوے یا بی اختیار پانی مین غرق ہوجاوے تو اس ہم کی موت کو
تم اپ مرتیہ یعنی حرام موت جانتی ہو حالانکہ اسباب مین اوس بیچاری مرنی والا کا کچہہ قصور نہین ہے
اور عقلاً تو یہہ بات ٹہیک ہے کہ جو کوئی اپنی آپ کو قصداً مار ڈالی وہ حرام موت سی مری اور جو بقصد
کسی آفت شدید مین مرجاوے وہ مستحق ثواب کا ہو سو ہماری دین سی اسی طرح ثابت ہی دوسری جیسی
ہماری مسلمانون کی موی زہار کا مونڈنا سنت ہی ایسی ہے تمہاری ہندؤن کی ڈاہری کا منڈانا
ضرور ہی سو تم پر یہہ اعتراض آتا ہی کہ اگر اللہ کو یہہ کام منظور ہوتا تو پہلی سی تمکو بدون ڈاہڑی کے
پیدا کر دیتا **اعتراض قولہم** مسلمان جاندار کو ذبح کر کی کہالیتی ہین اتنا نہین جانتی کہ جیسا اپنا
جی ہی ایسا ہے اوروں کا ہی **جواب** سب حیوان اللہ نی انسان کی لئی پیدا کئی ہین کوئی سوار
ہونیکو کوئی بوجہہ لادنیکو سو جس جانور کی گوشت کہانیکا حکم زبانی صاحب معجزات علیہ الصلوات
کی ہمکو معلوم ہوگیا ہی اوسکو ہم کہاتی ہین ہم بہی اللہ کی بندی ہین اگر ہم بغیر حکم اللہ کے
جانورونکو ذبح کرتی تو البتہ مقام اعتراض کا تہا اور عقلاً بہی کسی جانور کا ذبح کرنا واسطی فائدہ
آدمی کی برا نہین کیونکہ اگر ناقص کو کامل پر فدا کیجی مضایقہ نہین مثلاً اگر گای یا بیل یا گہوڑی کے
بدن مین کیڑی پڑجاوین تو ایک گہوڑی یا گای یا بیل کی لئی ہزارہا کیڑی کا ماردینا جائز ہی کیونکہ
کیڑی بہ نسبت گہوڑی یا گای یا بیل کی ناقص ہین اور گہوڑا اور گای بیل بہ نسبت کیڑون کی کامل
اسیطرح انسان کہ سارے مخلوقات سی کامل تر ہی اگر اوسکی فائدہ کی واسطی سب حیوانات کو قتل
کردین تو عقلاً برا نہین اور گوشت کہانا تمہاری دین مین ہی منع نہین ہے چنانچہ تمہاری دہرم شاستر مین
لکہا ہے کہ جو جانور کہانی مین آتی ہین اور جو لوگ اونہین کہاتی ہین دونو کو برہمانی پیدا کیا ہے
اس لئی اگر شاستر کی طور پر اونکو کہا دین تو کچہہ گناہ نہین اور یہہ بہی تمہارے لکہا ہی کہ دیوتاؤن اور
پتروں کو گوشت چڑہا کر کہانا کچہہ پاپ نہین اور لکہا ہے کہ جو جانور گہر مین رہتی ہین اور جنکا حال
معلوم نہین اونکو نہ کہانا چاہئی اور لکہا ہے کہ برہمنون کو ساہی گرگٹ چہپکلی گینڈا مچہہ خرگوش وغیرہ
کہانا درست ہی اور بشنا کہشر امین لکہا ہی کہ پانچ ناخن والی جانورون مین گوہ کچہوا ساہی خرگوش اور
مچہلیون مین رو ہو سنہ تنڈک کہانی کی لایق ہین اور منوشاستر مین لکہا ہی کہ سورج کی اتراین
اور دکہشناین یعنی سانون اور ماہ کے ابتدا مین قربانی کرنا اور کہانا فرض ہے اگر اس مقام مین

ہندو یہہ کہین کہ گوشت کا کہانا ہماری دین مین پچہلی زمانہ مین درست تہا اب حرام ہوگیا ہی تو اسکا جواب یہہ ہے کہ تمہاری دین مین پچہلی زمانہ مین جایز تہا ہمارے دین مین اب جایز ہی تمہارا اعتراض ہمپر کسیطرح نرہا اور یہہ قول ہے تو معتبر نہین ہی کہ تمہاری دین مین اب گوشت کہانا مطلق حرام ہی ایک تو شیو لوگ تو ضرور اگوشت کہانی کو حرام جانتی ہین اور شیو لوگون کی مذہب مین حلال ہے اور یہہ لوگ دیو کی تہان پر بکری اور بہینسی قربانی کرتی ہین بلکہ یہہ ہی تمہارے لکہا ہی کہ جو شخص دیوے کی نام پر بلدان یعنی قربانی کرے جتنی اوسکی سر پر بال ہون اوتنی برس وہ سُرگ مین رہی اور گیا مین جاکر ساری ہی ہندو اپنی پترون کو گوشت کی پنڈ یعنی غلولہ چڑہاتے ہین اور یہہ سب کچہہ شاستر مین جایز ہے

خاتمہ بیچ بیان خوبیون دین اسلام کی

دین مسلمانی مین جتنی کہ خوبیان ہین سو میرا کیا حوصلہ کہ سبکو بیان کرسکون لیکن بعضے اون مین سی کہ اسوقت مجہی سوجہین بقدر اپنی طاقت کی بیان کرتا ہون **پہلی خوبی** توحید یعنی کسیکو اللہ کی ذات اور صفات اور افعال مین شریک نکرنا کہ فلسفہ یونان اور اکثر حکماء ہند اور ہر صاحب عقل توحید کو اچہا جانتی ہین سو توحید اس دین مین ایسی کچہہ ظاہر ہوئی کہ سوای اللہ کی کسی اور کو سجدہ تحیہ کا بہی حرام ہوگیا اور رفع بلای اور طلب حاجات مین سوائے اللہ کی اور سی تضرع اور التجا کرنا منع ہوا اور تصویرون کا بنانا اور کسی کی قبر کی نقل بنانے یعنی چہوٹی قبر بنانی اور اوسکی زیارت کرنی کہ یہہ کام سبب بُت پرستی کی ہین حرام ہوئی یہان تک کہ سوائے اللہ کی اور کی قسم کہانی بہی منع ہوگئی چنانچہ کچہہ بیان اسکا پہلی باب مین ہوچکا ہی **دوسری خوبی** اتباع سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جس دین مین جو خرابیان پڑگئین ہین تو اکثر بدعات کی اختیار کرنی سی پڑین ہین سو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلی ہی سی بارہا بہت تاکید سی فرمادیا تہا کہ میری اور میری اصحاب کے قول و فعل سی زیادہ کوئی کام دین مین نہ کرنا اور یہہ بہی فرمادیا تہا کہ حق تعالی میری امت کی لئی ہر سو برس کی ابتدا مین ایسی شخص کو برانگیختہ کریگا کہ وہ شخص انکی دین کو بدعتون سی صاف کرکی تازہ کردیگا چنانچہ ہر صدی مین ایسی شخص ظاہر ہوتی رہی جنکی سبب سے یہہ دین تازہ رہا اور قیامت تک ایسا ہی رہیگا **تیسری خوبی** درستی اعتقاد کی کہ اس کتاب کی پہلی باب سی ظاہر ہوتی ہی **چوتہی خوبی** عبادات بدنی اور دلی اس دین مین ایسی ہین کہ جس سے دل اور جان کو لذت حاصل ہو ازانجملہ ایک نماز ایسی عبادت ہی کہ تمام مخلوقات نماز ہی مین رہتی ہین یعنی اکثر فرشتی ذکر حمد و تسبیح اور تقدیس وغیرہ مین رہتی ہین اور درخت قیام مین اور بہاڑ قعدہ مین اور چارپائی رکوع مین اور حشرات سجدہ مین سو حق تعالے نی ان سب کی

نماز جمع کر کی مسلمانون کو عنایت کری کہ نماز مین یہہ سب افعال موجود ہین **پانچوین خوبی**
معاملات اور رعیت داری اور حق ماباپ اور جورو اور خاوند اور قرابتیون اور ہمسایہ کا اور یتیم اور مسافر اور
فقیر اور مسکین کے خاطر داری وغیرہ اور آداب طعام اور نکاح وغیرہ اس دین مین اس تفصیل سے بیان ہوئے
کہ جب کسیکو کسی مسئلہ کا احتیاج پڑتی ہی مسئلہ دین کی کتابون مین موجود ہوتا ہی یہہ تک کہ پاخانے
اور پیشاب کی آداب بہی حضرت بتلا گئی اور فقہ کی ابواب کو دیکہنا چاہئی تا حقیقت اسبات کی معلوم
ہو **حکایت عجیبہ** اکبرآباد مین ایک انگریز ایک عالم مسلمان سی کہنی لگا کہ دین اسلام کی حق ہونے
کی کیا دلیل ہے اوس بزرگ نی حضرت کی معجزات کا ظاہر ہونا اور کچہہ اور دلیلین بیان کین وہ انگریز
کہنی لگا کہ یہہ دلائل بہی ہین اور سوائے اسکی ایک دلیل حق ہونی دین اسلام کی اور ہی اور وہ یہہ ہی کہ ہمارا
جو قانون عدالت کا مقرر ہوا تو کئی سو حکیم دانا کئی پرگنون سی جمع ہو کر یہہ قانون اپنی عقل کی زور
سی مقرر کیا ہی اور ہمارا ملک یونان سی قریب ہے اسواسطی اوس ملک کی حکیمونکی عقل بہی تیز ہوتی
ہی اور اوس قانون کو باندہتی باندہتی جو اون حکیمون مین سے مر گئی تو اونکی عوض مین اور حکما پیدا
ہوتی رہی غرض کئی سو دانا کئی سو برس مین آپس کی مشورہ سی یہہ قانون مقرر کیا ہی اور پہر بہی بعد
چار پانچ برس کی اس قانون مین کچہہ نہ کچہہ تغیر آجاتا ہی اور تمہاری شرع کی سب قانون ایک شخص کی
زبان سی بدون مشورہ اور صلاح کسی دوسری کی فقط تیئس برس کی مدت مین مقرر ہو گئی اور اوس وقت
سی اب تلک اوسمین کچہہ فتور اور تفاوت نہین آیا سو ہم یہہ جانتا ہی کہ ایک شخص سی تہوڑی سی دنون مین بدون
مشورہ اور صلاح دوسری کی ایسا قانون شایستہ اور بایستہ مقرر ہو جانا بغیر مدد وحی کی نہین ہو سکتا فقط
یہہ بات سن کر مولوی صاحب نی فرمایا کہ تم ہماری دین کو حق جانتی ہو پہر مسلمان کیون نہین بن جاتی کہنی لگا
کہ مین اگر مسلمان ہو جاؤن تو پہر یہہ پانچ سو روپیہ کی تنخواہ مجہکو کہان سی ملی انتہی اور مولانا محمد یعقوب صاحب
سی مینی سنا کہ پہر وہ شخص مشرف باسلام ہو گیا اور سرکار انگریزی سی اوسکی تنخواہ بہی بحال ہی **چہٹی خوبی**
علم اخلاق اور تصوف اور تزکیہ نفس جیسا کہ دین اسلام مین بیان ہوا ہی ایسا کسی دین مین معلوم نہین ہوتا
چنانچہ کتاب احیاء العلوم اور کیمیای سعادت وغیرہما اور کتب اس علم کی دیکہنی سی اسکی خوبی معلوم ہوتی ہے
اور یہہ سب علوم قرآن اور حدیث سی نکلی ہین **ساتوین خوبی** اللہ کا کلام بالفاظہ جن صفتون سے
ساتہہ ہی خاص اس دین مین موجود ہی اور کسی دین مین موجود اور محفوظ نہین رہا چنانچہ بیان اسکا پہلی
باب کے تیسری اور چوتہی فصل مین ہی **آٹہوین خوبی** لکہہ اولیاء اور صلحاء صاحب ظاہر و باطن
اور اہل کرامات موصوف باوصاف حمیدہ اس دین مین ہوئی **نوین خوبی** کوئی بات ایسی کہ

عقل کے نزدیک محال یا قبیح ہو دین اسلام مین نہین ہی اور جو کسی اور دین والی نی کسی بات پر
کچھہ اعتراض کئی ہین تو ہماری علما باصفائی کہ اللہ اونکی قدر و منزلت زیادہ کری اونکی رد مین
ایسی جواب لکھی ہین کہ مخالفون کی زبان بند ہو گئی ہے چنانچہ اکثر اعتراضات بیہودہ پادری لوگ واسطے
مغالطہ دہی عوام سلمانون کی کیا کرتی ہین سو اونکی رد مین کتاب صولۃ الضیغم اور استفسار اور ازالۃ
الاوہام اور سوا اسکی بہت سی کتابین موجود ہین اونکو دیکھنا چاہئی تاکہ حقیقت حال معلوم ہو ++
دسوین خوبی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جامع جمیع خصال حسنہ ہونا اور ہر طرح کی معجزات کا
ظہور حضرت کی ہاتھہ پر ہونا کہ حق تعالیٰ نی سب پیغمبرون کی خوبیون اور کمالات کو حضرت کی ذات بابرکات
مین جمع کر دیا **مصرع** انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری + **گیارہوین خوبی** حضرت اور حضرت
کی اہل بیت اور اصحاب اور دوسرے خواص امت کا پادشاہی کو چھوڑنا اور درویشی کو اختیار کرنا
چنانکہ حضرت کی اہل بیت پر جسطرح کی تکالیف دنیاوی گذرتی تہی ظاہر مین اونکی بیان سی جی بھر آتا ہے
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ باانکہ اونکی خلافت کے دہوم دہام چین تک پہنچی تہی کسی نی دیکھا
کہ تیرہ پیوند آپکی چادر مین لگی ہوئی تہی اور اونمین بعضی چمڑی کے بہی تہی اور حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کسی شہر کی امیر تہی جنگل سے لکڑیون کا بوجہہ اوٹہا کر لاتی اوسی طرح بازار مین چلے
جاتی اور کہتی تہی طَرِّقُوا لِامِيرِكُم یعنی اپنی امیر کی لئی راہ دو اور ایسا ہی اور اچھون کا حال
رہا **بارہوین خوبی** جماعت ہر عاقل جانتا ہی کہ جماعت مین بڑی بڑی فائدے ہین ازانجملہ
ایک یہہ ہے ہی کہ آدمی ایک جگہہ پر جمع ہو کر اپنا دکہہ درد ایک دوسرے سی بیان کرین اور
امور دینی اور دنیاوی مین ایک دوسرے کی مددگار ہون سو ہماری واسطی حق تعالیٰ نی کئی جماعتیں
مقرر فرماوین ایک جماعت قرابتی اور ہمسایہ اور محلہ دارون کی پانچ وقت محلہ کی مسجد مین کیونکہ ان
لوگون کا حق اوردون سی مقدم ہوتا ہی دوسرے جماعت تمام شہر کی مسلمانون کی آٹھوین
دن جمعہ کو جامع مسجد مین تیسری جماعت تمام پرگنہ کی مسلمانون کی ایک برس مین دو بار عید الفطر
اور عید الضحیٰ کی دن چوتہی جماعت سارے جہان کی مسلمانون کی مکہ معظمہ مین حج کی دن +
تیرہوین خوبی عورتون کی لئی پردہ ستر ہونا کہ یہہ بات عقل کے نزدیک بہت ہی خوب ہے
سو خاص آسی امت مین ظاہر ہوئی **چودہوین خوبی** نشی کی چیزون کا حرام ہونا کہ
جنکی سبب سی آدمی کی عقل کہ مدار سب امور دین و دنیا کا اسی پر ہی مغلوب ہو جاتی ہے
پندرہوین خوبی ترقی دین کی باوجودیکہ فرنگی لوگ لکھہا روپیہ خرچ کرتی ہین اسباب

کہ لوگ اونکا دین اختیار کرین چنانچہ پادریون کو نوکر رکھنا اور مدرسون کا تعمیر کرنا اور کتابون
کا تقسیم کرنا اسی واسطی ہی اور جو کوئی اونکا دین اختیار کرتا ہی اوس سی نان و نفقہ کی مروت
بہی کرتی ہین پہر باوجود اتنی تردد اور سامان کی کوئی عقلمند اونکی دین مین نہین آتا ہی اور اگر کوئی
بی عقل اور حوادث زدہ بسبب طمع دنیاوی کی اونکا دین اختیار کرتا ہی تو کوئی ہزار ہا مین ایک
آدہا ہوتا ہی اور دین اسلام باوجودیکہ بسبب نہونے سلطنت اہل اسلام کی اس ملک مین ضعیف
ہوگیا ہی اور اکثر اہل اسلام کہ متقی اور اہل مروت ہین چندان اسباب دنیا کے موجود نہین رکہتی کہ کسی
شخص مشرف باسلام کا روٹی اور کپڑا اپنی اوپر کرلین اس حال پر بہی بہت سی آدمی اپنی حشمت
دنیاوی کو چہوڑ کر دین اسلام کو اختیار کرنا اور درویشی اور مفلسی مین آنا غنیمت جانتی ہین چنانچہ
اس زمانہ مین چند شہرونمین بہت سی لوگ ایمان لائی ہین ازانجملہ جو کہ میری دوست اور آشنا
ہین اونکا ذکر خیر بیان ہوتا ہی اور اون مین سی کئی شخصون نی تو اپنا اسلام ظاہر کردیا ہی اور
بہت دیندار اور نیک اخلاق ہین جنکی نام یہان لکہی جاتی ہین **شیخ عبدالرحیم** المعروف
بہ منشی فدا حسین اگی انکا نام تہا جواہر سنگہ قوم کہتری باہنڈہ باشندہ پایل بڑی بہادر
اور خوش اخلاق اور روزگار پیشہ ہماری پایل کے یارون کی مجمع مین سب سے اول انہون نے
اپنا اسلام ظاہر کیا حجاب کے حالت مین واسطی اظہار اسلام کی بہت بیقرار تہی ایک رات کسی مسجد
سی اذان کی آواز کان مین پڑی اللہ اور رسول کا نام سنکر تمام رات غلبہ محبت مین نیند نہ آئی
صبح کیوقت انکا دادا کہنے لگا رام رام یہہ اوسی بیقراری مین خفا ہو کر بولی کہ اللہ اللہ کہہ پہر
گہبرا کر گہر بار کو چہوڑ کر مجنون کیطرح باہر نکلی انبالی مین پہنچی کسیکو نہ پایا جنکی پاس مشرف باسلام ظاہر
ہون غرض ایک مدت تک انکا یہہ حال رہا کہ ؎ عاشق و دیوانہ و سرگشتہ ایم + یار جویان
گرد ہر در گشتہ ایم + آخر کوہ کسولی پر پہنچی وہان جاکر اسلام ظاہر کیا مان اور بیوی اور دو بیٹی
اور مال و دولت اور حویلیان اور تمام ارام کی چیزون کو چہوڑ کر اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کر گئے
آئی ؎ آنکس کہ ترا شناخت جان راچہ کند + فرزند و عیال و خانمان راچہ کند + دیوانہ کنی
ہر دو جہانش بخشی + دیوانہ تو ہر دو جہان راچہ کند + آب ارادہ رکہتی ہین کہ روزگار کو ترک
کرین تاکہ دین کنی طرح کی خرابی نہوسکی سلامت رہی اللہ تعالی انکی مراد پوری کری **شیخ
عبدالواحد** چہوٹی بہائی منشی فدا حسین کی بہت صالح اور پارسا ہین انکی مسلمان ہونیکا
عجیب قصہ ہی چہوٹی عمر مین واسطی تحصیل علم کی منشی فدا حسین کی پاس آرہی موضع کوم مین مدت تک

بخدمت بابرکت حضرت مولانا علاء الدین کی سبق شروع کیا اور کفر کی خرابیان اور اسلام کی خوبیان معلوم
کین ایک دن ایسی بیقرار ہوئی کہ مغرب کے وقت اظہار اسلام کردیا اور کفر کی بیماری سی غسل صحت
فرماکر مسلمین کی جماعت مین شامل ہوئی انکی مان اور بہت لوگ پایل سے آئی رونی چلانی لگی
اُنہون نی [illegible] اللہ اور رسول کے کسیکی طرف التفات نکی ۵ کوئی لاکہہ جی سی ہو مجہپر فدا ہو
مین تجہپر فدا ہون مجہی اوس سی کیا + تہانہ دار ہندو تہا کہنی لگا اِسکو پکڑ کر لیجاؤ انہون نے
کہا کبہی نہ جاونگا تہانہ دار نی کہا توکیون مسلمان ہوا کہنی لگی دوزخ سی ڈر کر غرض ہرچند بندہون
نی انکی پہیر لیجانی کو زور لگایا انکو کسیکا قول نہ بہایا اَب تحصیل علوم مین مشغول ہین اور منشی فدا حسین
انکی خبرگیران ہین **مولوی نعمت اللہ** جوان متقی صاحبدل طالب العلم بلکہ عالم با عمل اور
ناصح خلق خدا اور انکی پند ونصیحت سی بہت مرد اور عورتون کو فیض ہوا اور ہوتا ہی آگی انکا نام تہا
ہرنام داس قوم کہتری اصل باشندہ پایل احوال انکا یہہ ہی کہ جب سنّ تمیز کو پہنچی حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا شعلہ دل مین بہڑکنی لگا اور دین ہنود کی خرابیان اور دین اسلام
کی خوبیان بخوبی ظاہر ہوگئین وطن مالوفہ سی ہجرت کرکر لودہیانہ مین آکر اسلام ظاہر کیا انکی باپ
اور بہائی اور کئی ہنود پایل سے آئی اِن کی باپ نے بہت بیقراری اور رونا چلانا شروع کیا کئی
دن تلک ہنگامہ برپا ہا محکمہ انگریزی تک جانے کی نوبت پہنچی بفضل حق تعالے خیر رہی پہر مین انکو
اپنی ساتہہ کوٹلہ مالیر مین لیگیا پایل کے ہندؤن نی سرکار پٹیالہ مین اس خاکسار پر نالش
کری کہ ہماری لڑکے کو پایل سے پکڑ لیگیا ہی پٹیالہ سی رئیس کوٹلہ مالیر کی نام خط سفارش کا لائے
اور کوٹلہ کی پنچایت نی بہی بہت زور لگایا اور ایک دفعہ بہت ہندو جمع ہوکر میری مکان سکونت
پر بطور بلوہ کی آئی اور بہت کشمکش ہوئی لیکن بہر حال اللہ کا فضل شامل حال رہا ایک دفعہ انکا
باپ بحضور رئیس کوٹلہ مالیر کی اِنسی کہنی لگا کہ بیٹا مین تیرا باپ ہون انہون نی کہا میری باپ
تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین رئیس اس بات سی بہت خوش ہوا اور فرمایا کہ کسیکا
مقدور نہین کہ تجہکو پکڑ کر لیجاوی تم چین سے رہو لیکن انکی والد نا بزرگوار نی پیچہا نہ چہوڑا اور
مدت تلک گرد رہا آخر نا امید ہوکر چلا گیا اب یہہ مالیر مین رہتی ہین اور حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب
کی خدمت تحصیل کرتی اور اوروں کو پڑہاتی ہین اور حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام تکے
جناب مین بزبان حال عرض کرتی ہین کہ ۵ بلند مرتبہ زان خاک آستان شدہ ام + غبار کوی
توام گرچہ آسمان شدہ ام + **شیخ عبد الحق** یار وفادار اور مرد ہوشیار اور بہت

مدت میری رفاقت مین رہی اور میری ساتہہ ہی مُظہر اسلام ہوئی آگی انکا نام تہا شدہ کنگا قوم جاٹ ساکن نروانہ لڑکپن مین میری بڑی بہائی کی پاس نوکر ہوئی جب جوان ہوئے دین اسلام کی حقیقت معلوم کری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت مین آئی اور مدت دراز میری ساتھ رہی اور بہت سی سفر کئی سنہ بارہ سو بہتر ہجری مین انکو عاقبت کا سفر درپیش آیا حق تعالے غریق رحمت کری اور انکا چھوٹا بہائی بہی مسلمان ہوکر بعد چند روز کی انکی سامنی ہی انتقال کر گیا تہا بعد مرنی کی ایکدن مینی عبد الحی کو خواب مین دیکہا کہ اچھی خوبصورت امرد کی شکل پر تہی مینی پوچھا کہ تمکو کچھہ عذاب قبر تو نہین ہوا کہنی لگی کچھہ تہوڑا سا عذاب ہے مینی تین دفعہ درود شریف پڑہ کر اون پر دم کیا کہنی لگی کہ اب عذاب دور ہوگیا ع ہر مرض کی دوا درود شریف + دافع ہر بلا درود شریف + **شیخ عبد العزیز** المعروف بعزیز الدین نیک مرد قوی دل صاحب ہنر ہین مان اور باپ اور بیوی اور بیٹی اور دولت دنیاوی کو چھوڑ کر مسلمان ہوئی آگی انکا نام تہا سائین دتا قوم برہمن سنڈ ساکن پایل انکی ایک عجیب بات ہی کہ جن دنون مین یہہ فقیر اپنا ایمان مخفی رکہتا تہا ایک دفعہ پایل مین قریب دو برس کی اتفاق خانہ نشینی کا ہوا اور کئی شخص برادری وغیرہ کی پردی مین مسلمان تہی اور بعضی اوقات ہندؤن سی کہلی کہلی باتین ہوا کرتین اور بہت لوگون کو ہماری مسلمان ہونی کا ظن تہا اور میری چچا لالہ کنیڈی رای باوجود ہندو ہونی کے ہم لوگون سی محبت رکہتی تہی اور بات کلام مین اور ہر وقت ایذا رسانی کسی موذی کی ہم لوگون کی مدد اور حمایت کرتی ہم نی اونکا نام ابوطالب مقرر کر لیا تہا اور ایک شخص بدمعاش ایک اور یار کا چچا تہا اور وہ اس گروہ کا بڑا دشمن اور ایذا رسان تہا اوسکا لقب ابوجہل ٹہیرایا تہا چنانچہ ایکدن یہی ابوجہل ہماری گہر کی دروازہ پر کہڑا ہوا تہا یہہ صاحب یعنی میان عبد العزیز کہ قوم کی برہمن اور ہمارے پروہت تہی وہان آ پہنچی مینی ابوجہل کو سُنا کر انسی کہا کہ پروہت مین تو مسلمان ہو چکا ہون تمہارا کیا صلاح ہی کہنی لگی کہ مہاراج جہان ججمان وہان ہی پروہت سبحان اللہ وبحمدہ یہہ لفظ ایسا مبارک ہوا حالانکہ اوسوقت انکو دین اسلام سی کچھہ واقفیت نہ تہی بعد چند روز کی اللہ نی ایسا سبب کیا کہ گہر بار کو چہوڑ کر مسلمان ہوئے ع آنرا کہ تو رہبری کسش کم نکند + وآنرا کہ تو گم کنی کسش رہبر نیست **شیخ خدا بخش** اور انکا نام عبد الرزاق بہی ہی ایام جاہلیت مین بڑے اوباش تہی اسواسطی انکا نام دیلی مشہور تہا اب اللہ تعالے نی انکو اپنی کمند رحمت سے کہینچا اور رسول مقبول صلعم کی تابعدارون مین کر دیا آگی انکا نام تہا لچھمن قوم کہتری نیجا ہل باشندہ پایل برادری مین ہماری قریب ہین **شیخ عبد الکریم**

نوجوان پرہیزگار آگی انکا نام تہا اودہو قوم برہمن کاپڑی باشندہ کوٹلہ مالیر لودہیانہ مین اظہار اسلام
کیا انکی مان ملنی کو آئی رونی لگی یہہ صاحب کہنی لگی اگر تجہسی محبت رکہتی ہے تو مسلمان ہوجا پہر اپنی
مان سی پچہلی قصورات معاف کروائی اب علم پڑہتی ہین **شیخ عبد الرحمن** جوان صالح آگی اونکی
قوم تہی کہتری ساکن امرت سر وطن سی ہجرت کرکی آگی کو گئی تہے مدت سی اونکا حال معلوم نہین +
شیخ غلام محمد بہاڑکی سرداروں مین تہی اور انکی ساتہہ بعضی حرم اور کئی ملازم مسلمان ہوئی آگی انکا
نام تہا کنور جوالا سنگہ قوم کنوچ انکی زیارت اس فقیر کو نصیب نہین ہوئی شوق اور ارادہ ہی رہا کہ
اتنی مین انکی انتقال کی خبر پائی اللہ جل شانہ جنت نصیب کری **شیخ غلام محمد** آگی انکا نام تہا دریر سنگہ
متوطن مانجہ **شیخ غلام قادر** درویش آگی انکا نام تہا گورمکہہ سنگہ متوطن مانجہ **حاجی نور محمد** بہت
سی مال اور دولت چہوڑ کر مسلمان ہوئی آگی انکا نام تہا گردہر لعل قوم سراوگی باشندہ آبہا **شیخ عبد اللہ**
آگی انکا نام تہا دیوان سنگہ قوم بنیا **شیخ خدا بخش** سراج بہت نیک مرد ہین انکا قوم تہا روڑا
کہتری ساکن سرہند اور انکی چہوٹی بہائی مسلمان ہوکر بعد چند ماہ کی اس دنیا سی کوچ فرما گئی غفر اللہ لہ
ولاخیہ **شیخ الہی بخش** بہت خوش خلق اور متواضع ہین آگی انکا نام تہا موہن لال قوم برہمن گور ساز
بجنور **شیخ محمد** آگی انکا نام تہا للو سنگہ قوم راجپوت ساکن الور اور انکی بیوی بہی مسلمان ہوئی ہے
شیخ عبد اللہ شیرین مزاج آگی انکا نام تہا مادہو قوم گوڑ **شیخ کمال الدین** مرد شباب ہو
اور نیک بخت ہین بیوی اور بیٹی اور پوتی اور اسباب اور مکانات کو چہوڑ کر اللہ اور رسول کی طرف آئی
اور انکی کئی دوست پردی مین مسلمان ہین اور آگی انکا نام تہا منگل سنگہ قوم کہتری باوہ ساکن
کپورتہلہ اور اب ایک عورت کہ قوم کہتری سوڈہی مین سی مسلمان ہوئی ہی انکی نکاح مین آئی **الہی بخش**
مرد صالح آگی انکا نام تہا راما قوم نجار ساکن بستی **شیخ محمد حسین** انکا نام سوہن قوم سود ساکن بٹالہ +
خدا بخش پوربیہ **عبد الباری** نوجوان قوم برہمن ساکن تہانیسر **سلطان محمد**
اور **شیر محمد** دونو بہائی آگی انکا نام تہا سلطان سنگہ اور شیر سنگہ قوم سکہہ ساکن اٹاری
شیخ عبد القادر خوب سیرت مرغوب صورت صاحب ہمت مہاجر الی اللہ آگی انکا نام تہا
ٹہاکر داس قوم کہتری پُری متوطن جالندہر صاحب ثروت اور روزگار پیشہ تہی مدت تک پردی مین
مسلمان رہی آخر مثل حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عشق محمدی فی انکی دلمین جوش مارا نوکری کو
ترک کیا اور بقول بزرگی کہ ع ملک دنیا کو وہ کیا خاک مین لیکر ڈالی + جو کوئی دولت دیدار کا
سایل ہووی ماں باپ مکان اسباب زیور وغیرہ سب کو وطن ہی چہوڑا یعنی بسبب بیقراری کی

ایسی جلدی کی کہ بعد ترک روزگار کی وطن کو بہی نہ گئی اور سسرال مین جاکر اپنی بیوی کو ساتہہ لیکر روانہ ہوئی
لودہیانہ مین پہنچ کر بیوی سی کہنی لگی کہ مینی تو اللہ اور رسول کو اختیار کیا ہی اگر تمکو دین اسلام
منظور ہی تو عین مراد اور نہین تو اسی گاری مین تمکو پیچہی کو روانہ کردون اوس نیک بخت وفادار نے
کہا کہ مجہکو بہی دین اسلام منظور ہے پس وہان سی دونو میان بیوی مالیر کوٹلہ مین تشریف لائے
اور جب یہہ خاکسار بہی مالیر کوٹلہ ہی مین تہا چنانچہ وہان پہنچکر لباس کفر دور کر کی خلعت اسلام سے
مشرف ہوئی اور بڑی دہوم دہام اور شہرت ہوئی چند روز وہان تشریف رکہہ کر پانی پت مین آئے
بعد ایک مہینی کی شاہ جہان آباد مین پہنچکر چند مدت پابند روزگار کی رہی اب بہ نیت تحصیل علوم روزگار
کو ترک کر دیا ہی اور انکی پیچہی انکی اور انکی بیوی کے باپ وغیرہ اقربا جمع ہوکر مالیر کوٹلہ مین آئی اور
فریاد اور واویلا بہت کیا اور وہان سی انکی تلاش مین کول تک پہنچی جب کہین انکا پتا نہ لگا نا امید
ہوکر پہر آئی جب انکی شاہ جہان آباد مین ہونی کی خبر سنی تو انکی باپ نی کئی خط انکی نام بہیجی اور بہت
شوق لکہا اور انکو بڑی تمنا سی بلایا کہ ہم تمکو اپنی قوم مین پہر ملا لینگی چنانچہ میان عبد القادر نی انکو
یہہ مضمون لکہہ بہیجا کہ بندہ بخوشی خود حقیقت دین اسلام کی دریافت کر کی مسلمان ہوا اور کسی طرح کی تکلیف مجکو
نہین اور اگر ہوگی تو اپنی سعادت سمجہون گا اب مجہسی اور میرے بیوی سی دین سی پہرنے کی امید ہرگز
نہ رکہیی بلکہ آپ کی خدمت مین عرض یہہ ہی کہ اگر اپنی نجات منظور ہی تو دین اسلام اختیار کیجیی اور مین اور منظور
آپ کا خادم اور فرمان بردار ہون انشاء اللہ تعالی خدمت گذاری مین دریغ نکرون گا لیکن دین کے معاملہ
مین آپ کا تابعدار نہین ہون انتہی مختصراً ۵ ای محمد تیرا در چہوڑ کر ہر جاوے غریب + بادشاہی سے
تو بہتر ہی گدائی تیرے + **شیخ عبد القادر** آگی انکا نام تہا موہن لال قوم کہتری متوطن پٹیالہ
مرد ہنرمند کند لہ کش مین انکی بیوی بہی مسلمان ہوئے کنبی کی لوگون کو چہوڑ کر پٹیالہ سی ہجرت کر کی
شاہجہان آباد مین آرہی **شیخ محی الدین** نوجوان مرد صالح آگی انکا نام تہا ہربخند قوم کہتری ککر
بڑی امیر کی بیٹی ہین متوطن علی گڈہ ضلع پنجاب انکا باپ ہنسن دار اور بہائی رشتہ دار اور یہہ محرر
تہی اول مدت تک پردی مین مسلمان رہے آخر خورشید عشق محمدی چہپ نہ سکا بی اختیار اظہار اسلام کر دیا
انکی بہائیی کو خبر ہوئی آیا اور انکو پکڑ کر اپنی مقام پر لیگیا اور ساری رات انکو سمجہاتا رہا اور دین اسلام سے
پہرنی کی ترغیب دیتا رہا اور اوس رات اونکی گہر مین کہانا بہی نہ پکا اور یہہ صاحب یعنی میان
محی الدین ساری رات بہائی کی سامنی خاموش بیٹہی رہی اور بزبان حال یہہ مضامین دردآمیز ادا کر
رہی تہی ۵ ہزار دردمن رحمت نباید + رفیقی من یکی پر درد باید + کہ با او قصہ گویم تا شب و روز +

دو بیزم را بہم خوشتر بود سوز ؎ تندرستان را نباشد درد ریش ❊ جز بہم دردی نگویم درد خویش

؎ ناصح از حال دلم ہیچ خبردار نبود ❊ کہ بجائی چو من خستہ گرفتار نبود ❊ ؎ او ٹہہ جا طبیب یہان سے

میرا کام ہو [illegible] ہمت کر میری دوا مجہی آرام ہو چکا ❊ ؎ برو بکار خود ای ناصح این چہ فریاد است ❊

مرا فتاده دل از کف ترا چہ افتاده است ❊ اسی حال مین جب رات گذری صبح ہوتی مضمون اس بیت کی کہ

؎ رخصت ای زندان جنون زنجیر در کہڑکاتی ہی ❊ مژده خار دشت پہر تلوا میرا کہجلاتی ہی ❊

ناصح مشفق نصیحت اپنی بس تہ کر رکہو ❊ مین اوسے سمجہون مون دشمن جو مجہی سمجہاتی ہی ❊ بی اختیار

وہان سی اوٹہی اور کہا کہ قضای حاجت کو جاؤنگا ان کی برادر نامہربان نی ایک محافظ انکی ساتہہ

کر دیا یہہ شہر سی دور آئی اور اوس محافظ کیطرف دیکہا اور جانا کہ زور مین مجہسی کمتر ہی تو گیلی تہپر

زمین سی اوٹہاکر اوس شیطان کو سنگسار کرنا شروع کیا جب وه پیچہی کو بہاگا انہون نی اوسکا پیچہا چہوڑ

اور اپنا پیچہا چہوڑا کر ایکطرف کو مونہہ کرکی چلنا شروع کیا ؎ یہہ دل جو ہاتہہ سی چہوٹی مثل تیر جاتا ہی چہٹ

اسی مین قید کرد یکہا معہ زنجیر جاتا ہی ❊ تمام دن اور ساری رات چلی صبح کو ایک مسجد مین کہ قریب کناره

دریای اباسنده کی ہی پہنچکر بسبب غلبہ نیند اور ماندگی راه کی بیتاب ہو کر تہوڑی مدت آرام کیا وہان سے

اوٹہہ کر دریای اباسنده سی پار ہو کر ایک درویش بزرگ کی خدمت مین چند مدت ٹہیری پہر پشور وغیره اضلاع

کی سیر کری شاہجہان آباد مین تشریف لائی اور قران شریف حفظ کرنا شروع کیا اب چند روز سی پہر دطرز

کیطرف تشریف لیگئی ہین مصرع ہر کجا ہست خدایش اسبابہت دارد ❊ **شیخ عبد الرحمن** مرد سخی

صاف دل بیریار روزگار پیشہ آگی انکا نام تہا بیر سنگہ متوطن باہل قوم کہتری ننجاہل برادری مین

میری بہائی ہین مدت تلک چہپی مسلمان رہی لیکن ہندون سی مقابلہ اور ملحدون کی رد مین اچہی اچہی

شعر پنجابی زبان مین تصنیف کرتے رہی اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مناقب تصنیف

کرتی اور خوش آوازی سی پڑہا کرتی اور یہہ خاکسار مضمون اس بیت کا انکی خدمت مین عرض کیا کرتا

؎ جب کہ ٹہیری عین ایمان حب محبوب خدا ❊ الفت حضرت بہلا پہر کیا چہپانا چاہیی ❊ سو الحمد للہ والمنة

کہ سنہ باره سو اکہتر ہجری مین لودہیانہ کی رسالہ کی مسجد مین وقت عصر کی اسلام اپنا ظاہر کیا ❊❊

شیخ عبد الحق جوان صالح محبوب القلوب پرہیزگار ہنرمند ذہین آگی انکا نام تہا سوہن لال قوم

کہتری ننجاہل ساکن باہل برادری مین میرے بہتیجی لگتی ہین ابتدای جوانی مین شرک سی بیزار ہوے

ختم المرسلین صلعم کی متابعت اختیار کی مدت تلک ایمان مخفی رکہا آخر جذبہ رحمت الہی نی بزبان حال

فرمایا کہ ؎ ترا ز کنگره عرش میزنند صفیر ❊ ندانمت کہ درین دامگہ چہ افتاده است ❊ چنانچہ مان اور بہائیون

اور بہنون کی محبت سی دل اوٹہا کر وطن سی ہجرت کری اور اللہ اور رسول کیطرف آئی اور لودہیانہ مین
بیچ مسجد رہا کے شیخ عبدالرحمن کی ساتہہ کہ انکی بہت قریب ہین وقت عصر کی مشرف باسلام ظاہری ہوئے
انکی روزگار پیشہ تہی اب علم کی تحصیل مین مشغول ہین **شیخ عبدالکریم** نوجوان صاحب ہمت آگی
انکا نام تہا نندو مل متوطن پایل شیخ عبدالرحمن کی چچیری بہائی ہین جب انکو کفر برا اور اسلام اچہا
لگا بردی مین مسلمان ہوئی ایکدفعہ سسری لودہیانہ مین تشریف لائی شیخ عبدالرحمن نی چاہا
کہ انکو مسجد مین نماز پڑہادین انہون نی کہا ابہی میرا ارادہ اظہار اسلام کا نہین شیخ عبدالرحمن نی کہا کہ
مغرب کا وقت ہی کون دیکہیگا نماز تو مسجد مین ادا کرو جب مسجد مین گئی کسینی ہندؤن سی کہہ دیا
کہ ایک شخص آج مسلمان ہوا ہی بعضی ہندو مسجد کی دروازہ پر آکر یہہ حال پوچہنی لگی ایک دوست نی
کہا کہ آج کوئی مسلمان نہین ہوا اتنی مین میان عبدالکریم صاحب مسجد سی باہر آکر فرمانی لگی کہ مین مسلمان
ہوا ہون آخر ایکدن ظاہر ہونا تہا سو آج ہی سہی بعد ازان انکا بڑا بہائی ملامت اور نصیحت کرنیکو آیا
ے حضرت ناصح جو آوین دیدہ و دل فرش راہ ÷ کوئی مجکو یہہ تو سمجہادے کہ سمجہاوینگی کیا ÷ لیکن
انہون نی کچہہ خیال نکیا دوسرے دفعہ انکا بہائی اور تینسو سی زیادہ ہندو جمع ہو کر آئی اور انکو مگڑنی لگے
میان محمد حسین خانصاحب کہ بڑی دیندار ہین اکیلی سب ہندؤن سی مقابل ہوئی اور بہت دنگہ اور فساد
ہوا اول کوتوالی مین پہر حاکم وقت کی آگی گئی میان عبدالکریم نی دونو جگہہ جاکر کہا کہ مین ہندؤن کی دین
کی قباحتین دیکہہ کر مسلمان ہوا ہون پر بہائی اپنی بیٹی سی قصد جماع کیا فلانی نی یہہ کیا اور فلانی نی یہہ
چنانچہ حاکم وقت نی چار ہندؤن پر کہ میان عبدالکریم کا بہائی بہی اونہین مین تہا دو دو مہینی کی قید
یا دس دس روپیہ جرمانہ مقرر کیا عبدالکریم نی اپنی بہائی کی سفارش کر کی آدہا جرمانہ معاف کروایا اور
آدہا اپنی پاس سے دیکر اوسکو قید سی چہڑایا **شیخ عبدالصمد** نوجوان سہارنپور مین مسلمان ہوئی آگی
انکا قوم تہا بنیا ماں اور باپ اور بیوی کو چہوڑکر مسلمان ہوئی ے دلارامی کہ داری دل دربند ÷ دگر
چشم از ہمہ عالم فرو بند ÷ **خدا بخش** پوربیہ سہارنپور کی جامع مسجد مین جمعہ کی دن عین وعظ مین آکر
مسلمان ہوئی چونکہ تلقین اسلام مقدم تہا اسواسطی ایک لحظہ کی لئی وعظ پند کو بند کیا گیا اور انکو اسلام تلقین
کیا گیا بیوی اور کنبی کے لوگون کو چہوڑ کر اللہ اور رسول کی طرف آئی ہین **شیخ احمد** نیک مرد روزگار
پیشہ ساکن موضع مچہرا **خدا بخش** مرد صالح متواضع مہمان نواز ساکن تہانیسر **شیخ فخر محمدی** معہ بیوی
اور ایک بیٹی کی مسلمان ہوئی اور ایک بیٹا بعد اظہار اسلام کی ہوا پہلی کا نام ہی حافظ کریم بخش دوسری کا
حافظ الہی بخش دونو صاحب حافظ قرآن جوان صالح متبع سنت نیت بخیر اور تجارت پیشہ ہین نام پہلی کا شیخ محمد

کا گنگا رام اور حافظ کریم بخش کا فقیرا قوم مہیا متوطن سوارہ **عبد اللہ** جوان صالح باپ اور بیوی کو
چھوڑ کر مسلمان ہوئے پہلا نام خیراتی قوم گڈریا ساکن میرٹھ **عبد الحق** چپراسی **عبد اللہ** موذن انکی
انکا نام تہادو لڑکے **عبد اللہ** رفیق مولانا اکرام اللہ صاحب بانی پتی کے **عبد اللہ** نوجوان **خدا بخش**
مرد مسکین مسجد نشین طالب علم ساکن ضلع برھوت **محمد دین** جوان متقی کم گو طالب علم مولوی نعمت اللہ
کی شاگردون مین ہین اور اسوقت میری رفاقت مین ہین آگی انکا نام تہاکا نہا قوم سکھ **عبد الرحمن**
جوان صالح صاف دل بریا خندہ لب ہے گے انکا نام تہا ہرکرن قوم برہمن تگا ساکن پرچھت گڑہ بیوی اور
اولاد اور تمام قوم کو چھوڑ کر مسلمان ہوئے **عبد النور** موذن مرد نیک اور انکا بیٹا عبد الکریم دونو مسلمان
ہوئی متوطن ضلع لاڈوہ **شیخ عبد الرحمن** ساکن میرٹھ قوم کایت **عبد اللہ** ساکن میرٹھ
رحمن بخش ساکن کشن گڑہ **مولوی شیخ عبد الرحمن** آگی انکا نام تہا لچھمی نراین قوم
کایت متوطن شاہجہان آباد انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال اور دین اسلام کی حقیت اور کفر کا بطلان معلوم
کرکی نیک بخت مشرف باسلام ظاہر ہوئے اور قران مجید حفظ کیا اور علم فقہ اور حدیث اور تفسیر حاصل کیا
ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۝ **اور** بعضی شخص ایسی ہین کہ
دل سی بصدق تمام ایمان لائی ہین لیکن ابتک ظاہر مسلمان نہین ہوئی اور اکثر اون مین ایسی خوش
اعتقاد اور راسخ نہاد ہین کہ کیا اونکی خوبی کو بیان کرون حق تعالی اپنی فضل سے اونکا کہوا پار کری
اور اسلام ظاہری نصیب کری چنانچہ اونکی نام قدیمی بسبب اخفای کی مینی یہان نہین لکہی مگر نام اسلام
کی جو اونکی مقرر ہوگئی ہین یہان لکہتا ہون **عبد اللہ** کہتری انکی بیوی بہی ایمان لائی اور دونو ان
حجاب کے حالت مین فوت ہوئی کبہی ایسا ہوتا کہ میان عبد اللہ کئی مہینی پہلی رمضان شریف سی دنکا
کہانا چہوڑ دیتی تا کہ اس پردہ مین رمضان کی روزی رکہی جاوین **علی محمد** کہتری اگرچہ حجاب مین
رہی لیکن جب کوئی شخص دین اسلام کی مذمت کرتا اوسکو جواب خوب دیتی اوسی حال مین اونکا انتقال ہوا
اور کئی بار مجہکو خواب مین نظر آئی ایکدفعہ مینی پوچہا کہ اللہ نی تمسے کیا معاملہ کیا کچہہ عذاب تو نہین ہوا
بولی کہ کچہہ عذاب نہین ہوا مینی کہا کہ تم تو بڑی شریر تہی کہنی لگی کہ اللہ تعالے نی بخشدیا **عبد الستار**
کہتری خوب سیرت نیک صورت تیز طبع مرد قابل ہین **امیر علی** کہتری مرد قابل خوش اخلاق اور
انکی چہوٹی بہائی نے نام اونکا محمد اور امیر علی کی بیوی بہی مسلمان ہی اور انکو واسطی اظہار اسلام کے
تاکید کیا کرتی ہی اور انکی ایکدوست پردے مین مسلمان تہی فوت ہوگئی اونکو مینی نہین دیکہا لیکن سنا ہے
کہ عجیب آدمی تہی **عبد الغفار** کہتری **عبد الوہاب** برہمن **محمد اسحاق** کہتری **شیخ احمد**

برہمن انکی بیوی بے پردی مین ایمان دارہی اور ایک فقیر شیخ احمد کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
مین دیکھا ہے **عبدالسلام** فقیر نربلا **نجات اللہ** کہتری **رحمۃ اللہ** کہتر ہے **عبدالکریم**
سود **عبدالرحیم** بنیا **صفتہ اللہ** کہتری **عبدالرحمن** کلال **محمد عثمان** کہتری اور انکا ایک
چھوٹا بہائی **غلام قادر** کہتری **ضیاء الدین** بنیا **محمد عمر** کہتری **عبدالغفور** بنیا یہہ چھوٹی
صاحب بڑے امیرزادے مین **عبدالعزیز** جاٹ **احمد صدیق** جاٹ **عبدالکریم** کہتری **عبدالعزیز**
کہتری اور انکی کئی دوست جنکی نام اب یاد نہین ہین **عبداللہ** کہتری **قربان حسن** کہتری
عبداللطیف کہتری اور انکی ایک دوست بہی تہی حجاب کی حالت مین دنیا سی گذر گئی **نیاز احمد**
اور کئی یار انکی **عبداللہ** سراوگی جنکا ذکر پہلی باب کے چہٹی فصل مین ہے **عبدالعزیز** کہتری
درویش محمد برہمن **شہاب الدین** کہتری **عبدالحمید** کہتری **محمد صدیق**
برہمن اور سوای انکی بعضونکی نام مجھکو اسوقت یاد نہین ہین حق سبحانہ وتعالی ان سبکو دنیا
اور عاقبت مین خوش رکہی اور تمام مسلمانون مردون اور عورتون کو ایمان کی ساتہہ جہان سی اوٹہاوے
اور عذاب سی بچاوے اور اسیطرح اور کافرون کو ہدایت کری اور ہمکو ابدالاباد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کی متابعت مین رکہی اور مدینہ منورہ مین موت نصیب کری ع نکل جاوے دم تیری قدمون کی نیچی ٭
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہی + اٰمین یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین حمدًا یوافی نعمہٖ
ویکافی مزید کرمہٖ والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین محبوب
رب العالمین فخر الاولین والاٰخرین شفیع المذنبین ہادی المضلین رحمۃ للعالمین النبی
الامی احمد المجتبی محمد المصطفی وعلی اٰلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین والتابعین لہم
باحسان الی یوم الدین وعلی جمیع المومنین والمسلمین والمومنات والمسلمات الاحیاء
منہم والاموات واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین اب مسلمانون کی خدمت مین
عرض یہہ ہی کہ مصنف اور کاتب اور مہتمم مطبع اور پڑہنی اور سننی والی بلکہ تمام مومنین اور مومنات
کی حق مین دعای سلامتی ایمان اور عافیت دنیا اور آخرت کی کرین خوش بگو عاشقانہ بگو مخلصانہ بگو

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تمت تمام شد

کار من نظام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ سلیمن نی کتہا بکہانی اکہا نام سلونی دیکہو یہہ پندت کی باتین بیاری کریا کہولی کہو یہہ کون دہرم ہی

دروپدی رانی مہابہوا ارجن جنکی نار ہے پانچون پاندوسی اسکو بہوگین اونہی نار ہے کہو یہہ کون دہرم ہی

سب دیوتونین بر مہادیو جاسی نکلی گنگا سب دیکہو مورت پوجین اونکا پوجین لنگا کہو یہہ کون دہرم ہی

نانک اعربتے ڈالین اور جلیبی جو واوین لگے دون مل ڈنڈوت کرین سیس نگن جو اوین کہو یہہ کون دہرم ہی

گورا تا بدہی بدہاتا اون سنگ ایسی کرنی پان پہول اور بہی پوجا پاپہنگ مین کی ہرتی کہو یہہ کون دہرم ہی

جی جی نارائن جگ کے سب سامی انترگیانی نار جنکی او دہل گئی پہونک شدہ نہین جانے کہو یہہ کون دہرم ہی

شش بہاکی سرجن ہار من من انترگیانی جیو جنت کرٹی اسو سدہ کہین سیتا شدہ کسیرانے کہو یہہ کون دہرم ہی

جو ہر انتر گیانی ہوتی سیتا شدہ کیون نہین نہین نکا ناکہین نجانا جب لوگن مین بہا کہی کہو یہہ کون دہرم ہی

ہنومان سی کہا رام نے کہین سیر و تم جاو سیتا گہر سی نکس گئی ہی نیک سدہ لی آو کہو یہہ کون دہرم ہی

ہنومان ہیر ادیا کا سیتا راون ہر لے مہا مجہہ کر راون سیتی سیتا اولہی پہر کہو یہہ کون دہرم ہی

سیتا من ادہار اون پیت نہ رام سی ہار راون جی موت نبوا گرنت واہی کو جانے کہو یہہ کون دہرم ہی

باپ جہاجہے ناہین انت کو بات اولہار رام کا نمین ہنک بڑے جب سیتا گہر سی نکار ہی کہو یہہ کون دہرم ہی

جو سیتا ستونتی ہوتی تو کیون پہر ایسا کینا باپ او ہوئی سیتا جب رام دستونا دینا کہو یہہ کون دہرم ہی

جو سیتا ستونتی ہوتی تو کاہیکو راون ہرتا ستونتی سر آہ پربت جل گئی سیتا اپنی راون جلتا کہو یہہ کون دہرم ہی

کشن مرارات بلکاری سینت جنکی گاوت بر نار برگردہا راو جہی وہ جہین کہاوتن کہو یہہ کون دہرم ہی

برج ناری سنگی یارنت اوہہ جمنا نہاوت جنگل بستر ہرن مود بر جہہ او برجہ جاوتن کہو یہہ کون دہرم ہی

اجہ اندر سین پہر کہتی ہی سکہنٹہ بجہاوا — کو ٹہہ تم رکہہ گئی جہان ہی باپی ہگین ہزارا — کہو یہہ کون دہرم ہی

لاج کلاج کہوت گنو یہہ گو بت دان کہلاوی — اوتکی اور سی کو سی کہو کوہی جوبن رنگ نس لیجاوی — کہو یہہ کون دہرم ہی

داتا باہنی دکہیا نکی چہاتی پہاتی کو ہی لٹاوی کوہی نر — سنکہ چیم کا یہہ بہل ہی کو بی گاہو بہی تو بی — کہو یہہ کون دہرم ہی

یہہ کہ مہینا نگت سن بہینا ہند ... جب اوی — نرناری کیا بالک بوڑہا سب کی نیت ڈگ جاوی — کہو یہہ کون دہرم ہی

کنجر گور گہو لین ڈالین آپسمین دہوم مچاوین — نر نار سب ناچن لاگین اپسو بہاگ رچاوین — کہو یہہ کون دہرم ہی

سو یہہ پراوی سوکہین بکاوین لاج سنکا ہو سکی بر — لنی گلال ہاتہن مین ڈالین نرناری بکہہ پر ملین — کہو یہہ کون دہرم ہی

کاہو ناری کو بی رنگ ڈالی کوہی گوالی بہر کہوی — بورکہہ کہیر اتہاتا شا دکہی نک اور نہین دیوی — کہو یہہ کون دہرم ہی

کہین بکاوین ہوگاوین کو دین اور ستاوین — پہر وا پہروا کہین کہا دین ہر نار پر دہوم مچاوین — کہو یہہ کون دہرم ہی

جہانا یہہ اوگہا رین لنگ کہلاوین بہا سنت کہلاوین — نرنا ریمین پہرین اوکہا رین نک نہین لجاوین — کہو یہہ کون دہرم ہی

بات تباکی کہو پڑ اپنی ہاتہہ سی کو ٹہ جیت جلاوی — لی کا لو گنگا کو جاوین اپسو تیرت نہاوین — کہو یہہ کون دہرم ہی

سو کہ کلا پور جنگی کہاٹ یہہ نرکہہ جو کہاوین — ایسی جہنگی بات بنا سوکت کہا نسی پاوین — کہو یہہ کون دہرم ہی

مسلمانونکو نام دہرین اور ڈہماس ... کہاوین — یہہ ہنڈو پہ جہوت کہاوین نک نہین لجاوین — کہو یہہ کون دہرم ہی

سیا کہی یہہ پنڈت ہوتہہین پہر ... باپ کہاوین — اور ونکو اپدیس ... آپ نرک مین جاوین — کہو یہہ کون دہرم ہی

ہاتہہ سی اپنی تہیرا دین جسکا دیو بناوین — جہک جہک او سکو سین نوا دین اوسا گیان ... — کہو یہہ کون دہرم ہی

گیا رس بارس اوسا وس جو دس ... نہاوین — کہہی شنکر کا شیر اکرکی بہلا ہر کرکی کہاوین — کہو یہہ کون دہرم ہی

سب کچہ پوچت جو کا دیوین بہت پن تہہرا تی — اور کبہی یہو جن بر بیٹہی جہوت کہان پر آتی — کہو یہہ کون دہرم ہی

نو درگا کا برت کرین اور دسوان ہوم رچاوین — جیتا بکر اگر دن مارین ایسو پاپ کما دین — کہو یہہ کون دہرم ہی

پہر سی اوپر جاکرین اور جیتا منش جلاوین — ناہ جلی تو مار جلاوین ایسا پات کرا دین — کہو یہہ کون دہرم ہی

سی کی گنگو رنا دین بندا اوپر لیجاوین — بہن بہانجی اوسکی آگی ستی مین بجواوین — کہو یہہ کون دہرم ہی

راما پن ہیا گوت مین دیکہی سو مین سارے کا ہی — کہی شیخ سلیم سنو بہائی سادہو کی نہین ... — کہو یہہ کون دہرم ہی

احوال مصنف

ذکر ہی عاشقو نکا قوت قلوب
نعت احمد علیہ صلی اللہ
گیا ہی دین مصطفی روشن

حمد خالق سخن کی زینت ہی
عارفون کی لئی ہی آرام نگاہ
جب کہ وہ ذات باکمال ہوئی

ذکر اوسکا دہن کی زینت ہی
قوت دل لا الہ الا اللہ
رفعت کفر پائمال ہوئی

ذکر یوں لی ہی ہی بونت ...
کہہ فقیر اب تو بعد حمد الہ
شرق سی غرب تک ہوا ...

اما بعد عرض کرتا ہی بندہ حقیر شیخ محمد حسین متخلص بہ فقیر متوطن قصبہ بنت خلف